

القوائد البنتخبه کے نوٹس

سوال 1: ادب کا اصطلاحی معنی بیان کریں۔

جواب: ① الْأَدَبُ عِبَارَةٌ عَنْ مَعْرِفَةِ مَا يُحْتَرَزُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ أَنْوَاعِ الْخَطَا۔ ادب ان اصولوں کے جان لینے کا نام ہے جن کے ذریعے تمام قسم کی غلطیوں سے بچا جاتا ہے۔

② هُوَ عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهِ عَنِ الْخَطَا فِي كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا أَوْ خَطَا۔ علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام میں عرب میں تمام قسم کی لفظی و تحریری غلطیوں سے بچا جاتا ہے۔

③ هُوَ الْأَصُولُ الَّتِي تُعْرَفُ بِهَا أَسَالِيبُ الْكَلَامِ الْعَرَبِيِّ۔ علم ادب وہ اصول ہیں جن کے ذریعے عربی کلام کے طور طریقوں کو جانا جاتا ہے۔ (ادب باب کرم سے مصدر ہے جیسے اَدَبٌ يَأْدُبُ أَدَبًا

(ادب والا ہونا) اسی سے اَدِيبٌ ہے جس کی جمع اَدْبَاءٌ ہے)

سوال 2: ادب کا موضوع کیا ہے؟

جواب: هَذَا الْعِلْمُ لَا مَوْضُوعَ لَهُ يُنْظَرُ فِي اثْبَاتِ عَوَارِضِهِ أَوْ نَفْيِهَا۔ اس علم کا کوئی ایسا موضوع نہیں ہے جس کے عوارض (ذاتیہ) کو ثابت کرنے یا ان کی نفی کرنے کی طرف نظر کی جائے (بحث کی جائے)۔۔۔ (بعض لوگوں نے تکلف کر کے ادب کا موضوع متعین کیا تو کہا کہ ادب کا موضوع ① نظم و نثر ہے یا ② طبیعت و فطرت ہے)۔

سوال 3: موضوع کا لزوم کونسے فنون میں ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: وضاحت: يَنْبَغِي أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ لَزُومَ الْمَوْضُوعِ وَالْمَبَادِي وَالْمَسَائِلِ إِنَّمَا هُوَ فِي الصَّنَاعَاتِ النَّظَرِيَّةِ الْبُرْهَانِيَّةِ وَالْمَافِي غَيْرِهَا فَقَدْ يَظْهَرُ كَمَا فِي الْفِقْهِ وَأُصُولِهِ، مناسب یہ ہے کہ جانا جائے (یا یہ جاننا مناسب ہے) کہ موضوع، اصول اور مسائل کا لزوم (یا مسائل کے جاننے کا ضروری ہونا) صرف فنونِ نظریہ برہانیہ میں ہی ہوتا ہے، لیکن (یہ لزوم) ان کے علاوہ جیسے فقہ اور اصول فقہ میں ظاہر ہوتا ہے۔

سوال 4: کیا کسی بھی فن کا موضوع با آسانی ظاہر ہو جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں! بلکہ وَقَدْ لَا يَظْهَرُ إِلَّا بِتَكْلُفٍ كَمَا فِي بَعْضِ الْأَدَبِيَّاتِ؛ إِذْ رُبَّمَا تَكُونُ الصَّنَاعَةُ عِبَارَةً عَنْ عِدَّةٍ أَوْ ضَاعٍ وَأَصْطِلَاحَاتٍ وَتَنْبِيهَاتٍ مُتَعَلِّقَةٍ بِأَمْرٍ وَاحِدٍ بَغَيْرِ أَنْ يَكُونَ هُنَاكَ إِثْبَاتٌ أَعْرَاضٍ ذَاتِيَّةٍ لِمَوْضُوعٍ وَاحِدٍ بِأَدْلَةٍ مَبْنِيَّةٍ عَلَى مُقَدِّمَاتٍ۔ بسا اوقات فن کا موضوع، تکلف کے ساتھ ہی ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ بعض ادبیات میں، کیونکہ بعض اوقات کوئی فن مختلف موضوعات، اصطلاحات اور امر واحد کے ساتھ متعلق ہونے والی تنبیہات سے عبارت ہوتا ہے، علاوہ اس بات کے کہ وہاں مقدمات پر مبنی دلائل کے ساتھ کسی موضوع کے عوارضِ ذاتیہ کا اثبات ہو۔

سوال 5: ادب کے ارکان اور اس کا مدار بیان کریں۔

جواب: وَأَزْكَانُهُ خَمْسَةٌ: الْبَيَانُ بِأَقْسَامِهِ أَيْ: الْمَعَانِي وَالْمَجَازِ وَالْبَدِيعِ وَالْإِنْشَاءُ وَالْخَطَابَةُ وَالْعُرُوضُ وَقَرَضُ الشُّعْرِ۔ ادب کے ارکان پانچ ہیں: ① علم بیان اپنی اقسام یعنی: معانی، مجاز، بدیع کے ساتھ، ② انشاء ③ خطابت ④ عروض (شعروں کے اوزان کے اصول) اور ⑤ قرض الشعر (شعر کہنے کا علم)۔ وَمَدَارُهُ عَلَى الْكَلَامِ الْمَنْثُورِ وَالْمَنْظُومِ مِنْ حَيْثُ الْبَحْثُ عَنْ بَلَاغَتِهِمَا وَعَدَمِهَا۔ ادب کا دار و مدار کلامِ منثور اور کلامِ منظوم پر ہے،۔ اس حیثیت سے کہ کلامِ منثور و منظوم کی بلاغت اور عدم بلاغت کے بارے میں بحث کرنا ہے۔

سوال 6: ادیب بننے کیلئے کتنے علوم میں عبور حاصل ہونا چاہیے؟

جواب: قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ عَالِمًا فَلْيَطْلُبْ فَنًّا وَاحِدًا، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَدِيبًا فَلْيَتَفَنَّ فِي الْعُلُومِ۔ ابنِ قُتَيْبَةَ نے کہا: جو عالم بننے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ وہ ایک فن طلب کرے اور جو ادیب بننے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ وہ تمام علوم میں عبور حاصل کرے۔

سوال 7: ادب کی عرض بیان کریں۔

جواب: وَأَمَّا الْمُقْصُودُ مِنْهُ عِنْدَ أَهْلِ اللِّسَانِ ثَمَرَتُهُ وَهِيَ الْإِجَادَةُ فِي فَنِّي الْمَنْظُومِ وَالْمَنْثُورِ عَلَى أَسَالِيْبِ الْعَرَبِ وَمَنَاجِيهِمْ۔ اہل زبان کے نزدیک اس علم سے مقصود اس علم کا ثمرہ ہے اور وہ ثمرہ فن منظوم اور فن منثور میں عرب کے اسلوب و طرز کے مطابق مہارت پیدا کرنا ہے۔

سوال 8: ادب کی غایت بیان کریں۔

جواب: وَالْغَايَةُ مِنْهُ حَمْلُ الْمُتَادِبِ عَلَى أَنْ يَتَّحَدَّى بِلَبِيغِ الْكَلَامِ مِنْ نَثْرِ وَنَظْمٍ، فَيُنْسِجُ عَلَى مَنَوَالِهِ۔ اس سے مقصود، علم ادب سیکھنے والے کو ابھارنا ہے اس بات پر کہ وہ نثر اور نظم میں بلوغت کلام لوگوں کی پیروی کرے، اور ان کے طریقے پر (کلام) شاندار بنائے۔

سوال 9: علم ادب کی ضرورت تحریر کریں۔

جواب: قَالَ الْمُؤَلَّى أَبُو الْخَيْرِ: اِعْلَمَنَّ أَنَّ فَايِدَةَ التَّخَاطُبِ وَالْمُحَاوَرَاتِ فِي إِفَادَةِ الْعُلُومِ وَاسْتِفَادَتِهَا لَبَّالْمُ تَتَبَّيَّنُ لِلظَّالِمِينَ إِلَّا بِالْأَلْفَاظِ وَأَحْوَالِهَا كَانَ صَبْطُ أَحْوَالِهَا مِمَّا اعْتَنَى بِهِ الْعُلَمَاءُ فَاسْتَخْرَجُوا مِنْ أَحْوَالِهَا عُلُومًا أَنْفُسَهُمْ أَنْوَاعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ قِسْمًا وَسَمَّوْهَا بِالْعُلُومِ الْأَدَبِيَّةِ لِتَوْقُفِ أَدَبِ الدَّرْسِ عَلَيْهَا بِالذَّاتِ وَأَدَبِ النَّفْسِ بِالْوَسْطَةِ وَالْعُلُومِ الْعَرَبِيَّةِ أَيْضًا لِبَحْثِهِمْ عَنِ الْأَلْفَاظِ الْعَرَبِيَّةِ فَقَطْ، لِيُوقِعَ شَرِيْعَتِنَا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ الشَّرَائِعِ وَأَوْلَاهَا عَلَى أَفْضَلِ اللُّغَاتِ وَأَكْمَلُهَا ذَوْقًا وَوَجْدَانًا۔ مولانا ابوالخیر نے فرمایا: جان لیجئے کہ باہم گفتگو (مکالموں) اور محاوروں (مباحثوں) کا نفع، علوم سے فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے میں ہے۔ تو جب طلباء کو سوائے الفاظ و احوال الفاظ کے کچھ واضح نہ ہو تو ان احوال الفاظ کی اصلاح کرنا ان امور میں سے تھا جن کا اہل علم نے اہتمام کیا۔ چنانچہ علماء نے ان کے احوال سے علوم اخذ کئے۔ جن کی انواع کو بارہ قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے اور انہیں ① علوم ادبیہ کہا کیونکہ ان احوال پر ادب کسی بالذات اور ادب نفسی (یا ادب طبعی) بالواسطہ موقوف ہے، اور ② علوم عربیہ بھی (کہا ہے)، کیونکہ انہوں نے صرف عربی الفاظ کی تحقیق کی، اس لئے کہ ہماری شریعت عربی الفاظ پر وارد ہے (وہ شریعت جو کہ تمام شریعتوں میں سے احسن اور افضل لغتوں پر فائق اور ذوق و وجدان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل ہے)

سوال 10: علم ادب کی فضیلت تحریر کریں۔

جواب: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: اَنْفَعْتُ فِي الْحَدِيثِ اَزْ بَعِيْنِ الْفَاءِ، وَفِي الْاَدَبِ سِتِّيْنِ الْفَاءِ، وَكَيْتَ مَا اَنْفَعْتُهُ فِي الْحَدِيثِ اَنْفَعْتُهُ فِي الْاَدَبِ. قِيْلَ لَهُ: كَيْفَ؟ قَالَ: لِاَنَّ النَّصَارَى كَفَرُوا بِتَشْدِيْدٍ وَاِحْدَاةٍ خَفِيْطًا، قَالَ تَعَالَى: يَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اَنْفَعْتُكَ مِنْ عَذْرَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالَتْ النَّصَارَى: وَكَلِّتُكَ۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ كَمَا كَرْتَهُ تَحْتَهُ كَمَا فِي حَدِيْثِ كَيْفَ تَحْصِيْلُ فِي چَالِيْسِ هَزَارِ دِرْهَمٍ اَوْ اَدَبِ كِي تَحْصِيْلُ فِي سَاْطِھِ هَزَارِ خَرْجِ كَيْ، (مگر پھر بھی فرماتے ہیں کہ) کاش جو کچھ میں نے علم حدیث کے حصول میں خرچ کیا وہ علم ادب ہی کے حصول میں خرچ کرتا۔ پوچھا گیا: ایسا کیوں؟ آپ نے کہا: اس لئے کہ عیسائیوں نے (وَلَدْتُكَ كِي لَامِ فِي) ایک تشدید کے ذریعے کفر کیا کہ انہوں نے اس میں تخفیف کی (یعنی وَلَدْتُكَ كِي بَجَائِے وَكَلِّتُكَ پڑھا)، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ میں نے تجھے پاکدامن کنواری عورت سے پیدا کیا، پس عیسائیوں نے کہا: میں نے تجھے جنم دیا۔

سوال 11: ادیب اور عالم میں کیا فرق ہے؟

جواب: قَالُوا: وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْاَدِيْبِ وَالْعَالِمِ، اِنَّ الْاَدِيْبَ مَنْ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَحْسَنَهُ فَيَأْلَفُهُ وَالْعَالِمُ مَنْ يَقْصِدُ لَعْنٍ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْتَمِلُهُ وَلِذَلِكَ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: الْعِلْمُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصَى، فَخُذُوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَحْسَنَهُ۔ اُدْبَاءُ (اہل ادب) نے کہا: ادیب اور عالم کے درمیان فرق یہ ہے کہ ادیب وہ ہے جو ہر چیز میں سے بہترین چیز لے کر اس سے مانوس ہو جائے۔ اور عالم وہ ہے جو فن علم کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم اس سے زیادہ ہے کہ اس کا شمار کیا جاسکے (علم بہت زیادہ ہے جس کا شمار نہیں کیا جاسکتا) لہذا ہر شے میں سے بہترین شے (علم) حاصل کرو۔

سوال 12: علم ادب کے مطالع و منازل بیان کریں۔

جواب: مَطَالِعُ عِلْمِ الْاَدَبِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ: قَلْبٌ مُفَكِّرٌ، وَلِسَانٌ مُعَبِّدٌ، وَبَيَانٌ مُصَوِّرٌ. فَمَنْ كَانَ غَيْبًا خَامِلَ الدِّهْنِ، لَيْسَ لَهُ ذِكَاةٌ وَلَا فِكْرٌ رَاقٍ، وَلَا خَيَالٌ يُصَوِّرُ مَا يُرِيدُ اِنْشَاءً، وَلَا ذَوْقٌ يُبَيِّنُ بَيْنَ الْعُثِّ وَالسَّمِيْنِ، فَأُولَى لَهُ اَنْ يَدَعَ هَذَا الْعِلْمَ وَيُنْصَرِفَ اِلَى غَيْرِهِ مِمَّا هُوَ اَكْثَرُ فَايِدَةً لَهُ وَاَمَّا طَلَاقَةُ اللِّسَانِ فَاِنَّمَا يَحْتَاجُ اِلَيْهَا مَنْ يُرِيدُ اَنْ يَكُوْنَ خَطِيْبًا، وَهِيَ شَرْطٌ مُهِمٌّ فِيهِ۔

علم ادب کی سیڑھیاں طے کرنے (یا مطالعہ مطالعہ کرنے) کے تین پہلو ہوتے ہیں: ① سوچنے والا دل، ② اظہاری زبان اور ③ منظر کشی والا بیان۔ جو شخص کند ذہن، بے عقل ہو، اس کے پاس ذہانت نہ ہو، نہ اعلیٰ فکر ہو (یا رائق نہ اچھی سوچ ہو)، اور نہ کوئی ایسا تخیل ہو کہ اس چیز کی عکاسی کر سکے جسے وہ وجود میں لانا چاہتا ہے، اور نہ کوئی ذوق ہو جس سے اچھے برے (یا موٹے پتلے) میں فرق (تمیز) ہو سکے، تو اس کیلئے بہتر ہے یہ کہ وہ اس علم (ادب) کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی طرف متوجہ ہو جائے جو اس کیلئے زیادہ مفید ہو۔ جہاں تک زبان کی روانی (تلفظ زبان) کا تعلق ہے تو اس کی ضرورت اس شخص کو ہوتی ہے جو خطیب بنا چاہتا ہے اور یہ خطیب میں ایک اہم شرط ہے۔

سوال 13: علم ادب کے حصول کیلئے کتنا مطالعہ ضروری ہے؟

جواب: وَعَلَى الْمُتَأَدِّبِ أَنْ يُكْثِرَ مِنْ مُطَالَعَةِ الْكُتُبِ وَالرَّسَائِلِ الْأَدَبِيَّةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى الْجَيِّدِ مِنَ الْمَنْظُومِ وَالْمَنْثُورِ، لِيَكُونَ لَهُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ سَلِيْقَةٌ عَرَبِيَّةٌ، وَمَادَّةٌ وَافِرَةٌ- وَيُودِعُ حَافِظَتَهُ مُخْتَارَ اللَّفْظِ، وَشَرِيْفَ الْمَعْنَى، وَيَلْبِيْغُ الْأَسْلُوبِ، بِحَيْثُ يُسْتَعْمَلُ ذَلِكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ، وَيُحْتَذَى مِثَالُهُ- علم ادب سیکھنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ کتابوں اور ان ادبی خطوط کے مطالعے کی کثرت کرے جو عمدہ منظوم و منثور پر مشتمل ہیں تاکہ اس کے سامنے عربی سلیقہ (عربی فطری ذوق) ہو اور معلومات کثیرہ ہوں۔ وہ اپنی یادداشت (یا اپنے حافظے) میں منتخب الفاظ (یا پسندیدہ الفاظ)، عمدہ معنی اور فصیح اسلوب درج کرے، اس حیثیت سے کہ بوقت ضرورت اسے استعمال کیا جائے، اور ان کے مثل پر عمل کیا جائے۔

سوال 14: کیا مختلف علوم کے بغیر علم ادب مفید ہے؟

جواب: جی نہیں! اَمَّا دَرَسُ الْأَدَبِ مُجَرَّدًا عَنِ الْمَطَالَعَةِ فَلَا يُفِيدُ الطَّالِبَ فَائِدَةً تُشْكِرُ؛ لِأَنَّ الْعِلْمَ بِلَا عَمَلٍ أَضْرُّ عَلَى صَاحِبِهِ مِنَ الْجَهْلِ. فَالْمَطَالَعَةُ تَطْبَعُ فِي الذِّهْنِ مَلَكَةَ الْبَلَاغَةِ- جہاں تک پڑھے بغیر ادب کا مطالعہ کرنا ہے تو یہ طالب علم کو کوئی قابلِ تعریف فائدہ نہیں دے گا۔ کیونکہ عمل کے بغیر علم اپنے صاحب (علم والے) پر جہالت سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ پس مطالعہ (پڑھنا) ذہن میں بلاغت کی صلاحیت کے نقوش ثبت کرتا ہے (اثرات چھاپتا ہے)۔

سوال 15: علم ادب کا مطالعہ کرنے والے کو کیسے کتابیں پڑھنی چاہئیں؟

جواب: وَلَا يَنْبَغِي لِلْمَطَالِعِ أَنْ يَقْرَأَ مِنَ الْكُتُبِ إِلَّا مَا هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى كَلَامٍ فُحُولِ الْبُلْغَاءِ حَتَّى يَنْطَبِعَ فِي ذَهْنِهِ أَسْلُوبُهُمْ، فَيَنْحُو مَنْحَاهُمْ- مطالعہ کرنے (بغور پڑھنے والے) کو چاہیے کہ وہ انہی کتابوں سے پڑھے کہ جو بلند پایہ بلغاء (ماہرین بلاغت) کے کلام پر مشتمل ہوں، تاکہ ان کا اسلوب اس کے ذہن میں نقش ہو جائے اور وہ ان کے طریقے (نقش قدم) پر چلے۔

سوال 16: ادبی علوم کی اصناف تحریر کریں۔

جواب: قَالَ الرَّمَحْشَرِيُّ: اعْلَمْ أَنَّ اصْنَافَ الْعُلُومِ الْأَدَبِيَّةِ تَرْتَقِي إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ صِنْفًا: الْأَوَّلُ: عِلْمُ اللَّغَةِ، وَالثَّانِي: عِلْمُ الْأَبْيَاتِ، وَالثَّلَاثُ: عِلْمُ الْأَشْتِقَاقِ، وَالرَّابِعُ: عِلْمُ الْإِعْرَابِ، وَالْخَامِسُ: عِلْمُ الْمَعَانِي، وَالسَّادِسُ: عِلْمُ الْبَيَانِ، وَالسَّابِعُ: عِلْمُ الْعُرُوضِ، وَالثَّامِنُ: عِلْمُ الْقَوَافِي، وَالتَّاسِعُ: اِنْشَاءُ النَّثْرِ، وَالْعَاشِرُ: قَرَضُ الشَّعْرِ، وَالْحَادِي عَشَرَ: عِلْمُ الْكِتَابَةِ، وَالثَّانِي عَشَرَ: الْمُحَاضِرَاتُ، فَالْأَدَبُ مَنْ يَعْرِفُ عِلْمَ الْأَدَبِ كَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَاللُّغَةِ وَالْبَيَانِ وَالْمَعَانِي وَالْعُرُوضِ وَنَحْوَهَا- زَمَخْشَرِي نِي كَمَا: جَان لِيَجِيءُ كَمَا عِلْمُ ادَبِيَّةِ كِي اَقْسَامُ بَارِه قَسْمُوں مِيں تَقْسِيْمُ هُوْتِي هِيں؛ پِهَسَلِي: عِلْمُ لَغْتِ، دُو سَرِي: عِلْمُ صَرْفِ، تِي سَرِي: عِلْمُ اَشْتِقَاقِ، چُو تَحِي: عِلْمُ نَحْوِ، پَانچُوں: عِلْمُ مَعَانِي، حِپْشِي: عِلْمُ بَيَانِ، سَاتُوں: عِلْمُ عُرُوضِ، آٹھُوں: عِلْمُ قَافِيَةِ، نُوں: اِنْشَاءُ النَّثْرِ (جُو نَثْرِ كِي سَاتُھ مَخْتَصُّ هُو، جِي سِي تَحْرِيرُ وَتَقْرِيرُ لَكْھِنَا)، دَسُوں: عِلْمُ قَرَضِ الشَّعْرِ، گِيَارِ هُوں: عِلْمُ كِتَابَتِ، اور بَارِ هُوں: عِلْمُ مُحَاضِرَاتِ (عِلْمُ تَوَارِيخِ)، پَسِ اَدَبِي وَہ هُو تَا هِي جُو عِلْمُ ادَبِ جِي سِي نَحْوِ، صَرْفِ، لَغْتِ، بَيَانِ، مَعَانِي، عُرُوضِ وَغِيْرَہ كُو جَانْتَا هِي۔

سوال 17: کیا علم ادب صرف اشعار پر مشتمل ہے؟

جواب: جی نہیں! بَلْكَ يَشْمَلُ عِلْمُ الْأَدَبِ الشَّعْرَ وَالنَّثَرَ- علم ادب، شعر و نثر کو عام ہے۔

سوال 18: شعر اور نثر کی تعریف کریں۔

جواب: اَمَّا الشَّعْرُ فَهُوَ الْكَلَامُ الْمَوْزُونُ الْمُتَقَفًى أَوْ هُوَ الْأَسْلُوبُ الَّذِي يُصَوِّرُ بِهِ الشَّاعِرُ عَوَاطِفَهُ وَأَحْسَابِيْسَهُ مُعْتَمِدًا فِي ذَلِكَ عَلَى مُوسِيْقِيِ الْوَزْنِ وَالْقَافِيَةِ وَعَنْصُرِيِ الْخِيَالِ وَالْعَاطِفَةِ- جہاں تک شعر کا

تعلق ہے تو ① یہ موزون، مُقَفِّي کلام ہے (موزون: جس کے وزن کا اہتمام کیا گیا ہو، یا ہم وزن کئے ہوئے مصرعے اور مقفی: جس کے قافیے کا اہتمام کیا گیا ہو، یعنی شعر کے مصرعوں کے احوال آخر کی رعایت کی گئی ہو) یا ② یہ وہ طریقہ ہے جس میں شاعر، وزن، قافیہ اور خیال و جذبہ کے اصول کی نغمگی پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے جذبات و احساسات کی عکاسی (تصویر کشی) کرتا ہے۔ وَأَمَّا النَّثْرُ فَهُوَ الْأُسْلُوبُ الَّذِي يُصَوِّرُ بِهِ الْأَدِيبُ أَفْكَارَهُ وَمَعَانِيَهُ عَيْبًا مُعْتَبِدًا عَلَى وَزْنٍ أَوْ قَافِيَةٍ۔ اور جہاں تک نثر کا تعلق ہے تو یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے ادیب، وزن و قافیہ پر اعتماد کئے بغیر اپنے خیالات اور مفہوم کی عکاسی (منظر کشی) کرتا ہے۔

سوال 19: شاعری اور نثر کس چیز کا اظہار کرتی ہے؟

جواب: (وَمِنْ هُنَا يَتَضَحُّ لَنَا) أَنَّ الشِّعْرَ مُظْهِرُ الْوَجْدَانِ وَأَنَّ النَّثْرَ مُظْهِرُ الْعَقْلِ وَالْثَّقَافَةِ۔ (ہمیں سے ہمارے لئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ) شاعری ضمیر (یا احساس، جذبے) کا اظہار کرتی ہے اور نثر عقل و ثقافت کا اظہار کرتی ہے۔

سوال 20: شعر اعلیٰ ہے یا نثر؟

جواب: (وَلِذَلِكَ) كَانَ الشِّعْرُ أَسْبَقَ وَجُودًا مِنَ النَّثْرِ؛ لِأَنَّهُ يَقُومُ عَلَى الْخَيَالِ وَالْعَاطِفَةِ، (أَمَّا) النَّثْرُ فَيَقُومُ عَلَى التَّفَكِيرِ وَالْمُنْطِقِ، وَالْخَيَالُ أَسْبَقَ فِي الْوُجُودِ مِنَ التَّفَكِيرِ۔

(اسی لئے) شعر، نثر سے وجوداً اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ (شعر) خیال اور جذبہ پر قائم ہوتا ہے، (نثر) یہ سوچ بچار اور گفتگو پر قائم ہوتی ہے، اور خیال وجوداً فکر سے اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔

سوال 21: اشعار کے بارے میں معلومات عام (عمومی و مشہور معلومات) مختصراً تحریر کریں۔

جواب: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض شعروں میں حکمت (دانائی) ہوتی ہے۔ (بعض شعر حکمت ہوتے ہیں) فَالْحِكْمَةُ إِذَا كَانَتْ فِي شِعْرٍ مِنَ الْأَشْعَارِ يَجُوزُ أَنْشَادُ هَذَا الشِّعْرِ۔ لہذا جب حکمت (دانائی) اشعار میں سے کسی شعر میں ہو تو اس شعر کو پڑھنا جائز ہے۔

سوال 22: حکمت سے کیا مراد ہے؟

جواب: وَالْمُرَادُ بِالْحِكْمَةِ هُوَ الْقَوْلُ الصَّادِقُ الْمُنَاطِقُ لِمَا وَقَعَ۔ وَقِيلَ: أَضَلُّ الْحِكْمَةِ الْمُنْعُ، فَالْمَعْنَى أَنَّ مِنَ الشِّعْرِ كَلِمًا نَافِعًا يَنْبَعُ مِنَ السَّفْهِ۔ اور ① حکمت سے مراد وہ سچی بات ہے جو واقع کے مطابق ہو۔ اور ② کہا گیا ہے کہ حکمت کی اصل روکنا ہے، اور مطلب یہ ہے کہ بعض شعروں میں ایسا مفید کلام ہوتا ہے جو نادانی سے روکتا ہے۔

سوال 23: کیا ہر شعر میں حکمت ہے؟

جواب: جی نہیں! وَقَالَ ابْنُ التِّينِ: مَفْهُومُهُ أَنَّ بَعْضَ الشِّعْرِ لَيْسَ كَذَلِكَ لِأَنَّ مِنْ تَبَعِيضِيَّةٍ۔

اور ابن التین نے کہا کہ اس کا مفہوم (یعنی بعض شعر حکمت ہیں؛ اس سے مراد) یہ ہے کہ بعض شعر ایسے نہیں ہیں کیونکہ مِنْ تَبَعِيضِيَّةٍ ہے۔ قَالَ الطَّبْرِيُّ: فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَدُّ عَلَى كَثْرَةِ الشِّعْرِ مُطْلَقًا۔ طبری نے کہا: اس حدیث میں مطلقاً کثرتِ شعر کی تردید ہے۔

سوال 24: کیا صحابہ و تابعین نے اشعار کہے، سنے، سنائے ہیں؟

جواب: وَأَخْرَجَ الطَّبْرِيُّ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا الشِّعْرُ وَأَشْدُّهُ وَأَسْتَنْشِدُوهُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ يَتَذَكَّرُونَ الشِّعْرَ وَحَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا يَنْهَاهُمْ وَرُبَّمَا تَبَسَّمُوا۔ طبری نے صحابہ اور عظیم تابعین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اشعار خود کہے، سنائے اور دوسروں سے سنے ہیں، اور ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اشعار اور جاہلیت کی بہت سی باتیں باہم ذکر کرتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں منع نہ فرماتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکراتے لگتے۔

سوال 25: کیا شعر، رجز اور حُدی خوانی جائز ہے؟ نیز کونسے شعر مرغوب اور کونسے مذموم ہیں؟

جواب: الشَّعْرُ وَالرَّجْزُ وَالْحُدَىٰ كَسَائِرِ الْكَلَامِ، فَمَا كَانَ فِيهِ ذِكْرٌ تَعْظِيمٍ لِلَّهِ، وَوَحْدَانِيَّتِهِ، وَقُدْرَتِهِ، وَإِثَارِ طَاعَتِهِ، وَتَصْغِيرِ الدُّنْيَا، وَالِاسْتِسْلَامِ لَهُ تَعَالَىٰ فَهُوَ حَسَنٌ مُرَغَّبٌ فِيهِ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ فِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً، وَمَا كَانَ مِنْهُ كَذِبًا وَفُحْشًا، فَهُوَ الَّذِي ذَمَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔ شعر، رجز (فخریہ اشعار، جنگی ترانے) اور حُدی خوانی (اونٹوں، چوپایوں کو تیز دوڑانے کیلئے پڑھے جانے والے نغے، یا جیسے پنجابی میں ماسیے) دوسرے کلام کی طرح ہیں، تو جس کلام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و وحدانیت، اس کی قدرت، اس کی اطاعت کو ترجیح دینے (مقدم کرنے) دنیا کی تحقیر اور اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا ذکر ہے، تو وہ حسین و مرغوب (محبوب و مطلوب) ہیں۔ اور یہ وہی اشعار ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ اور اشعار میں سے وہ جن میں جھوٹ اور فحاشی ہو تو وہ وہی اشعار ہیں جن کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت بیان فرمائی ہے۔

سوال 26: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار سننے کے حوالے سے کیا فرمایا ہے؟

جواب: وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الشَّعْرُ كَلَامٌ حَسَنٌ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيحٌ كَقَبِيحِهِ۔ وَسَمَاعُ الْحَدَاءِ وَنَشِيدِ الْأَعْرَابِ لَا بَأْسَ بِهِ فَإِنَّ الرَّسُولَ قَدْ سَمِعَهُ وَأَقْرَبَهُ وَلَمْ يُنْكَرْهُ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شعر ایک کلام ہے، اس کی اچھائی (خوبی، خوبصورتی) کلام کی اچھائی کی طرح ہے اس کی برائی (خرابی) کلام کی برائی کی طرح ہے۔ حُدی خواں اور اعرابی (عرب دیہاتی) کے ترانے کو سننے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنا، اسے ثابت رکھا اور منع نہیں فرمایا۔

سوال 27: کیا شعر کا حسن و قباحت سے تعلق ہے؟ نیز کلام کا دار و مدار کس پر ہے؟

جواب: إِنَّ الشَّعْرَ لَا دَخَلَ لَهُ فِي الْحُسْنِ وَالْقُبْحِ وَلَا يُعْتَبَرُ بِهِ حَالُ الْمَعَانِي فِي الْحُسْنِ وَالْقُبْحِ وَالْمَدَارُ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمَعَانِي لَا عَلَى كَوْنِ الْكَلَامِ نَثْرًا أَوْ نَظْمًا۔ فَإِنَّهُمَا كَيْفِيَّتَانِ لِادَاءِ الْمَعْنَى وَطَرِيقَانِ إِلَيْهِ، وَلَكِنَّ الْمَعْنَى إِنْ كَانَ حَسَنًا وَحِكْمَةً فَذَلِكَ الشَّعْرُ حَكِيمٌ، وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا فَذَلِكَ الشَّعْرُ كَذَلِكِ۔ یقیناً شعر کا حسن و قباحت (بدصورتی) سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی خوبی و خرابی میں معانی (مفہوم) کی کیفیت معتبر ہے۔ اور کلام کا دار و مدار صرف معانی (مضمون و مطالب) پر ہے، کلام کے نثر یا نظم ہونے پر نہیں۔ اس لئے کہ یہ دونوں (نثر و نظم) معنی کی ادائیگی کی دو کیفیتیں اور دو راستے ہیں، لیکن مراد یہ ہے کہ اگر معنی اچھا اور حکیمانہ ہے تو وہ شعر حکمت ہے، اور اگر قبیح (ناپسندیدہ) ہے تو وہ شعر بھی اسی طرح ہے۔

سوال 28: اشعار کی مذمت کیوں کی جاتی ہے؟

جواب: وَإِنَّمَا يُذَمُّ الشَّعْرُ شَرًّا بِنَاءً عَلَى أَنَّهُ غَالِبًا يَكُونُ مَدْحًا لِمَنْ لَا يَسْتَحِقُّهُ وَغَيْرَ ذَلِكَ، وَلِهَذَا بَيَّنَّا قَوْلَ تَعَالَى: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَنَّنِي عَلَىٰ ذَٰلِكَ بِقَوْلِهِ: إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ شعر کی مذمت تو شرعاً اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ وہ (شعر) عموماً اس شخص کی تعریف (مدحت) ہوتا ہے جو اس تعریف وغیرہ کا مستحق نہ ہو، اور اسی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں) تو صحیح شاعروں پر اپنے اس کلام کے ساتھ تعریف فرمائی: إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ (سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے)

سوال 29: اگر اشعار میں حکمت ہو تو انہیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: إِذَا كَانَ فِي الشَّعْرِ حِكْمَةٌ كَالْمَوَاعِظِ وَالْأَمْثَالِ الَّتِي تَنْفَعُ النَّاسَ فَيَجُوزُ إِشَادَةُ بِلَارِيئٍ۔ اگر اشعار میں حکمت ہو مثلاً نصیحتیں اور کہاوتیں (مجاورے) جن سے لوگوں کو فائدہ پہنچے تو بلاشبہ اُسے پڑھنا جائز ہے۔

سوال 30: حکمت کسے کہتے ہیں؟

جواب: وَأَمَّا الْحِكْمَةُ فَفِيهَا أَقْوَالٌ كَثِيرَةٌ مُضْطَرِبَةٌ قَدْ اقْتَصَرَ كُلُّ مَنْ قَائِلِيهَا عَلَى بَعْضِ صِفَاتِ الْحِكْمَةِ وَقَدْ صَفَّاءْنَا مِنْهَا أَنَّ الْحِكْمَةَ عِبَارَةٌ عَنِ الْعِلْمِ الْمُتَّصِفِ بِالْأَحْكَامِ الْمُشْتَمِلِ عَلَى الْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَصْحُوبِ بِنَفَازِ الْبَصِيرَةِ وَتَهْذِيبِ النَّفْسِ وَتَحْقِيقِ الْحَقِّ وَالْعَمَلِ بِهِ وَالصِّدْقِ عَنِ اتِّبَاعِ الْهَوَىٰ وَالْبَاطِلِ وَالْحَكِيمِ مَنْ لَهُ ذَلِكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ دُرَيْدٍ كُلُّ كَلِمَةٍ وَعَظْمَةٍ وَزَجْرَتِكَ أَوْ دَعْوَتِكَ إِلَى مَكْرَمَةٍ أَوْ نَهْتِكَ عَنْ قَبِيحٍ فَهِيَ حِكْمَةٌ وَحِكْمٌ وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ حِكْمًا۔ (واللہ اعلم)۔

جہاں تک حکمت کا تعلق ہے تو اس میں بہت سے مختلف اقوال ہیں اور اس کے قائلوں میں سے ہر ایک نے حکمت کی کچھ صفات پر اکتفاء کیا ہے اور ان میں سے بعض کو ہمارے سامنے بیان کیا ہے کہ ① حکمت اس علم کا نام (یا بیان) ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی معرفت پر مشتمل احکام کے ساتھ متصف ہے، جو بصیرت کے نفاذ، نفس کو سنوارنے، حق کو ثابت کرنے اور اس پر عمل کرنے، خواہشات اور باطل کی پیروی سے رکنے کے ساتھ ملا ہوا ہے اور (سوال: حکیم کسے کہتے ہیں؟ جواب:) حکیم وہ ہے جس کے پاس یہ ہو۔ ابو بکر بن ذرید نے کہا: ② ہر وہ کلمہ جو تجھے نصیحت کرے اور تجھے ملامت کرے یا تجھے بھلائی کی دعوت دے یا کسی قباحت سے روکے تو وہ حکمت یا حکم ہے اور اسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بعض شعر حکمت ہیں اور بعض روایات میں حکم ہے (بعض اشعار میں حکمتیں یا حکمت کی باتیں ہیں) (اور اللہ بہتر جانتا ہے)۔

سوال 31: وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمًا؛ كَيْسَ حَدِيثٌ هُوَ؟ نِيْزِ حِكْمَا كِي لَغْتِ بِيَانِ كَرِيْنِ۔

جواب: جی ہاں! الْحَدِيثُ: وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمًا بِكَسْرِ فَفَتْحٍ۔ یہ حدیث ہے اور بیشک بعض اشعار حکمت کی باتیں ہیں حکم (ہاء کے) کسرہ پھر (کاف کے) فتح کے ساتھ ہے۔

سوال 32: حِكْمٌ كَسٌّ كِي جَمْعٌ هُوَ نِيْزِ بَتَايِيْنِ كِه حِكْمٌ سَعِيَا مَسْرَادٌ هُوَ؟

جواب: جَمْعُ حِكْمَةٍ اِيْ قَوْلًا صَادِقًا مُطَابِقًا لِمَوَاقِعِ مَوَافِقًا لِلْحَقِّ وَذَلِكَ مَا مَنَعَهُ مِنَ الْمَوَاعِظِ وَذَمُّ الدُّنْيَا وَالتَّحْذِيرُ مِنْ غُرُورِهَا وَنَحْوِ ذَلِكَ۔ (حکم) حکمت کی جمع ہے یعنی ایسی سچی بات جو واقع کے مطابق، حق کے موافق ہو۔ اور یہی نصیحتیں، دنیا کی مذمت، اس کے دھوکے سے تنبیہ وغیرہ ہے جو ان بعض اشعار میں ہے۔

سوال 33: كِيَا جِنْسُ شِعْرٍ تَابِلٍ مَذْمُومٌ هُوَ؟

جواب: وَجِنْسُ الشِّعْرِ وَإِنْ كَانَ مَذْمُومًا لَكِنْ مِنْهُ مَا يُحْمَدُ لِاشْتِمَالِهِ عَلَى الْحِكْمَةِ۔ جنس شعر خواہ قابل مذمت ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کی حکمت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تعریف کی گئی ہے۔

سوال 34: كِيَا رَوَايَاتٍ مِّيْنِ اشْعَارِ پُرْهْنِي كِي تَرْغِيْبٌ دِي گِي هُوَ؟

جواب: جی ہاں! قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاَبْتَعُوْهُ مِنَ الشِّعْرِ فَاِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ۔ ① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب قرآن کی کوئی بات تجھ پر مخفی ہو تو اُسے بعض اشعار میں تلاش کرو کیونکہ یہ (شعر) عربوں کا دیوان (جزء) ہے۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الشِّعْرُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ هُوَ اَوَّلُ عِلْمِ الْعَرَبِ وَعَلَيْكُمْ بِشِعْرِ الْجَاهِلِيَّةِ شِعْرِ اَهْلِ الْاَحْجَازِ۔ ② ابن عباس نے فرمایا: شعر عربوں کا دیوان ہے۔ وہ (شعر) عربوں کے علم کا آغاز ہے، اور تم پر زمانہ جاہلیت کے شعر یعنی اہل حجاز کے شعر لازم ہیں۔

سوال 35: كِيَا مَسْرَانِ كِي تَفْسِيْرُ حَبَانِي كِي لِيْ بِيْ اشْعَارِ كِي ضَرْوَرَتِ پِيْشِ اَتِي هُوَ؟

جواب: جی ہاں! عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا قَرَأْتُمْ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَدْرِ مَا تَفْسِيْرُهُ فَلْيَلْتَمِسْهُ فِي الشِّعْرِ فَاِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ هَذَا هُوَ الصَّحِيْحُ، مَوْقُوفٌ۔

حضرت عکرمہ سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قرآن میں سے کچھ پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس کی تفسیر کیا ہے تو اسے اشعار میں تلاش کرے، کیونکہ یہ (شعر) عرب کا دیوان ہے۔ یہی بات صحیح ہے۔ یہ حدیث موقوف ہے۔ (صحابی کے قول، فعل یا تقریر کو حدیث موقوف کہتے ہیں)۔

سوال 36: اشْعَارِ كِي نَوَائِدُ تَحْرِيْرِ كَرِيْنِ، نِيْزِيْ بَتَايِيْنِ كِه اشْعَارِ تَحْرِيْرِ كَرِيْنِ كِيُوْنِ ضَرْوَرِيْ هِيْنِ؟

جواب: فِي الشِّعْرِ الْحِكْمُ النَّادِرَةُ وَالْاُمَثَالُ السَّائِرَةُ وَسَوَاهِدُ التَّفْسِيْرِ وَدَلَالِيْلُ التَّأْوِيْلِ فَهُوَ دِيْوَانُ الْعَرَبِ وَالْمُقَيَّدُ لَلْغَاتِهَا وَوُجُوْهُ خَطَابِهَا فَلَزِمَ كَتْبُهُ لِلْحَاجَةِ اِلَى ذَلِكَ۔ اشعار میں نادر (نایاب) حکمتیں، مشہور کہاوٹیں (ضرب المثل)، تفسیر کے شواہد (ثبوت) اور تاویل کے دلائل ہیں، یہ عربوں کا دیوان ہے، اور جو (شعر) اُن کی لغات اور خطاب کے طریقوں کو مقید کرنے والا ہے تو اس کی ضرورت کی وجہ سے اُسے تحریر کرنا ضروری ہے۔

سوال 37: كِيَا اِهْلِ حَبَايِيْنِ كِه اشْعَارِ تَابِلِ اسْتِدْلَالِ هِيْنِ؟

جواب: جی ہاں: وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ مَهْرَانَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالَا كُنَّا نَسْمَعُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَثِيرًا يَسْأَلُ عَنِ الْقُرْآنِ فَيَقُولُ هُوَ كَذَا وَكَذَا مَا سَمِعْتُمُ الشَّاعِرَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا۔

حضرت یوسف بن مہران اور حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اکثر سنا کرتے اس حال میں کہ ان سے قرآن کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ فرمایا کرتے کہ یہ ایسے اور ایسے ہے، (اور فرمایا کرتے) کیا تم نے شاعر کو ایسے اور ایسے کہتے نہیں سنا؟

سوال 38: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسے شاعروں کو ناپسند فرمایا اور کونسے شاعروں کو پسند فرمایا؟

جواب: وَلَقَدْ كَرِهَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ شُعْرَاءَ الشِّرْكِ وَنَفَرَ مِنْهُمْ وَاسْتَعَانَ بِشُعْرَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَدَعَاهُمْ أَنْ يُدَافِعُوا عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَنْشُدُوا بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کے شاعروں کو ناپسند کیا اور ان سے نفرت فرمائی اور مسلمان شاعروں سے مدد چاہی اور انہیں بلایا کہ دین کا دفاع کریں اور میرے سامنے پڑھیں۔

سوال 39: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاعری کو کیا مترار دیا ہے؟

جواب: هُوَ جَعَلَ الشُّعْرَ سِلَاحًا يَدْفَعُ بِهِ حَيْثُ قَالَ مَاذَا يَنْبَغُ الَّذِينَ نَصَرُوا وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ بِأَسْلِحَتِهِمْ أَنْ يَنْصُرُوهُ بِالسِّنَّتِهِمْ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاعری کو ایک ایسا ہتھیار بنا دیا جس سے دفاع کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو لوگ اپنے ہتھیاروں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حمایت کرتے ہیں ان کو اپنی زبانوں سے اس کی حمایت کرنے سے کونسی شے روکتی ہے؟

سوال 40: حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو شاعر رسول کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: وَدَعَا الرَّسُولُ الْكَرِيمُ الشَّاعِرَ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ إِلَى الدِّفَاعِ عَنِ الْعَقِيدَةِ وَالِدِّينِ وَهَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ سَمِعَ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ بِشَاعِرِ الرَّسُولِ لِقَوْلِهِ قَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا يَقُولُ الْحَقَّ إِنَّ نَفْعَ الْبَلَاءِ شَهَدَتْ بِهِ فَقَوْمُوا صِدْقُهُ فَقُلْتُمْ لَا نَقُومُ وَلَا نَشَاءُ فَمَنْ يَهْجُو الرَّسُولَ مِنْكُمْ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءٌ۔۔۔ حضور علیہ السلام نے شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عقیدہ و مذہب کے دفاع اور مشرکوں کی مذمت بیان کرنے کیلئے بلایا، اسی وجہ سے حسان بن ثابت کو شاعر رسول کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے خاص بندے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیجا ہے، اگر آزمائش (امتحان) نفع دے (تو آزمائش میں پڑ کر بھی) حق سچ بات کہتے ہیں۔ میں ان پر ایمان لایا، پس تم بھی اٹھو، ان کی تصدیق کرو، لیکن تم نے کہا: نہ ہم اٹھیں گے اور نہ ہی یہ کام کرنا چاہیں گے۔ تم میں سے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرے، ان کی تعریف کرے یا ان کی مدد کرے، سب برابر ہے۔ (یعنی کوئی فرق نہیں پڑتا)۔

سوال 41: شعر گوئی میں مقابلہ کرنے کے حوالے سے کوئی روایت تحریر کریں۔

جواب: يُرْوَى أَنَّ وَقْدًا مِنْ تَبِيْمٍ قَدِمُوا عَلَى الرَّسُولِ وَمَعَهُمْ مِّنْ شُعْرَائِهِمُ الزُّبْرِقَانَ بْنَ بَدْرِ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، وَمِنْ حُطْبَائِهِمْ عَطَارِدُ بْنُ حَاجِبٍ، ثُمَّ رَا حُوا يُنَادُونَهُ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَاتِ: يَا مُحَمَّدُ اُخْرُجِ إِلَيْنَا نَفَاخِرَكَ وَنُشَاعِرَكَ، فَإِنَّ مَدْحَنَا زَيْنٌ وَذَمُّنَا شَيْنٌ فَرَمَاهُمُ الرَّسُولُ بِحُطْبَيْبِ بْنِ ثَابِتٍ قَيْسِ بْنِ قَيْسٍ وَشَاعِرِهِ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ، فَسَاجَلَ ثَابِتٌ عَطَارِدًا حُطْبَابَةً، وَسَاجَلَ حَسَانَ الزُّبْرِقَانَ شِعْرًا، فَقَالَ ابْنُ حَابِسٍ: فَوَاللَّهِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ يَغْنِي الرَّسُولَ لِمُؤْتَى لَهُ، لِحُطْبَيْبِهِ أَحْطَبٌ مِنْ حُطْبَيْبِنَا، وَلِشَاعِرِهِ أَشْعَرٌ مِنْ شُعْرَائِنَا، وَأَصْوَاتُهُمْ أَعْلَى مِنْ أَصْوَاتِنَا، ثُمَّ أَسْلَمَ الْقَوْمُ جَمِيعًا بَيْنَ يَدَيْ الرَّسُولِ وَأَغْدَقَ عَلَيْهِمُ الْهَدَايَا۔ مروی ہے کہ بنو تمیم کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ان کے شاعروں میں سے زبیرقان بن بدر اور اقرع بن حابس اور ان کے خطیبوں میں سے عطارد بن حاجب تھا، پھر وہ کمروں کے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے لگے: اے محمد! (علیہ السلام) ہمارے پاس آؤ، ہم آپ سے برتری (بخر) میں مقابلہ کریں گے اور ہم آپ سے شعر گوئی میں مقابلہ کریں گے، کیونکہ ہمارا تعریف کرنا آراستہ کرنا ہے اور ہمارا مذمت کرنا بے عزت کرنا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ علیہ السلام نے انہیں اپنے خطیب ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اور اپنے شاعر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ آزاد چھوڑ دیا، چنانچہ ثابت نے عطارد سے خطابت میں مقابلہ کیا، اور حسان نے زبیرقان سے اشعار میں مقابلہ کیا۔ ابن حابس نے کہا، اللہ کی قسم یہ شخص یعنی رسول (علیہ السلام) اس امر کیلئے بھیجا گیا ہے (لایا گیا ہے)۔ ان کا خطیب ہمارے خطیب سے بڑا خطیب ہے ان کا شاعر ہمارے شاعروں سے بڑا شاعر اور ان کی آواز ہماری آوازوں سے اعلیٰ ہے۔ پھر تمام لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسلام قبول کیا اور انہیں (صحابہ کو) تحفے دیے۔

سوال 42: صاحب میں اشعار پڑھنے کے سلسلے میں وضاحت کریں۔

جواب: وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي انْشَادِ الشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَجَازَتْهُ طَائِفَةٌ إِذَا كَانَ الشُّعْرُ مِمَّا لَا بَأْسَ بِرِوَايَتِهِ، قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: رَأَيْتُ ابْنَ الْمَاجِشُونِ، وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَامٍ يُنْشِدَانِ فِيهِ الشُّعْرَ وَيَذْكُرَانِ أَيَّامَ الْعَرَبِ - وَقَدْ كَانَ الْيَزْبُوعُ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ عَثْمَانَ يُنْشِدَانِ مَالِكًا وَيُحَدِّثَانِهِ بِأَخْبَارِ الْعَرَبِ، فَيُضِغِي إِلَيْهِمَا - علماء کرام نے مسجد میں اشعار پڑھنے کے سلسلے میں اختلاف کیا ہے، تو ایک گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے جبکہ شعر ایسے کلام میں سے ہو جسے بیان کرنے میں کوئی حرج نہ ہو۔ ابن حبیب نے کہا: میں نے ابن ماجشون اور محمد بن سلام کو اس (مسجد) میں اشعار پڑھتے ہوئے اور عربوں کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور یزبوع و ضحاک بن عثمان امام مالک رضی اللہ عنہ کو اشعار سنایا کرتے تھے اور عربوں کی خبریں سنایا کرتے تھے تو وہ (امام مالک) انہیں بغور (یعنی کان لگا کر) سنا کرتے تھے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَكَرِهُوا انْشَادَ الشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ، وَاحْتَجُّوا بِمَا رَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ الرَّسُولَ كَرِهَ أَنْ يُنْشَدَ الشُّعْرُ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُبَاعَ فِيهِ السَّلْعُ، وَأَنْ يُتَحَلَّقَ فِيهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ - اس (مسجد) میں شعر پڑھنے کے سلسلے میں دوسرے گروہ نے ان (جواز والوں) سے اختلاف کیا، پس انہوں نے (عدم جواز والوں نے) مسجد میں شعر پڑھنے کو ناپسند کیا، اور انہوں نے اس پر استدلال کیا اس روایت سے جسے لیث نے ابن عجلان سے اور انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اس بات کو کہ مسجد میں اشعار پڑھے جائیں، اس میں سامان فروخت کیا جائے اور نماز سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھا جائے۔

سوال 43: امام طحاوی رحمہ اللہ علیہ نے اس اختلاف کی جو وضاحت بیان کی ہے اُسے تحریر کریں۔

جواب: قَالَ الطَّحَاوِيُّ: وَحُجَّةُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى مَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي بَدْءِ الْخَلْقِ، أَنَّ عَمَرَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانٌ يُنْشِدُ فِيهِ، فَقَالَ: كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، وَكَانَ ذَلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمْ يُنْكَرْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا أَنْكَرَهُ عَمْرٌ أَيْضًا - امام طحاوی نے فرمایا: پہلے قول والوں (جواز والوں) کی دلیل وہ ہے جسے امام بخاری نے ”ابتداء تخلیق کے بارے میں باب“ کے اندر ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے گزرے اس حال میں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس (مسجد) میں اشعار پڑھ رہے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی سرزنش کی۔ حضرت حسان نے کہا: میں اس (مسجد) میں شعر پڑھتا تھا اور اس میں ایسی ہستی موجود ہوتی تھی جو آپ سے بہتر تھی، (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہوا اور ان میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار نہیں کیا۔

سوال 44: وہ کونسے اشعار ہیں جنہیں مسجد میں پڑھنے سے منع کیا گیا تھا؟

جواب: فَكَانَ الشُّعْرُ الَّذِي نَهَى عَنْ انْشَادِهِ فِي الْمَسْجِدِ: الشُّعْرُ الَّذِي فِيهِ الْخَنَا وَالزُّورُ؛ (تو) وہ اشعار جنہیں مسجد میں پڑھنے سے منع کیا گیا تھا: وہ وہی اشعار ہیں جن میں فحش گوئی اور جھوٹ ہو۔

سوال 45: مسجد میں اشعار پڑھنے سے کیوں منع کیا گیا؟

جواب: وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الشُّعْرُ الَّذِي يَغْلِبُ عَلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَكُونَ كُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ مُتَشَاغِلًا بِهِ، كَمَا تَأْوَلُ أَبُو عُبَيْدٍ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْنًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا، أَنَّهُ الَّذِي يَغْلِبُ عَلَى صَاحِبِهِ؛ (اشعار ممنوع سے) ممکن ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جو مسجد پر حاوی ہو جائیں یہاں تک کہ ہر وہ شخص جو مسجد میں ہے اُسے مشغول بنا لے (اس میں مشغول ہو جائے) جیسا کہ ابو عبید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں وضاحت کی: تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے یہاں تک کہ وہ پیپ اسے (پیٹ کو) بگاڑ دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر لے۔ اس لئے کہ یہ وہی شعر ہے جو اپنے صاحب (پڑھنے والے) پر حاوی ہے۔

سوال 46: مسجد میں اشعار پڑھنے کے جائز قرار دینے والوں نے اسے کس شرط پر جائز قرار دیا ہے؟

جواب: اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي انْشَادِ الشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَجَازَتْهُ طَائِفَةٌ إِذَا كَانَ الشُّعْرُ مِمَّا لَا بَأْسَ بِهِ - علماء کرام نے مسجد میں اشعار پڑھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے، تو ایک گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے جبکہ شعر ایسے کلام میں سے ہو جس میں کوئی حرج نہ ہو۔

سوال 47: وہ کونسے اشعار ہیں جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے؟

جواب: وَإِذَا كَانَ فِيهِ حِكْمَةٌ أَوْ فِيهِ ذِكْرٌ فَخَرِ النَّبِيُّ وَالصَّحَابَةُ فَذَلِكَ جَائِزٌ لَا خِلَافَ فِيهِ لِأَنَّ الشَّعْرَ إِنَّمَا هُوَ كَلَامٌ مُؤَزَّوْنٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ؛ جب اس (شعر) میں حکمت ہو یا اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی شان کا ذکر ہو تو یہ جائز ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ شعر تو ایک موزون کلام ہے، تو اس کی اچھائی، اچھائی ہے اس کی برائی، برائی ہے۔

سوال 48: کونسے اشعار مسجد میں پڑھے جائیں اور کونسے نہ پڑھے جائیں؟

جواب: (أَمَّا) الْحَسَنُ فَجَائِزٌ (بِنَاقِذِ مَنَاءِ رَبِّنَا) رَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ الْمَاجِشُونَ وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَامٍ يُنْشِدَانِ فِيهِ الشَّعْرَ وَيَذْكُرَانِ أَيَّامَ الْعَرَبِ - وَأَمَّا مَا كَانَ قَبِيحًا مِمَّا لَا حِكْمَةَ فِيهِ وَلَا عِلْمَ فَيَنْبَغِي أَنْ يُنْزَهَ الْمَسْجِدُ عَنِ انْشَادِهِ فِيهِ - (بہر حال) جو (شعر) حسن ہے تو وہ جائز ہے (اس سب سے جسے ہم نے مقدم ذکر کیا ہے اور اس وجہ سے جسے) عبد الملک بن حبیب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ میں نے ابن ماجشون اور محمد بن سلام کو اس میں اشعار پڑھتے اور عربوں کے دنوں کا ذکر کرتے دیکھا۔ اور بہر حال وہ شعر جو قبیح ہو اور جس میں کوئی حکمت اور تعلیم نہ ہو تو مسجد کو اس کے پڑھنے سے دور رکھا جائے۔

سوال 49: مسجد میں اشعار پڑھنے کے ناجائز مقرر دینے والوں نے اسے کس دلیل سے ناجائز مقرر دیا ہے؟

جواب: (أَمَّا) الَّذِينَ مَنَعُوا ذَلِكَ وَلَمْ يُجَوِّزُوهُ فَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ انْشَادَ الشَّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُبَاعَ فِيهِ أَوْ يُشْتَرَى - ذِكْرُهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ اللَّهِ - (رہے) وہ لوگ جنہوں نے اس سے منع کیا اور اس کو جائز قرار نہیں دیا، تو انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جسے لیث نے ابن عجلان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے اور اس میں (اشیاء) فروخت کئے جانے یا خریدے جانے کو ناپسند فرمایا، ابوداؤد وغیرہ نے اسے ذکر کیا ہے۔

سوال 50: متاضی محمد بن عبد اللہ مالکی رحمہ اللہ علیہ نے المساک میں پہلے مضمون والوں کی دلیل کو کس وجہ سے مضبوط مقرر دیا ہے؟

جواب: وَحُجَّةُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَقْوَى لِمَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بِالْجَوَازِ فِي ذَلِكَ - پہلے مضمون والوں کی دلیل ان روایات کی وجہ سے زیادہ مضبوط ہے جنہیں امام بخاری اور دوسروں نے ان (اشعار) کے جواز میں روایت کیا ہے۔

سوال 51: جائز اشعار کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ علیہ کا فرمان تحریر کریں۔

جواب: قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فرمایا: عبادت و محنت دینیہ کے بعد دفع کلال و ملال و حصول تازگی و راحت کیلئے احیاناً کسی امر مباح میں مشغولی جیسے جائز اشعار عاشقانہ کا پڑھنا، سننا شرعاً مباح بلکہ مطلوب ہے۔ أَيْ: الْأَشْتِعَالُ فِي بَعْضِ الْأَحْيَانِ بِأَمْرِ مُبَاحٍ كَانْشَادِ اشْعَارِ الْعَزْلِ الْمُبَاحَةِ وَاسْتِنْسَادِهِ مَثَلًا لِحُضُورِ النَّشَاطِ بَعْدَ مَشَقَّةٍ دِينِيَّةٍ مُبَاحٍ بَلْ مَطْلُوبٌ شَرْعًا -

سوال 52: حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: ابو عبد الرحمن حسان بن ثابت انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا، ہجرت سے 66 سال پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت سے قصائد لکھے اور کفار مکہ جو شان رسالت میں ہجو لکھ کر بے ادبیاں کرتے تھے آپ اپنے اشعار میں ان کا دندان شکن جواب دیا کرتے تھے اسی لئے آپ کی کنیت ابو حُسام بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کیلئے خاص طور پر مسجد نبوی میں منبر رکھواتے تھے جس پر کھڑے ہو کر آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعت خوانی کرتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَانَ بِرُوحِ الْقُدْسِ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (یعنی جب تک حسان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو مدافعتہ جواب دیتے رہتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی مدد کرتے رہتے ہیں)۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شاعری کے دو ادوار ہیں، 60 سال زمانہ جاہلیت کے اور 60 سال زمانہ اسلام کے۔ آپ کی عمر 120 سال ہوئی، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاریخی لطیفہ یہ ہے کہ خود حضرت حسان رضی اللہ عنہ، ان کے والد، دادا اور پردادا کی عمریں ایک سو بیس برس کی ہوئیں، جو عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ ہے۔ 54 ہجری دور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں، مدینہ منورہ میں آپ کا وصال ہوا۔

سوال 53: کوئی سے تین اشعار مع ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ① اَعْرُ، عَلَيْهِ لِلنَّبُوَّةِ خَاتَمٌ مِنَ اللَّهِ مَشْهُودٌ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاف (وسفید) چہرے والے ہیں، اللہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مہر نبوت چمکتی ہے۔ جس کا مشاہدہ کیا گیا ہے جو آپ کے (آخری نبی ہونے کی) گواہی دیتی ہے۔ ② وَضَمَّ الْإِلَهَ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ، إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْخَمْسِ أَشْهَدُ؛ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اپنے نام سے ملا دیا جب وقت مؤذن پانچوں آذانوں میں اٹھتا ہے۔ ③ وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُجَلَّهُ، فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ، وَهَذَا مُحَمَّدٌ؛ اللہ نے آپ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے تاکہ آپ کی عظمت بڑھائے (یا تاکہ لوگ آپ کی عظمت سمجھیں)، عرش والا (اللہ) محمود ہے اور یہ (نبی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال 54: اشعار کا ترجمہ اس انداز میں کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

جواب: ① نَبِيُّ اتَّانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفِتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ، وَالْأَوْتَانُ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ؛ ہدایت سے ناامیدی اور رسولوں کے آنے کے مدتوں بند ہونے کے بعد، جبکہ زمین پر بتوں کی پوجا کی جاتی تھی، ہمارے پاس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ② فَأَمَلْنِي سِرًّا جَا مُسْتَنْبِرًا وَهَادِيًا، يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيلِ الْمُهَنْدُ؛ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمکا دینے والے آفتاب اور ایسے ہادی ہو گئے جن کی ہدایت، چمکائی ہوئی تیز دھار تلوار کے چمکنے کی طرح چمکتی ہے۔ ③ وَأَنْذَرَنَا نَارًا، وَبَشَّرَ جَنَّةً وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ، فَاللَّهُ نَحْمَدُ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی، اور ہمیں اسلام سکھایا۔ پس ہم (اس نعمت پر) اللہ ہی کی حمد (تعریف) کرتے ہیں۔ ④ وَأَنْتَ إِلَهَ الْخَلْقِ رَبِّي وَخَالِقِي، بِذَلِكَ مَا عَبَدْتُ فِي النَّاسِ أَشْهَدُ؛ اے اللہ العالمین تو میرا رب اور میرا خالق ہے۔ میں لوگوں میں اسی بات کی شہادت دیتا رہوں گا جب تک میں زندہ رہوں گا۔ ⑤ تَعَالَيْتَ رَبِّ النَّاسِ عَنِ قَوْلِ مَنْ دَعَا، سِوَاكَ إِلَهًا، أَنْتَ أَعْلَى وَأَمَجَدُ؛ اے سارے جہاں کے رب، تو بہت ہی بلند وبالا ہے اس شخص کی بات سے جو تیرے سوا کسی اور کی عبادت کرتا ہے، تو بہت بلند اور بڑائیوں والا ہے۔ ⑥ لَكَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَاءُ، وَالْأَمْرُ كُلُّهُ، فَأَيَّاكَ نَسْتَهْدِي، وَإِيَّاكَ نُعْبُدُ؛ ساری مخلوق اور ساری نعمتیں اور سارا اختیار تیرا ہی ہے۔ ہم تجھ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

سوال 55: مذکورہ الفاظ کے معانی تحریر کریں۔ ① يلوح ② شق ③ ليجله ④ ياس ⑤ فترة ⑥ الصقيل ⑦ المهند ⑧ تعاليت ⑨ امجد ⑩ النعماء۔

جواب: ① يَلُوحُ؛ چمکتا ہے، ظاہر ہوتا ہے۔ ② شَقَّ؛ اس نے نکالا۔ ③ لِيُجَلَّهُ؛ تاکہ آپ کی عظمت بڑھائے، تاکہ لوگ آپ کی عظمت سمجھیں۔ ④ يَأْسٌ؛ ناامیدی۔ ⑤ فِتْرَةٌ؛ رسولوں کے آنے کا مدتوں بند ہونا۔ ⑥ الصَّقِيلُ؛ تیز دھار تلوار۔ ⑦ الْمُهَنْدُ؛ چمکائی ہوئی۔ ⑧ تَعَالَيْتَ؛ تو بہت ہی بلند وبالا ہے۔ ⑨ أَمَجَدُ؛ بڑائیوں والا۔ ⑩ النِّعْمَاءُ؛ ساری نعمتیں۔

سوال 56: حضرت حان رضی اللہ عنہ نے جب یہ (ہجرت نبی علیہ السلام پر قریش کی ملامت کو ہاتھ نہیں سے) سنا تو ہاتھ کو جواب دیتے ہوئے کیا فرمایا تھا؟

جواب: ① لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ غَابَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي إِلَيْهِمْ وَيُعْتَدِي؛ وہ لوگ نقصان اٹھانے والے ہوئے جن سے ان کا نبی چلا گیا، اور اُسے پاکیزگی دی گئی جو بارگاہِ نبی کی طرف چلتا ہے، صبح و شام آتا ہے۔ ② تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ وَحَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدِّدٍ؛ نبی نے قوم قریش سے کوچ کیا تو ان کی عقلیں ضائع ہو گئی اور قوم انصار کے پاس جدید نور کے ساتھ آئے۔ ③ هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ وَأَزْشَدَّهُمْ مَنْ يَتَّبِعِ الْحَقَّ يَرْشِدُ؛ ان کے رب نے ان کی گمراہی کے بعد اس نبی کے ذریعے ان کی ہدایت و رہنمائی کی، جو حق کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پائے گا۔ ④ وَهَلْ يَسْتَوِي ضَلَالٌ قَوْمٍ تَسْفَهُوا عَمَى وَهُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِهَيْتَدٍ؛ کیا قوم کے ایسے گمراہ جو عقل کے اندھے ہیں اور ایسے ہدایت یافتہ جو رہنمائی کے ذریعے ہدایت پاتے ہیں برابر ہو جائیں گے؟ ⑤ لَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلَى أَهْلِ يَثْرِبَ رِكَابٌ هُدَى حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِأَسْعَدٍ۔ اس نبی کے سبب طیبہ والوں پر ہدایت کا قافلہ اترا ہے سعادتوں کے ساتھ اترا ہے۔

سوال 57: مذکورہ الفاظ کا معنی تحریر کر کے صرفی تحقیق کریں۔ ① خاب ② غاب ③ قدس ④ يسرى ⑤ يغتدى ⑥ ترحل ⑦ مجدد ⑧ هدا ⑨ يرشد۔

جواب: ① خَابَ؛ (وہ نقصان اٹھانے والا ہوا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مجرد، اجوف یائی، از باب ضرب یضرب جیسے خَابَ يَخِيبُ خَيْبَةً۔ ② غَابَ؛ (وہ چلا گیا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مجرد، اجوف یائی، از باب ضرب یضرب جیسے غَابَ يَغِيبُ غَيْبًا وَغَيْبُوبَةً وَغَيْبَابًا۔ ③ قُدِّسَ؛ (اُسے پاکیزگی دی گئی) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت مجہول، ثلاثی مزید فیہ، صحیح، از باب تفعیل۔ ④ يَسْرِي؛ (وہ آتا ہے، وہ چلا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع۔

مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ناقص یائی، از باب ضرب یضرب جیسے سَرَى يَسْرِي سَرِيًّا سَرَايَةً ⑤ يَخْتَدِي؛ (صبح و شام آتا ہے) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ناقص یائی، از باب افتعال۔ ⑥ تَوَحَّل؛ (اس نے کوچ کیا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، صحیح، از باب تفاعل۔ ⑦ مُجَدَّد؛ (جدید، نیا کیا ہوا) صیغہ واحد مذکر، اسم مفعول، ثلاثی مزید فیہ، صحیح، از باب تفعیل۔ ⑧ هَدَا؛ (اس نے ہدایت و رہنمائی کی) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ناقص یائی، از باب ضرب یضرب جیسے هَدَى يَهْدِي هَدًى وَهَدِيًّا وَهَدَايَةً۔ ⑨ يَزْشُدُّ؛ (وہ ہدایت پائے گا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، صحیح، از باب سمع لسمع جیسے رَشَدًا يَزْشُدُّ رَشَدًا وَرَشَادًا۔

سوال 58: علم غیب پر دو اشعار سلیس ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں۔

جواب: ① نَبِيُّ يَزِي مَا لَا يَزِي النَّاسُ حَوْلَهُ وَيَتَلَوُّ كِتَابَ اللَّهِ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ؛ وہ ایسے نبی ہیں جو وہ کچھ دیکھتے ہیں جو وہ لوگ اپنے ارد گرد نہیں دیکھتے، اور ہر مجلس میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ ② وَإِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةً غَائِبٍ فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ أَوْ فِي ضَمِّي الْغَدِ؛ اور اگر وہ کسی دن غیب کی خبر دیتے ہیں تو آج ہی یا آئندہ صبح اس کی تصدیق (تائید) ہو جاتی ہے۔

سوال 59: شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر حضرت حان رضی اللہ عنہ کا کوئی شعر تحریر کریں۔

جواب: لِيَهْنِ أَبَا بَكْرٍ سَعَادَةٌ جَدِّهِ بِصُحْبَتِهِ مَنْ يُسْعِدِ اللَّهُ يَسْعِدِ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی صحبت کی وجہ سے حاصل ہونے والی بڑی سعادتیں مبارک ہوں، جسے اللہ سعادت مند رکھے وہ سعادت مند ہوتا ہے۔

سوال 60: القوائد المنتخبہ میں موجود حضرت حان رضی اللہ عنہ کے کلام سے دو محاورے تحریر کریں۔

جواب: ① مَنْ يَتَّبِعِ الْحَقَّ يَرْشُدْ؛ جو حق کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پائے گا۔ ② مَنْ يُسْعِدِ اللَّهُ يَسْعِدِ؛ جسے اللہ سعادت مند رکھے وہ سعادت مند ہوتا ہے۔

سوال: وقال في اسد الغابة: وصفت عائشة رسول الله فقالت: كان والله كما قال فيه حسان؛ ترجمہ کریں۔

جواب: اور اسد الغابہ میں فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کیا تو فرمایا: خدا کی قسم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی تھے جیسا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا۔

سوال 61: شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی دو اشعار مع ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ① مَتَى يَبْدُ فِي الدَّاجِي الْبَهِيمِ جَبِينُهُ يَلُحُّ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ؛ جب اندھیری رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چراغ کی مانند چمکتی۔ ② فَمَنْ كَانَ أَوْ يَكُونُ كَأَحْمَدَ نِظَامٍ لِحَقِّ أَوْ نِكَالٍ لِمُحَمَّدٍ؛ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہ ہی گزشتہ زمانے میں تھا اور نہ ہی آئندہ زمانے میں ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے محافظ اور باطل کو مٹانے والے ہیں۔

سوال 62: ① وان امرأ يبسى ويصبح سالماً من الناس الا ما جنى لسعيد؛ ② وان امرأ نال الغنى ثم لم ينل صديقاً ولا حاجة لزهيد؛ ③ وان امرأ لاجى الرجال على الغنى ولم يسال الله الغنى

لحسود؛ مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

جواب: ① وَإِنَّ امْرَأً يُبْسَى وَيُصْبِحُ سَالِمًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا جَنَى لَسَعِيدٍ؛ جو شخص صبح شام اس حال میں کرے کہ لوگوں کی ذمت سے محفوظ ہے وہ سعادت مند ہے جبکہ (وہ لوگوں کے حقوق میں) جرم نہ کرے۔ ② وَإِنَّ امْرَأً نَالَ الْغِنَى ثُمَّ لَمْ يَنْلِ صَدِيقًا وَلَا ذَا حَاجَةٍ لَزَهِيدٍ؛ جو شخص دولت حاصل کر لے (دولتمند ہو جائے) پھر وہ دوست اور ضرورت مند نہ پائے تو وہی محروم ہے۔ ③ وَإِنَّ امْرَأً لَاجَى الرِّجَالِ عَلَى الْغِنَى وَلَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ الْغِنَى لِحَسُودٍ؛ اور جس نے مالداروں پر لوگوں کی ملامت کی اور اللہ سے غنا کا سوال نہیں کیا تو وہ ضرور حاسد ہے۔

سوال 63: مذکورہ اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وجہ اعراب تحریر کریں۔

جواب: ① زَعَمَ ابْنُ نَابِغَةَ اللَّيْمِيُّ بِأَنَّهَا لَا تَجْعَلُ الْأَحْسَابَ دُونَ مُحَمَّدٍ؛ نابغہ کے گھٹیا بیٹے (عمرو بن عاص) نے گمان کیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنی جانیں قربان نہیں کریں گے۔ ② أَمْوَالَنَا وَنَفْسُنَا مِنْ دُونِهِ مَنْ يَصْطَنِعُ خَيْرًا يُثَبِّ وَيُحَمِّدُ؛ حالانکہ ہمارے مال و جان اُن پر قربان ہیں، جو بھلائی کرے گا اُسے ثواب دیا جائے گا، اس کی تعریف کی جائے گی۔ ③ فِتْيَانٌ صَدَقَ كَاللُّيُوثِ مَسَاعِرٌ مَنْ يَلْقَهُمْ يَوْمَ الْهَيْبِاجِ يُعَرِّدُ؛ ہم شیروں کی طرح سچے نوجوان ہیں، جنگ کی آگ بھڑکانے والے ہیں، جو جنگ کے دن ہم سے لڑے گا اُسے تیز بھگایا جائے گا۔ وجہ اعراب: فِتْيَانٌ: نَحْنُ مُبْتَدَأٌ مَحذُوفٌ كِى خَبْرِ هَوْنِى كِى وَجْهٍ سِى مَرْفُوعٍ هِى۔ ④ قَوْمُ ابْنِ نَابِغَةَ اللَّيْمِيُّ أَذَلَّةٌ لَا يُقْبِلُونَ عَلَى صَفِيرِ الْمُرْعَدِ؛ ابن نابغہ کی قوم کمینى ذليل هى وه خوفزده كى پكار (سىئى) پر توجه نہیں دیتے (ٹھہر نہیں سکتے)۔ وجہ اعراب: اللَّيْمِيُّ: قَوْمٌ مَوْصُوفٌ كِى صِفْتِ هَوْنِى كِى وَجْهٍ سِى مَرْفُوعٍ هِى۔ ⑤ وَبَنَى لَهُمْ بَيْتًا أَبُوكَ مَقْصِرًا كُفْرًا وَلَوْ مَا بَيْتُ الْمَحْتَدِ؛ (اے نابغہ) تیرے باپ نے ان (قوم ابن نابغہ) کیلئے کوتاہی کرتے ہوئے کفر و ملامت والا گھر بنایا، یہ بدترین گھر ہے۔

سوال 64: مذکورہ الفاظ کے معنی تحریر کریں۔ ① المتوقد ② نکال ③ زهيد ④ يصطنع ⑤ يوم الهياج ⑥ يعرد ⑦ صفيير ⑧ المرعد ⑨ مقصر ⑩ المحتد۔

جواب: ① المتوقد؛ روشن۔ ② نکال؛ مٹانے والا۔ ③ زهيد؛ محروم۔ ④ يصطنع؛ وہ کرتا ہے یا کرے گا۔ ⑤ يوم الهياج؛ جنگ کا دن۔ ⑥ يعرد؛ اُسے تیز بھگایا جائے گا۔ ⑦ صفيير؛ پکار، سىئى۔ ⑧ المرعد؛ خوفزده۔ ⑨ مقصرًا؛ کوتاہی کرتے ہوئے۔ ⑩ المحتد؛ اصل، بنیادی۔

سوال 65: ① رحمہ اللہ نافع بن بدیل رحمة المشتہی ثواب الجهاد؛ ② صابر اصادق الحدیث اذا ما اکثر القوم قال قول السداد؛ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

جواب: ① رَحِمَ اللهُ نَافِعَ بْنَ بَدِيْلِ رَحْمَةَ الْمُشْتَهَى ثَوَابِ الْجِهَادِ۔ اللہ پاک نافع بن بدیل پر رحمت نازل فرمائے، ایسی رحمت جو ثواب جہاد کا شوق رکھنے والے پر نازل ہوتی ہے۔ ② صَابِرًا صَادِقَ الْحَدِيثِ إِذَا مَا أَكْثَرَ الْقَوْمِ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ۔ وہ صبر کرنے والے، قول کے سچے تھے، جس مقام پر کہ اکثر لوگ ڈھیلی بات کہتے تھے۔

سوال 66: سات اشعار کا ترجمہ کریں۔ ① فَلَمَّا أَنَاخُوا بِجَنبِي صِرَارٍ وَشَدُّوا السَّرُوحَ بِلِيِّ الْحُزْمِ ② فَمَارَاعَهُمْ غِيْرُ مَعْجِ الْخِيُولِ وَالزَّحْفُ مِنْ خَلْفِهِمْ قَدْ دَهَمَ ③ فَطَارُوا سِلَاحًا

وَقَدْ أَفْرَعُوا وَطَرْنَا إِلَيْهِمْ كَأَسَدِ الْأَجَمِ ④ عَلَى كُلِّ سَاهِبَةٍ فِي الصَّبَانِ لَا تَسْتَكِينُ لِطُولِ السَّامِ ⑤ وَكُلُّ كَمِيْتٍ مُطَارٍ الْفُوَادِ أَمِيْنِ الْفُصُوصِ كَيْشِلِ الزَّكَمِ ⑥ عَلَيْهَا فَوَارِسٌ قَدْ عَاوَدُوا قِرَاعَ الْكِمَاةِ وَصَرَبَ الْبُهْمِ ⑦ لِيُوْتِ إِذَا عَضِبُوا فِي الْحُرُوبِ لَا يَنْكَلُونَ وَلَكِنْ قَدُمُ ⑧ فَأَبْنَا بِسَادَاتِهِمْ وَالنِّسَاءِ قَسْرًا وَأَمْوَالِهِمْ تَقْتَسِمُ ⑨ وَرَثْنَا مَسَاكِنَهُمْ بَعْدَهُمْ وَكُنَّا مُلُوكًا بِهَا لَمْ نَرْمُ۔

جواب: ① پس جب ہمارے قبیلے والوں نے صرار نامی پہاڑ کے پاس قیام کیا اور راحت حاصل کرنے کیلئے زینوں کو کھولا۔ ② تو انہیں تیز رفتار گھوڑوں کے سوا کسی نے خوفزدہ نہیں کیا، اس حال میں کہ لشکر پیچھے سے اچانک آجائے۔ ③ پس انہوں نے متفرق ہو کر (یا چپکے سے) حملہ کیا اس حال میں کہ وہ گھبرائے ہوئے تھے، اور ہم ان پر بے نیزہ شیروں کی طرح جھپٹے۔ ④ ہم بموقع حفاظت (یا آمادگی میں) عظیم گھوڑوں پر (سوار) ہوتے ہیں جو طویل اکتاہٹ کے باوجود تسکین حاصل نہیں کرتے۔ ⑤ ہم ایسے ذہین و قوی دل چنگبرے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں جو تیروں کی طرح جوڑوں سے محفوظ ہیں۔ ⑥ ان (گھوڑوں) پر ایسے گھڑ سوار ہیں جو بہادر لوگوں سے لڑنے اور ماہر جوانوں کو مارنے کے عادی ہیں۔ ⑦ وہ (بہادری میں) ایسے شیر ہے کہ جب وہ جنگوں میں غضبناک ہو جائیں (یا انتقام کا ارادہ کر لیں) تو وہ پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ آگے بڑھتے ہیں۔ ⑧ ہم غلبہ پا کر ان (دشمنوں) کے ایسے سرداروں، عورتوں اور مالوں کے ساتھ لوٹتے ہیں جنہیں آپس میں بانٹا جاتا ہے۔ ⑨ ہم ان کے بعد ان کے مکانات کے وارث ہوئے اور ہم ان کے ایسے بادشاہ ہوئے جو جدا نہ ہوں گے۔

سوال 67: مذکورہ الفاظ کے معنی تحریر کریں۔ ① المشتہی ② قول السداد ③ أناخوا ④ شدوا ⑤ لي الحزم ⑥ معج الخيول ⑦ الزحف ⑧ دهم ⑨ طرنا ⑩ قسرا۔

جواب: ① المشتہی؛ شوق رکھنے والا۔ ② قول السداد؛ ڈھیلی بات۔ ③ أناخوا؛ انہوں نے قیام کیا۔ ④ شدوا؛ انہوں نے کھولا، ڈھیلا کیا۔ ⑤ لي الحزم؛ راحت حاصل کرنا۔ ⑥ معج الخيول؛ تیز رفتار گھوڑے۔ ⑦ الزحف؛ لشکر۔ ⑧ دهم؛ وہ اچانک آیا۔ ⑨ طرنا؛ ہم جھپٹے۔ ⑩ قسرا؛ غلبہ پا کر۔

سوال 68: مذکورہ اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی صر فی تحقیق کریں۔

جواب: اشعار مع ترجمہ: ① فَمَا أَتَانَا رَسُولُ الْمَلِيكِ بِالنُّورِ وَالْحَقِّ بَعْدَ الظُّلْمِ؛ چنانچہ جب مالک کائنات (عظیم بادشاہ) کے رسول (اطرافِ عالم میں پھیل جانے والے) ظلم کے بعد ہمارے پاس نور و حق لے کر تشریف لائے۔ ② رَكْنَا إِلَيْهِ وَلَمْ نَعِصِهِ غَدَاةَ أَتَانَا مِنْ أَرْضِ الْحَرَمِ؛ تو ہم ان کی طرف مائل ہوئے اور ان کی نافرمانی نہیں کی، جس صبح وہ سرزمین حرم سے ہمارے پاس آئے۔

صرفی تحقیق: ① آتانا: (وہ آیا، تشریف لایا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مجرد، مہموز الفاء و ناقص یائی، از باب ضرب یضرب جیسے آتٰی یأتی آتیاً و اتیاناً۔ ② رَكْنَا: (ہم مائل ہوئے) صیغہ جمع متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مجرد، صحیح از باب نصر ینصر۔

سوال 69: مذکورہ اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی نحوی تحقیق کریں۔

جواب: اشعار مع ترجمہ: ① وَقُلْنَا صَدَقْتَ رَسُولَ الْمَلِيكِ هَلُمَّا إِلَيْنَا وَفِينَا أَقِمُّ؛ ہم نے کہا اے مالک کائنات کے رسول! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ ہماری طرف توجہ فرمائیے اور ہمارے پاس قیام فرمائیے۔ ② فَتَشْهَدُ أَنَّكَ عِنْدَ الْمَلِيكِ أُرْسِلْتَ حَقًّا بَدِينٍ قَيِّمٍ؛ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ مالک کائنات کی طرف سے حق اور مضبوط دین کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ ③ فَنَادِ بِمَا كُنْتَ أَخْفَيْتَهُ نِدَاءً جَهَارًا وَلَا تَكْتُمْتُمْ؛ وہ دعوت جو آپ پوشیدہ دیا کرتے تھے اعلانیہ دیجئے اور اسے نہ چھپائیے۔

ہَلُمَّ کی نحوی تحقیق: اسم فعل بمعنی امر ہے، تَعَالَى اور أَقْبَلَ کے معنی میں فعل لازم ہے۔ یہاں الی کے استعمال ہے۔ جیسے هَلُمَّ إِلَيْنَا؛ ہماری طرف آئیے، ہماری طرف توجہ فرمائیے۔

سوال 70: درج ذیل اشعار کا آسان ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ① فَإِنَّا وَأَوْلَادُنَا جُنَّةٌ نَقِيكُ وَفِي مَالِنَا فَاحْتِكِمُ؛ ہم اور ہماری اولاد آپ علیہ السلام کیلئے ڈھال ہیں، ہم آپ کی حفاظت کریں گے ہمارے مال میں آپ جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ ② فَتَحْنُ وَلَا تُنْكُ إِذْ كَذَّبُوكَ فَنَادِ نِدَاءً وَلَا تَحْتَشِمُ؛ پس ہم آپ کے حمایتی ہیں جب کفار نے آپ کو جھٹلایا ہے، پس آپ اعلانیہ دعوت دیجئے اور نہ شرمائیے۔ ③ فَطَارَ الْغَوَاةُ بِأَشْيَاعِهِمْ إِلَيْهِ يَظُنُّونَ أَنْ يُخْتَمَرُ؛ سرکش (فسادی) لوگ اپنے حمایتیوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے، وہ گمان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا جائے گا۔ ④ فَقُمْنَا بِأَسْيَافِنَا دُونَهُ نُجَالِدُ عَنْهُ بَغَاةَ الْأُمَمِ؛ ہم اپنی تلواروں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کا دفاع کرنے لگے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرکش لوگوں کو دور کرنے لگے۔

سوال 71: ① الاوثان ② مساعر ③ اللیوث ④ الکماة ⑤ البہم ⑥ الظلم ⑦ الولاة ⑧ الغواة ⑨ اشیاع ⑩ بغاۃ۔ مذکورہ مجموع کے مفردات اور مفردات کے معانی تحریر کریں۔

جواب: ↓

جمع	اَوْثَانٌ	لِيُوثٌ	مَسَاعِرٌ	كُمَاةٌ	بُهُمٌ	ظُلْمٌ	وُلَاةٌ	غَوَاةٌ	أَشْيَاعٌ	بُغَاةٌ
واحد	وَتْنٌ	لَيْثٌ	مِسْعَرٌ	كَيْبٌ	بُهْمَةٌ	ظُلْمَةٌ	وَالِيٌّ	غَاوِيٌّ	شَيْعٌ کی جمع، جو کہ شَيْعَةٌ کی جمع ہے	بَاغِيٌّ
معنی	بُت	شیر	جنگ کی آگ بھڑکانے والا	بہادر	ماہر جوان	تاریکی	حمایت کرنے والا	سرکش، فسادی شخص	حمایتی	سرکش شخص

سوال 72: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 150ھ میں غزہ (فلسطین) میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تبع تابعی بزرگ اور عظیم روحانی شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجتہد مطلق اور فقہ شافعی کے بانی ہیں، آپ کے مقلدوں کو شوافع کہتے ہیں۔ 204ھ کو مصر میں 55 سالہ زندگی گزار کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

سوال 73: مذکورہ اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی تفسیل تحریر کریں۔

جواب: ① قُلِّ بِمَا شِئْتُ فِي مَسْبَبَةٍ عَرَضِي فَسَكُوتِي عَنِ اللَّيْمِ جَوَابٌ؛ میری آبرو ریزی (عزت و انداز کرنے) میں تو جو چاہے کہہ، پس کمینوں کو جواب دینے سے میری خاموشی (میرا)

جواب ہے۔ ② مَا أَنَا عَادِمُ الْجَوَابِ وَلَكِنْ مَا مِنَ الْأُسْدِ أَنْ تُجِيبَ الْكِلَابَ؛ میں جواب دینے سے عاجز نہیں ہوتا لیکن شیروں کی شان میں سے یہ نہیں ہے کہ کتوں کو جواب دیں۔

تعلیل: قُلْ اصل میں تَقُولُ تھا، مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع تاء کو حذف کیا (تَقُولُ ہو گیا) اور علامت مضارع کے بعد والا فاء کلمہ (تاف) ساکن ہے اس لئے شروع میں ہمزہ وصلی (مضموم عین کلمہ کے مضموم ہونے کی وجہ سے) لائے تو اقُولُ ہو گیا، پھر واؤ کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے اس لئے اس کی حرکت ماقبل کو دی (يَقُولُ والا قاعده) تو اقُولُ ہو گیا اور ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے اسے گرا دیا اور آخر کو ساکن کیا (تَقُولُ ہو گیا) پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گرا دیا تو قُلْ ہو گیا۔

سوال 74: اشعار کا ترجمہ تحریر کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کریں۔ (صیغہ، گردان، شش اقسام، ہفت اقسام، باب)

جواب: ① صَبْرًا جَبِيلًا مَا أَقْرَبَ الْفَرَجَا مَنْ رَاقَبَ اللَّهَ فِي الْأُمُورِ نَجَا۔ صبر جمیل اختیار کر، کشادگی کتنی قریب ہے! (بہت قریب ہے) جو اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ ② مَنْ صَدَقَ اللَّهُ لَمْ يَنْلُهُ آذَى وَمَنْ رَجَاةً يَكُونُ حَيْثُ رَجَا۔ جس نے اللہ سے سچا تعلق رکھا اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جو اللہ سے امید رکھے گا تو امید کے مطابق اللہ کو پائے گا۔

سوال 75: اشعار کا سلیس اردو ترجمہ تحریر کریں۔

① قَالُوا اسْكَنْتَ وَقَدْ خُوصِنْتَ قُلْتُ لَهُمْ إِنَّ الْجَوَابَ لِبَابِ الشَّرِّ وَمَفْتَاْحُ؛ دوستوں نے کہا آپ نے خاموشی اختیار کی حالانکہ آپ سے جھگڑا کیا گیا تو میں نے انہیں کہا کہ کبھی جواب، شر کے دروازے کی چابی ہوتا ہے۔ ② وَالصَّمْتُ عَن جَاهِلٍ أَوْ أَحْمَقٍ شَرَفٌ وَفِيهِ أَيْضًا لَصَوْنِ الْعِرْضِ إِصْلَاحٌ؛ جاہل اور احمق کو جواب دینے سے چپ رہنا شرافت (بلندی مقام) ہے اور خاموشی ہی عزت کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے (حفاظت عزت کیلئے مصلحت ہے)۔ ③ أَمَا تَرَى الْأُسْدَ تُخْشَى وَهِيَ صَامِتَةٌ وَالْكَلْبُ يُخَسَّ الْعَبْرِيُّ وَهُوَ نَبَّاحٌ؛ کیا تو نہیں دیکھتا کہ شیر چپ رہتا ہے تو بھی اس سے ڈرا جاتا ہے اور میری جان کی قسم! کتا بھونکتا ہے تو بھی اسے پتھر مارے جاتے ہیں۔

سوال 76: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے حافظے کی کمزوری کا علاج تحریر کریں۔

جواب: ① شَكَّوْتُ إِلَى وَكَيْبِ سُوءِ حِفْظِي فَأَرَشَدَنِي إِلَى تَرْكِ الْعَصَائِي؛ میں نے (اپنے استاد) وکیب سے اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے گناہوں کے ترک کرنے کی ہدایت کی۔ ② وَأَخْبَرَنِي بِأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ وَنُورُ اللَّهِ لَا يَهْدِي لِعَايِي؛ اور مجھے بتایا کہ علم تو نور ہے اور اللہ کا نور گناہگار کو نہیں دیا جاتا!

سوال 77: اشعار کا ترجمہ تحریر کریں نیز خط کشیدہ کی وجہ اعراب بیان کریں۔

① الْعِلْمُ مَنْ فَضَّلَهُ لِمَنْ خَدَمَهُ أَنْ يَجْعَلَ النَّاسَ كَلَّهُمْ خَدَمَهُ؛ علم اپنی فضیلت کی وجہ سے اس شخص کا جو علم کی خدمت کرے، تمام لوگوں کو خادم بنا دیتا ہے۔ ② فَوَاجِبٌ صَوْنُهُ عَلَيْهِ كَمَا يَصُونُ فِي النَّاسِ عِرْضَهُ وَدَمَهُ؛ پس خادم علم پر علم کی حفاظت ضروری ہے جیسے وہ لوگوں میں اپنی جان و عزت کی حفاظت کرتا ہے۔ ③ فَمَنْ حَوَى الْعِلْمَ ثُمَّ أَوْدَعَهُ بِجَهْلِهِ غَيَّرَ أَهْلَهُ ظَلَمَهُ؛ جو علم حاصل کرے پھر اپنی نادانی کی وجہ سے اسے نا اہلوں (ناقدروں) کو سپرد کر دے تو اس نے علم پر ظلم کیا۔

وجہ اعراب: ① كَلَّهُمْ؛ النَّاسِ مفعول بہ کی تاکید ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ② دَمَهُ؛ عِرْضَهُ مفعول بہ پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔

سوال 78: ① مسببة ② راقب ③ خصوصیت ④ صون ⑤ حوی۔ مذکورہ الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: ① مَسْبَبَةٌ؛ گالی۔ ② رَاقَبٌ؛ وہ ڈرا۔ ③ حُوصِنْتُ؛ تجھ سے جھگڑا کیا گیا۔ ④ صَوْنٌ؛ حفاظت۔ ⑤ حَوَى؛ حاصل کیا، احاطہ کیا۔

سوال 79: مذکورہ اشعار کا ترجمہ نیز خط کشیدہ الفاظ کی واحد تحریر کریں۔

جواب: ① إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا فُطِنًا تَرَكُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَةَ؛ اللہ کے کچھ عقلمند بندے ایسے ہیں جنہوں نے فتنوں کا خوف کیا تو دنیا کو ترک کر دیا۔ ② نَظَرُوا فِيهَا فَلَمَّا عَلِمُوا أَنَّهَا

لَيْسَتْ لِحْيٍ وَطَنًا؛ انہوں نے دنیا میں غور کیا اور جب جان لیا کہ دنیا کسی جاندار کا دائمی وطن نہیں ہے۔ ③ جَعَلُوهَا لِحْجَةً وَاتَّخَذُوا صَالِحَ الْأَعْمَالِ فِيهَا سَفُنًا؛ انہوں نے دنیا کو گہرا سمندر قرار دیا اور نیک اعمال کو اس (سفر سمندر) میں کشتیاں بنا لیا۔ خط کشیدہ کی واحد: فُطِنٌ؛ فُطِنٌ (عقلند) کی جمع ہے۔ فِتْنٌ؛ فِتْنَةٌ (فتنہ) کی جمع ہے۔

سوال 80: اشعار کا ترجمہ قلم بند کریں نیز خط کشیدہ واحد کی جمع اور جمع کی واحد تحریر کریں۔

جواب: ① اِحْفَظْ لِسَانَكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ لَا يَدْعُكَ إِنَّهُ تُعْبَانُ؛ اے انسان! اپنی زبان کی حفاظت کر وہ تجھے ڈس نہ لے کیونکہ یہ (زبان) اژدھا ہے۔ ② كَمْ فِي الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِيلٍ لِسَانِهِ كَانَتْ تَهَابُ لِقَاءَهُ الْأَقْرَانُ؛ مقتولوں میں سے کتنے ہی ایسے اپنی زبان کے سبب قبروں میں ہیں کہ جن کو (جنگوں میں) ملنے سے ان کے ہم عصر گھبرایا کرتے تھے۔ خط کشیدہ واحد و جمع: تُعْبَانُ کی جمع تُعَابِينُ ہے اور أَقْرَانُ کی واحد قَرْنٌ ہے۔

سوال 81: ترجمہ کرتے ہوئے اشعار سے افعال نکال کر صرفی تحقیق کریں۔

جواب: ① يَا مَنْ تَعَزَّرَ بِالدُّنْيَا وَزِينَتِهَا الدَّهْرُ يَا تِي عَلَى الْمَبْنِيِّ وَالْبَانِي؛ اے وہ آدمی جو دنیا اور اس کی زینت کے سبب عزت حاصل کرتا ہے، زمانہ، مکین و مکان پر ہلاکت لائے گا۔ ② وَمَنْ يَكُنْ عِرْهُ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَعِرْهُ عَنْ قَلِيلٍ زَائِلٌ فَا ن؛ جس کی عزت دنیا اور اس کی آراستگی ہو تو اس کی فانی عزت عنقریب فنا (ختم) ہو جائے گی۔ ③ وَأَعْلَمُ بِأَنَّ كُنُوزَ الْأَرْضِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَجْعَلَ كُنُوزَكَ مِنْ يَدِّ وَإِيمَانٍ؛ اور جان لے کہ دنیا داروں کا خزانہ سونا ہے، مگر تو بھلائی اور ایمان کو اپنا خزانہ بنا لے۔

افعال کی صرفی تحقیق: ① تَعَزَّرَ (اس نے عزت حاصل کی) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، مضاعف، از باب تفعّل۔ ② يَأْتِي (وہ آئے گا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، مہموز الفاء و ناقص یائی، از باب ضرب یضرب۔ ③ يَكُنْ (یکوُن؛ وہ ہے یا ہوگا، شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، اجوف واوی، از باب نصرینصر۔ ④ اِعْلَمَ (تو جان لے) صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مجرد، صحیح، از باب سمع یسمع۔ ⑤ اِجْعَلْ (تو بنا لے) صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مجرد، صحیح، از باب فتح یفتح۔

سوال 82: اشعار کا ترجمہ اس انداز میں کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

جواب: ① إِنَّ الطَّيِّبَ بِطَبِّهِ وَدَوَائِهِ لَا يَسْتَطِيعُ دِفَاعَ مَكْرُوهٍ آتِي؛ ڈاکٹر اپنی ڈاکٹری اور دوائی کے سبب آنے والی بیماری کو دور کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ② مَا لِلطَّيِّبِ يَبُوتُ بِالذَّاءِ الَّذِي قَدْ كَانَ يُبْرِئُ جُرْحَهُ فِيمَا مَضَى؛ ورنہ ڈاکٹر نہ مرتا اُس بیماری سے جس کے مریضوں کا گزشتہ زمانے میں علاج کرتا تھا۔ ③ ذَهَبَ الْمُدَاوِي وَالْمُدَاوِي وَالَّذِي جَلَبَ الدَّوَاءَ وَبَاعَهُ وَمَنِ اشْتَرَاهُ؛ ڈاکٹر، مریض، اور وہ جو دوا لائے اور جنہوں نے اسے بیچا اور جنہوں نے اسے خریدا، سب فنا ہو گئے۔

سوال 83: امرؤ القیس کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: امرؤ القیس بن جُرح، کنیت ابو وہب تھی، نام سلیمان ہے جبکہ امرؤ القیس لقب ہے اور لقباً أَلْبَلَكُ الضَّبْلِيلُ (گراہ سردار کہ حبِ نسواں میں گراہ تھا) اور ذو القُروح (زخمی) بھی کہا گیا ہے۔ کسی نے فرزدق شاعر سے پوچھا أَشَعَرَ النَّاسِ (لوگوں میں سب سے بڑا شاعر) کون ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا ذو القُروح یعنی امرؤ القیس ہے، لبید بن ربیعہ سے یہی سوال کیا گیا؟ جواب میں اس نے کہا أَلْبَلَكُ الضَّبْلِيلُ یعنی امرؤ القیس۔ امرؤ القیس کی 545ء میں وفات ہوئی۔

سوال 84: اشعار کا باحاورہ ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی واحد و جمع تحریر کریں۔

جواب: ① قَفَا نَبْكَ مِنْ ذِكْرِي حَبِيبٍ وَمَنْزِلٍ بِسَفْطِ اللَّوِيِّ بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلٍ؛ (اے میرے دونوں دوستوں) ذرا ٹھہرو! تاکہ ہم محبوبہ اور (اس کے اس) گھر کی یاد کر کے رو لیں جو ریت کے ٹیلے کے آخر پر (مقامات) دخول و حومل کے درمیان ہے۔ ② كَانِي عِدَاةَ الْبَيْنِ يَوْمَ تَحْمَلُوا لَدَى سَيْرَاتِ الْحَيِّ تَأْقِفُ حَنْظَلٍ؛ یوم فراق کی صبح جب کہ وہ (معتوثہ کے ہمراہی)

روانہ ہوئے تو گویا میں قبیلہ کے بول کے درختوں کے نزدیک اندرائن توڑنے والا تھا۔ ③ **وَقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلَى مَطِيئِهِمْ يَقُولُونَ لَا تَهْلِكِ أَسَى وَتَجَمَّلِ**؛ میرے ساتھی میرے پاس ان میدانوں میں اپنی سواریوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم سے ہلاک نہ ہو اور صبر جمیل اختیار کر۔ ④ **أَلَا رَبُّ يَوْمَ لَكَ مِنْهُمْ صَالِحٌ وَلَا سَيِّئًا يَوْمَ بَدَارَةِ جُلْجُلٍ**؛ سنو! ان (محبوبوں) کی جانب سے بہت سے اچھے دن تھے خصوصاً وہ دن جو دارۃ جُلْجُل میں گزرا۔ **خط کشیدہ کی واحد و جمع:** ① **غَدَاةٌ**؛ غَدَاةٌ کی واحد ہے۔ ② **سَمَرَاتٌ**؛ سَمَرَةٌ کی، ③ **وَقُوفٌ**؛ وَقِفٌ کی، ④ **صَحْبٌ**؛ صَاحِبٌ کی اور ⑤ **مَطِيئٌ**؛ مَطِيئَةٌ کی جمع ہے۔

سوال 85: ترجمہ تحریر کرتے ہوئے خط کشیدہ صیغہ تحریر کریں۔

جواب: ① **أَفَاطِمَ! مَهَلًا بَعْضُ هَذَا التَّنَدُّلِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ أَزْمَعْتَ صَرْحِي فَأَجْبِلِي**؛ اے فاطمہ اس ناز و انداز کو ذرا چھوڑ اور اگر تو نے مجھ سے قطع تعلق کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو اچھے طریقے کے ساتھ کر۔ ② **أَغْرَكَ مِنِّي أَنَّ حُبَّكَ قَاتِلِي وَأَنَّكَ مَهْمَا تَأْمُرِي الْقَلْبَ يَفْعَلُ**؛ کیا تجھے میری جانب سے اس بات نے دھوکہ دیا ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کئے دیتی ہے اور یہ کہ جب تو میرے دل کو کوئی حکم دے گی وہ (ضرور) کرے گا۔ ③ **وَمَا دَرَفْتَ عَيْنَاكَ إِلَّا لِتَضْرِبِي بِسَهْمَيْكَ فِي أَغْشَارِ قَلْبٍ مُقْتَلٍ**؛ تیری دونوں آنکھیں اشکبار نہیں ہوئیں مگر صرف اس لئے کہ تو اپنے (نگاہوں کے) دونوں تیروں کو (میرے) شکستہ دل کے ٹکڑوں میں مارے۔

خط کشیدہ صیغہ: ① **مَهَلًا**؛ اسم مصدر، ثلاثی مجرد، صحیح از باب فتح یفتح، یہاں یہ (از باب افعال) **أَهْمَلُ** امر (ذرا چھوڑ) کے معنی میں ہے۔ ② **أَزْمَعْتَ**؛ (تو نے پختہ ارادہ کیا) صیغہ واحد مؤنث حاضر، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، صحیح، از باب افعال۔ ③ **أَجْبِلِي**؛ (اچھے طریقے کے ساتھ کر) صیغہ واحد مؤنث حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، صحیح، از باب افعال۔ ④ **عَرَّ**؛ (اس نے دھوکہ دیا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مجرد، مضاعف، از باب نصر ینصر جیسے **عَرَّ يَعْرُ عَرًّا**۔

سوال 86: اشعار کا سلیس ترجمہ زینتِ فطرطاس کریں نیز خط کشیدہ کی واحد و جمع سپرد قلم کریں۔

① **وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ أَرْنَحِي سُدُوكَ عَلَى بَأْتِوَعِ الْهُمُومِ لِيَبْتَنِي**؛ اور بہت سی دریا کی موجوں کی طرح (خوفناک و تاریک) راتیں ہیں جنہوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اوپر چھوڑ دیے تاکہ وہ مجھے آزمائیں۔ ② **أَلَا أَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيلُ أَلَا انْجَلِي بِصُبْحٍ وَمَا الْأَصْبَاحُ مِنْكَ بِأَمْثَلٍ**؛ اے (ہجر کی) شبِ دراز صبح بن کر روشن ہو جا اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔ **واحد و جمع:** ① **سُدُوكُ**؛ سُدُوكُ کی اور ② **هُمُومٌ**؛ هُمُومٌ کی جمع ہے۔

سوال 87: اشعار کا ترجمہ قلم بند کیجئے نیز خط کشیدہ کی واحد و جمع سپرد قلم کیجئے۔

جواب: ① **وَقَدْ أَغْتَدِي وَالظَّيْرِ فِي وَكُنَاتِهَا بِمُنْجَرِدٍ قَيْدِ الْأَوَابِدِ هَيْبَكِ**؛ میں صبح سویرے اٹھتا ہوں جبکہ پرندے اپنے گھونسلوں میں ہوتے ہیں ایسے کم بالوں والے بلند (طاقوز) گھوڑے کے ساتھ سفر کرتا ہوں جو وحشی جانوروں کو قید کرنے والا ہے۔ ② **مِكْرٌ مَفْرٌ مُقْبِلٌ مُدْبِرٌ مَعًا كَجُلُودِ صَخْرٍ حَطَّه السَّيْلُ مِنْ عِلٍ**؛ (یہ گھوڑا) بیک وقت بڑا حملہ آور، تیز بھاگنے والا، آگے بڑھنے والا، پشت پھیرنے والا ہے اس بھاری پتھر کی طرح جس کو سیلاب (کے بھاؤ) نے اوپر سے گرایا ہو۔ **واحد و جمع:** ① **طَائِرٌ**؛ طَائِرٌ کی، ② **وَكُنَاتٌ**؛ وَكُنَاتٌ کی، ③ **أَوَابِدٌ**؛ أَوَابِدٌ کی جمع ہے۔

سوال 88: طرفہ بن عبد کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: طرفہ بن عبد کا اصل نام عمرو بن عبد تھا، طرفہ اس کا لقب تھا، امرؤ القیس کے بعد شعراء عرب میں کوئی اس کے مثل نہ تھا۔ طرفہ کو 20 سال کی عمر میں 564ء میں بادشاہ عمرو بن ہند نے اپنی بیوی کی بناء پر امان دینے کے باوجود دھوکے سے قتل کرا دیا تھا۔

سوال 89: اشعار کا ترجمہ کر کے خط کشیدہ کی لغوی تحقیق کریں۔

جواب: ① **لِخَوْلَةٍ أَطْلَالٍ بِبُرْقَةٍ تَهْمِدُ تَلُوحُ كَبَاقِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْبَيْدِ**؛ شہد کی پتھر ملی زمین میں خولہ کے گھر کے نشانات ہیں جو کہ ہاتھ کی پشت پر گودنے کے باقی ماندہ نشان کی

طرح چمک رہے ہیں۔ ② وَفُؤًا بِهَا صَحْبِي عَلَى مَطِيئِهِمْ يَقُولُونَ لَا تَهْلِكِ أَسِيٌّ وَتَجَلَدِي؛ (وہ نشانات اس حال میں چمک رہے تھے کہ) میرے دوست میری وجہ سے ان کھنڈرات میں اپنی سواریوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ تو غم فراق سے ہلاک نہ ہو اور صبر اختیار کر۔ ③ وَوَجْهَهُ كَانَ الشَّمْسُ الْقَتْرَ رِذَاءَهَا عَلَيْهِ نَعِي اللُّونِ لَمْ يَتَّخِذْ؛ (میری محبوبہ) ایسے چہرے سے مسکراتی ہے جو صاف شفاف رنگت والا ہے جس میں جھریاں نہیں ہیں گویا کہ سورج نے اپنی (نوری) چادر اس پر ڈال دی ہے۔ ④ إِذَا الْقَوْمُ قَالَوْا مَنْ فَتَى خَلَّتْ أَنْزِي عُنَيْتُ فَلَمْ أَكْسَلْ وَلَمْ أَتَبَلَّدْ؛ جب قوم نے پکارا، نوجوان کون ہے؟ تو مجھے خیال آیا کہ میں مراد لیا گیا ہوں پھر نہ میں سستی کی اور نہ تردد کیا (نہ سوچ بچار کیا) ⑤ فَإِنْ تَبَغَيْتُ فِي حَلَقَةِ الْقَوْمِ تَلْقَيْتُ وَإِنْ تَقْتَنَيْتُ فِي الْحَوَانِيْتِ تَضْطَلِدْ؛ اگر تو مجھے قوم کی مجلس میں ڈھونڈے گا تو مجھے وہاں پائے گا اور اگر تو مجھے شراب کی دکانوں (بھیوں) میں شکار کرنا (پکڑنا) چاہے گا تو وہاں بھی شکار کر (پکڑ) لے گا۔ لغوی تحقیق: ① أَطْلَالٌ؛ (دیران مکان کے نشانات) طَلَلٌ کی جمع ہے۔ ② تَلْوُحٌ؛ لَوْحٌ سے مشتق ہے (بمعنی چمکنا)۔ ③ يَدٌ؛ (ہاتھ) اس کا مادہ ی۔ د۔ ی ہے، يَدٌ واحد اور أَيَدِي، أَيَادِي جمع ہے۔ ④ أَسِيٌّ؛ (ٹمکن ہونا) مصدر مہموز الفاء و ناقص يائى ہے۔ ⑤ فَتَى؛ (نوجوان) واحد ہے اس کی جمع فِتْيَانٌ، فِتْيَانَةٌ ہے۔ ⑥ عُنَيْتُ (میں مراد لیا گیا) عُنَى سے مشتق ہے۔ ⑦ حَوَانِيْتٌ؛ (دکانیں) حَانُوْتُ کی جمع ہے۔

سوال 90: تلوح، عنیت کی صرفی تحقیق کریں۔ اور وَوَجْهَهُ كَانَ الشَّمْسُ الْقَتْرَ رِذَاءَهَا عَلَيْهِ میں وَجْهٍ کے محسوس ہونے کی وجہ تحریر کریں۔

جواب: ① تَلْوُحٌ؛ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف، ثلاثی مجرد، اجوف واوی، از باب نصرینصر۔ ② عُنَيْتُ؛ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مجہول، ثلاثی مجرد، ناقص یائی، از باب ضرب یضرب۔ وَجْهٍ کے محسوس ہونے کی وجہ: غیر مذکور شعر وَتَبَسُّمٌ عَنِ الْعَلَى (وہ محبوبہ گدھی ہونٹوں سے مسکراتی ہے) میں موجود اَلْعَلَى پر عطف کی وجہ سے مجرور ہے۔

سوال 91: ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ① وَمَا زَالَ تَشْرَابِي الْخُمُورَ وَكَذَّبْتِي وَبَيْعِي وَإِنْفَاقِي طَرِيْفِي وَمُتَكَلِّدِي؛ میرا شراب پینا اور لذتیں لینا اور خود کمایا ہوا اور وراثت میں ملا ہوا مال بیچنا اور خرچ کرنا مسلسل جاری رہا۔ ② إِلَى أَنْ تَحَامَتْنِي الْعَشِيْرَةُ كُلُّهَا وَأَفْرَدْتُ الْفَرَادَ الْبَعِيْرَ الْمَعْبُدِ؛ یہاں تک کہ پورے خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی اور میں تارکول ملے ہوئے خارش اونیٹ کی طرح تنہا چھوڑ دیا گیا۔ ③ أَلَا أَيُّهَا اللَّائِيْ شَهِدُ الْوَعْيُ وَأَنْ أَنَهْلُ اللَّذَاتِ هَلْ أَنْتَ مُخْلِدِي؛ خبردار (ذرا سن) اے مجھے جنگ میں حاضر رہنے اور لذات میں موجود رہنے پر ملامت کرنے والے! (اگر میں ان باتوں سے باز آجاؤں) تو کیا تو مجھے ہمیشہ کی زندگی دے سکتا ہے؟

سوال 92: اشعار کا ترجمہ تحریر کریں اور اشعار میں سے عربی مقولہ نکال کر الگ تحریر کریں۔

جواب: ① أَرَى الْعَيْشَ كَنْزًا نَاقِصًا كُلَّ لَيْلَةٍ وَمَا تَنْقُصُ الْأَيَّامُ وَالذَّهْرُ يَنْفَدُ؛ میں زندگی کو ایسا خزانہ سمجھتا ہوں جو ہر شب (ہر وقت) گھٹتا رہتا ہے دور ایام و زمانہ جسے گھٹاتے رہیں وہ چیز (ایک روز) فنا ہو جائے گی۔ ② وَظَلَمْتُ دَوِي الْقُرْبَى أَشَدَّ مَضَامَةً عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقَعِ الْحَسَامِ الْمُهْتَدِ؛ قریبی رشتہ داروں کا ظلم آدمی پر تیز دھار (یا کاٹنے والی ہندی) تلوار کے وار سے بھی زیادہ درد انگیز (تکلیف دہ) ہے۔ ③ سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ؛ عنقریب زمانہ تیرے لئے ان چیزوں کو ظاہر کرے گا جن سے تو انجان (ناواقف) ہے اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ (توشہ) نہیں دیا۔ عربی مقولہ: وَمَا تَنْقُصُ الْأَيَّامُ وَالذَّهْرُ يَنْفَدُ؛ دور ایام و زمانہ جسے گھٹاتے رہیں وہ چیز (ایک روز) فنا ہو جائے گی۔

سوال 93: زہیر بن ابی سلمیٰ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: زہیر بن ابی سلمیٰ 520ء میں پیدا ہوئے۔ زہیر، اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے تھے۔ جس کا ثبوت اُن کے اشعار ہیں۔ زہیر کا گھرانہ شاعری میں ممتاز حیثیت رکھتا تھا کہ ماموں، دو بہنیں سلمیٰ اور خنساء اور دو بیٹے کعب اور بوجیر قابل شعراء میں سے تھے، ہجرت سے پہلے تقریباً 90 سال کی عمر میں 615ء میں انتقال ہوا۔ ان کے بیٹے کعب اور بوجیر اسلام لے آئے تھے۔

سوال 94: شعروں کی اردو ٹرانسلیشن کرتے ہوئے دمنہ اور حجة مفردات کی جمع تحریر کریں۔

① اَمِنْ اَوْفَى دِمْنَةً لَمْ تَكَلِّمْ بِحَوْمَانَةِ الدَّرَاجِ فَاَلْمُتَتَلِّمِ؛ کیا یہ (محبوبہ) ام اوفیٰ کے گھر کے نشانات ہیں؟ جو نہیں بولتے، جو دَرَج اور مُتَتَلِّم کی پتھرلی زمین میں واقع ہیں۔ ② وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عَشْرَيْنِ حِجَّةً فَلَايَا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوْهُمِ؛ میں اس گھر پر بیس سال کے بعد ٹھہرا تو میں نے مشقت سے سوچ بچار کے بعد (محبوبہ کے) گھر کو پہچانا۔

مفردات کی جمع: دِمْنَةٌ کی جمع دِمْنٌ اور حِجَّةٌ کی جمع حِجَجٌ ہے۔

سوال 95: ① فَاَقْسَمْتُ بِالْبَيْتِ الَّذِي طَافَ حَوْلَهُ رِجَالٌ بَنُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَجُرْهُمِ؛ ② يَبِينُنَا لِنَعْمَ السَّيِّدَانِ وَجَدْتُمَا عَلَى كُلِّ حَالٍ مِنْ سَجْبِلٍ وَمُبْرَمٍ؛ ③ تَدَارَكْتُمَا عَبَسًا وَذُبْيَانِ

بَعْدَ مَا تَفَانُوا وَدَقُّوا بَيْنَهُمْ عِظَرَ مَنْشَمٍ؛ ترجمہ کرنے کے بعد مذکورہ اشعار کا پس منظر تحریر کریں۔ نیز یبیننا کی وجہ اعراب تحریر کریں۔

جواب: ① پس میں نے اس گھر (عبہ معظہ) کی قسم کھاتا ہوں جس کے گرد قبیلہ قریش اور جرہم کے ان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے اس کو بنایا۔ ② میں نے (بیت اللہ کی) قسم کھاتا ہوں کہ کمزوری اور مضبوطی کی ہر حالت میں تم دونوں بہترین سردار پائے گئے۔ ③ تم دونوں نے عبس و ذبیان کی حالت درست کی، بعد اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو فنا کر رہے تھے اور مَنْشَم (ناہی عورت) کا عطر لگا لیا تھا۔ اشعار کا پس منظر: جب مرہ قبیلہ کے دو دانشمند حارث اور ہرم نے بنو عبس و ذبیان کے درمیان میں صلح کروانے کیلئے دونوں قبیلوں کے مقتولین کی دیت (تین ہزار اونٹ) اپنے ذمے لے لی اور جنگ کی آگ کو ختم کر دیا تو سرداروں کی اس عالی ظرفی نے زہیر کو بے حد متاثر کیا تو اپنے مشہور معلقہ کے مذکورہ اشعار میں ان دونوں کی مدح کی۔ وجہ اعراب: یبیننا اَقْسَمْتُ کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

سوال 96: ① وَمَا الْحَرْبُ إِلَّا مَا عَلَيْنَا وَمَا هُوَ عِنَّا بِالْحَدِيثِ الْمَرْجَمِ؛ ② رَأَيْتُ الْمَنَائِيَا حَبَطَ عَشْوَاءَ مَنْ تَصَبَّ تَبْنُهُ وَمَنْ تَخَطَّى يُعَبَّرُ فَيَهْرَمُ؛ مذکورہ اشعار کا ترجمہ

قلمبند کیجئے اور کلماتِ مخطوطہ کی لغوی تحقیق کیجئے۔

جواب: ① لڑائی وہی شے ہے جس کو تم جان چکے اور (جس کا مزہ) چکھ چکے ہو اور لڑائی کے بارے میں یہ بات، اندازے والی بات نہیں ہے۔ (انگل بچے سے نہیں ہے)۔ ② میں نے موتوں کو اندھی اونٹنی کے ٹیڑھے چلنے کی طرح دیکھا ہے جس کو پہنچ جاتی ہیں اس کو مار ڈالتی ہیں اور جس سے چوک جاتی ہیں اسے بڑی عمر دی جاتی ہے پس وہ بوڑھا ضعیف ہو جاتا ہے۔ کلماتِ مخطوطہ کی لغوی تحقیق: ① حَرْبٌ (جنگ) یہ مفرد ہے اور حُرُوبٌ جمع ہے۔ ② مَنَائِيَا (موت) یہ جمع ہے اور مَنِيَّةٌ مفرد ہے۔

سوال 97: ترجمہ تحریر کریں اور کلماتِ مخطوطہ کی صرفی تحقیق کریں۔

جواب: ① وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخُلُ بِفَضْلِهِ عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَعْنِ عَنْهُ وَيُذَمُّ؛ اور جو شخص ضرورت سے زائد مال والا ہو اور وہ اپنی قوم پر اپنے زائد مال میں بخل کرے تو اس سے بے پروائی برتی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائے گی۔ ② وَمَنْ هَابَ اسْبَابَ الْمَنَائِيَا يَنْلُتُهُ وَإِنْ يَرِقَ اسْبَابَ السَّمَاءِ بِسَلَمٍ؛ اور جو شخص موتوں کے اسباب سے ڈرا، موتیں اس کو ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیڑھی کے ذریعے آسمان کے اطراف پر چڑھ جائے۔ ③ وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ يَكُنْ حَمْدُهُ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمُ؛ اور جو نا اہل شخص پر احسان کرے گا تو اس کی تعریف، مذمت بن جائے گی اور وہ شرمندہ (پشیمان) ہو گا۔ ④ وَإِنَّ سَفَاةَ الشَّيْخِ لَا حِلْمَ بَعْدَهُ وَإِنَّ الْفَتَى بَعْدَ السَّفَاهَةِ يَحْلُمُ؛ بوڑھے کی کم عقلی (بیوقوفی) کے بعد عقلمندی نہیں، جوان کم عقلی کے بعد عقلمند ہو سکتا ہے۔ کلماتِ مخطوطہ کی صرفی: ① يُذَمُّ؛ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، ثلاثی مجرد، مضاعف، از باب نصر ينصر۔ ② يَنْلُتُهُ؛ صیغہ جمع مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، اجوف یائی، از باب ضرب يضرب جیسے نَالَ يَنْبِلُ نَيْلًا۔ ③ يَرِقُ؛ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ناقص یائی، از باب سمع يسمع۔ (اصل میں يَرِقُ تھا، یا شرط ہونے کی وجہ سے گر گئی)۔

سوال 98: حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عقیل ہے، تعلق قبیلہ مُضَر سے تھا، آپ شریف النفس، بڑے فیاض، نہایت دانا تھے، طبیعت میں شجاعت و سخاوت بہت زیادہ تھی، آپ نے جود و سخا اور جنگی ماحول میں پرورش پائی، ایک مرتبہ لبید سے کسی نے پوچھا اشعر الناس (لوگوں میں سب سے بڑا شاعر) کون ہے؟ جواب دیا اَلْمَلِكُ الضِّلِيلُ یعنی

امرو القیس، پوچھا اس کے بعد؟ کہا مقتول لڑکا یعنی طرفہ بن عبد، پوچھا اس کے بعد؟ کہا ابو عقیل یعنی میں خود۔ لبید نے اسلام کا زمانہ پایا، اپنے قبیلہ بنی جعفر کے وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف یا سلام ہو گئے۔ اسلام لانے کے بعد شاعری چھوڑ دی تھی اور کہا کرتے تھے: خدا تعالیٰ نے مجھے شاعری کے عوض قرآن دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ**؛ سب سے زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہے وہ لبید شاعر نے کہی: اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب فنا ہونے والا ہے۔ لبید بن ربیعہ عامری کی 140 سال کی عمر میں 661ء میں وفات ہوئی۔

سوال 99: اشعار کا ترجمہ کر کے خط کشیدہ جموع کے مفردات تحریر کریں۔

جواب: ① **عَفَّتِ الدِّيَارُ مَحَلَّهَا فَبَقَامُهَا بَيْتِي تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا**؛ (مجد کے) منیٰ میں تھوڑے دن اور زیادہ دن ٹھہرنے کے نشانات مٹ گئے اور غول و رجام کے مکانات وحشت کدہ بن گئے۔ ② **دِمْنٌ تَجَرَّمَرَ بَعْدَ عَهْدِ أَنْيْسَهَا حَجَجٌ خَلَوْنَ حَلَالُهَا وَحَرَامُهَا**؛ (ان مکانوں کے) ایسے نشان ہیں جن پر ان کے مکینوں کے جانے کے بعد بہت سے ایسے سال مکمل ہو گئے جو اپنے حلال و حرام مہینوں کے ساتھ گزر گئے۔ ③ **فَعَلَا فُرُوعُ الْإِيْهَقَانِ وَأَطْفَلَتْ بِالْجَاهَتَيْنِ ظَبَاؤُهَا وَنَعَامُهَا**؛ پس (زمین کے سیراب ہوجانے کی وجہ سے) جھڑ بیری کی شاخیں بڑھ گئیں اور وادی کے اطراف میں ہرنیوں نے بچے اور شتر مرغ نے (انڈے) دے دیئے۔ ④ **وَجَلَا السُّيُؤُ عَنِ الطُّلُولِ كَانْهَا زُرِيْرٌ تُجِدُّ مُتُونَهَا أَقْلَامُهَا**؛ سیلابوں نے (ان گھروں کے) نشانات ظاہر کر دیئے۔ گویا کہ وہ ایسی کتابیں ہیں جن کے متون کو ان کی قلموں نے نیا کر دیا۔ ⑤ **فَوَقَفْتُ أَسْأَلَهَا، وَكَيْفَ سَوَّأْنَا صَبِيًّا خَوَالِدَ مَا يَبِينُ كَلَامُهَا**؛ پس میں ٹھہرا کہ (ان مکانات کے) نشانات سے سوال کروں حالانکہ ہمارا سوال کیسے ہو سکتا ہے ایسے باقی ماندہ پتھروں سے جن کی گفتگو ظاہر نہیں ہوتی۔

خط کشیدہ جموع کے مفردات: حَجَجٌ کی حِجَّةٌ، سِيُؤٌ کی سَيِّئٌ، طُلُولٌ کی طَلَلٌ، زُرِيْرٌ کی زُبُورٌ، صُمَّ کی اصَمُّ مفرد ہے۔

سوال 100: عفت، محل، انیس، ایہقان، جلتین، مذکورہ کلمات کے معانی تحریر کریں۔

جواب: ① **عَفَّتْ**؛ مٹ گئی۔ ② **مَحَلٌّ**؛ تھوڑے دن ٹھہرنے کی جگہ۔ ③ **أَنْيْسٌ**؛ انسان، مکین۔ ④ **إِيْهَقَانٌ**؛ جھڑ بیری۔ ⑤ **جَاهَتَيْنِ**؛ وادی کے کنارے (بیشہ نشیہ استعمال ہوتا ہے)

سوال 101: اولم تکن تدری نوار بانئی وصال عقد حبائل جذامہا؛ مذکورہ شعر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ کلمہ مخطوطہ کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔

جواب: **أَوْلَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوَارَ بَانِيٍّ وَصَالُ عَقْدِ حَبَائِلٍ جَذَامُهَا**؛ کیا نوار (محبوبہ) نہ جانتی تھی کہ میں دوستی کے تعلقات کو بڑا جوڑنے والا اور توڑنے والا ہوں۔

کلمہ مخطوطہ کی لغوی تحقیق: حَبَائِلٌ؛ کا مفرد حِبَالَةٌ ہے، اس کا معنی رسی ہے اور یہاں محبت و دوستی مراد ہے۔

سوال 102: باحاورہ ترجمہ کریں کہ شاعر کی مراد کلیئر ہو جائے، نیز اشعار میں موجود عربی مقولے کو الگ سے تحریر کریں۔

جواب: ① **مِنْ مَعْشَرٍ سَنَتْ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَأَمَامُهَا**؛ ہم ایسی جماعت سے ہیں جن کے واسطے اس کے آباء نے طریقے جاری کر دیئے ہیں اور ہر قوم کا ایک طریقہ اور اس طریقے کا راہنما ہوتا ہے۔ ② **فَأَفْنَعُ بِمَا قَسَمَ الْبَلْبِيكُ فَإِنَّمَا قَسَمَ الْخَلَائِقَ بَيْنَنَا عَلَامُهَا**؛ (اے حاسد) تو عظیم بادشاہ کی تقسیم پر راضی رہ اس لئے کہ عادات و خصائل کو ہمارے درمیان سب سے زیادہ جاننے والے نے تقسیم کیا ہے۔ **عربی مقولہ: لِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَأَمَامُهَا**؛ ہر قوم کا ایک طریقہ اور اس طریقے کا راہنما ہوتا ہے۔

سوال 103: عمرو بن کلثوم کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: عمرو بن کلثوم نے جزیرہ فرات میں معزز قبیلہ بنو تغلب کے لوگوں میں پرورش پائی، جوان ہونے پر بڑے لوگوں کی طرح خود دار، غیور، بہادر اور فصیح و خوش گفتار ہوا، ابھی پندرہ برس کا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اپنی قوم میں معزز اور قبیلہ کا سردار بن گیا، شجاعت و بہادری میں ضرب المثل سمجھا جاتا تھا حتیٰ کہ اگر کہیں کوئی زیادہ بہادری و شجاعت کا مظاہرہ کرتا تو اسے کہا جاتا کہ **هُوَ أَفْتَكُ مِنْ عَمْرِو بْنِ كَلْثُومٍ** وہ تو عمرو بن کلثوم سے بھی زیادہ بہادر نظر آتا ہے۔ عمرو بن کلثوم کی 584ء میں وفات ہوئی۔

سوال 104: عبادت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ افعال کی صرنی تحقیق اور اسماء کی جمع تحریر کریں۔

جواب: ❶ اَلَا هَيْبِي بِصَخْنِكَ فَاصْبَحِينَا وَلَا تُبْقِي خُمُورَ الْأَنْدَرِينَا؛ ہاں (اے محبوب) بیدار ہو اور اپنے بڑے پیالے سے ہمیں شراب پلا اور (مقام) اندرین کی شرابیں (غیر کیلئے) باقی نہ چھوڑ۔ ❷ صَبْنَتِ الْكَاسَ عَنَّا أُمَّ عَمْرٍو وَكَانَ الْكَاسُ مَجْرَاهَا الْيَبِينَا؛ اے ام عمرو! تو نے ہم سے پیالہ پھیر دیا حالانکہ پیالے کا چلاؤ (پیالے کے جانے کا راستہ) دائیں جانب سے تھا۔ ❸ وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ أُمَّ عَمْرٍو بِصَاحِبِكَ الَّذِي لَا تَصْبَحِينَا؛ اے ام عمرو! تیرا وہ دوست (یعنی میں) جس کو تو نے صبحی (صبح کی شراب) نہیں پلائی، اُن تینوں (دوستوں یعنی عقلی مالک و عمرو) سے برا نہیں ہے۔ **افعال کی صرفی تحقیق: ❶ هَيْبِي؛** (تو بیدار ہو) صیغہ واحد مؤنث؛ فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مجرد، مضاعف، از باب نصر ينصر جیسے هَبَّ يَهْبُّ هَبِيْبًا هُبُوْبًا۔ ❷ صَبْنَتِ؛ (تو نے پھیر دیا) صیغہ واحد مؤنث حاضر؛ فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد، صحیح، از باب ضرب يضرب جیسے صَبَنَ يَصْبِنُ صَبْنًا۔ ❸ لَا تَصْبَحِينَا؛ (تو نے صبحی نہیں پلائی) (اصل لَا تَصْبَحِينِ ہے، الف اشباعی ہے یعنی تافیر شعر کی رعایت کرتے ہوئے الف زیادہ کیا ہے) صیغہ واحد مؤنث حاضر؛ فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد، صحیح، از باب فتح يفتح۔ **خط کشیدہ اسماء کی جمع: ❶ صَخْنٌ؛** بڑا پیالہ، صُخُونٌ جمع ہے۔ ❷ أَنْدَرِيْنِ کی اصل أَنْدَرِيْنِ ہے، یاءِ نسبتی کو تخفیفاً حذف کیا گیا ہے، أَنْدَرِيٌّ جمع ہے۔

سوال 105: اشعار کا سلیس ترجمہ تحریر کریں اور خط کشیدہ کی وجوہ اعراب تحریر کریں نیز روایات کی واحد تحریر کریں۔

جواب: ❶ اَبَا هِنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْنَا وَانظُرْنَا نُخْبِرَكَ الْيَقِيْنَا؛ اے ابو ہند (عمرو بن ہند) ہمارے معاملے میں جلدی نہ کر اور ہمیں کچھ مہلت دے تاکہ تجھے یقینی خبر دیں۔ ❷ يَا نَا نُورِدُ الرَّايَاتِ بِيضًا وَنُصَدِرُهُنَّ حُمْرًا قَدْرُوْنَا؛ ہم نیزوں کو (دشمنوں کے سینوں میں) اس حال میں اتارتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے ہیں اور انہیں اس حال میں واپس کرتے ہیں کہ (خون سے) سرخ اور سیراب ہو چکے ہوتے ہیں۔ ❸ وَرَثْنَا الْمَجْدَ قَدْ عَلِمَتْ مَعَدُّ نَطَاعِنُ دُونَهُ حَتَّى يَبِيْنَا؛ قبیلہ معد (بن عدنان) جانتا ہے کہ ہم خاندانی عظمت کے (اپنے آباء و اجداد سے) وارث ہوئے ہیں ہم نیزوں کے ذریعے اس (خاندانی عظمت) کا دفاع کرتے ہیں تاکہ وہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔ **وجوہ اعراب: ❶ اَبَا؛** منادی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❷ يَبِيْنَا؛ حَتَّى کے بعد اَنْ مقررہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (يَبِيْنَا میں الف اشباعی ہے) **روایات کی واحد: رَايَاتٌ کی واحد رَايَةٌ ہے۔**

سوال 106: ترجمہ تحریر کریں اور کلمات مخطوطہ کی وجوہ اعراب تحریر کریں نیز جَبَابِرُ کی واحد تحریر کریں۔

جواب: ❶ اَلَا لَا يَجْهَلَنَّ أَحَدٌ عَلَيْنَا فَتَجْهَلْ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِيْنَا؛ خبردار ہم سے کوئی جہالت کا معاملہ نہ کرے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا سلوک کریں گے۔ ❷ تَهْدَدْنَا وَأَوْعَدْنَا رُوَيْدًا مَتَى كُنَّا لِمَا مَقْتُوْنَا؛ تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اور ڈراتا ہے؟! ٹھہر جا! ہم کب تیری ماں کے خدام تھے۔ ❸ إِذَا بَلَغَ الْفِطَامَ لَنَا صَبِيٌّ تَخْرُلُهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِيْنَا؛ جب ہمارا کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی مدت کو پہنچتا ہے تو مغرور سردار اس کے سامنے سجدے میں گرتے ہیں۔ **کلمات مخطوطہ کی وجوہ اعراب: ❶ فَتَجْهَلْ؛** جوابِ نہی میں فاء کے بعد اَنْ مقررہ کی وجہ سے نَجْهَلْ فعل مضارع منصوب ہے۔ ❷ رُوَيْدًا؛ اِمْهَالًا موصوف محذوف کی صفت ہو کر اَمْهَلْنَا محذوف کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اَمْهَلْنَا اِمْهَالًا رُوَيْدًا)۔ ❸ سَاجِدِيْنَا؛ جَبَابِرُ کا حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور سَاجِدِيْنَ کے آخر میں الف اشباعی ہے۔ **جَبَابِرُ کی واحد: جَبَابِرُ کی واحد جَبِيْرٌ ہے۔**

سوال 107: عنترہ بن شداد کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: عنترہ بن شداد مضرئی 525ء کو نجد میں پیدا ہوا، والدہ ایک حبشی لونڈی تھیں۔ اسے عَنْتَرَةُ الْفَلْحَاءُ کہا جاتا تھا کیونکہ نچلے ہونٹوں میں پھٹن تھی اور عَنْتَرَةُ الْفَوَارِسُ بھی کہا جاتا تھا کیونکہ بہادری میں مشہور تھا۔ تقریباً 615ء میں وفات ہوئی۔

سوال 108: کوئی سے تین اشعار کا ترجمہ تحریر کریں نیز خط کشیدہ صیغوں کی صرفی تحقیق تحریر کریں۔

جواب: ❶ هَلْ غَادَرَ الشُّعْرَاءُ مِنْ مُتَوَدِّمٍ أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُمٍ؛ کیا (قدیم) شعراء نے کوئی پیوند لگانے کی جگہ چھوڑی ہے؟ کیا کچھ وہم کے بعد تو نے (محبوب کے) گھر کو پہچان لیا۔ ❷ وَالْقَدْ نَزَلَتْ فَلَا تَطْفِي غَيْرَهُ مَتَى بِسَنَلَةِ الْمُحِبِّ الْمَكْرَمِ؛ (اے عبد محبوب) تو نے (میرے دل میں) محبوب و مکرم دوست کی جگہ لے لی، پس تو اس کے علاوہ کا گمان نہ کر۔ ❸ أَتَيْتُ عَلَى بَمَا عَلِمْتَ فَإِنِّي سَحٌّ مُخَالِقَتِي إِذَا لَمْ أُظْلَمِ؛ (اے محبوب) جو کچھ تجھے (میری بھلائی) معلوم ہے اس کے ذریعے میری تعریف کر کیونکہ میں بہترین اخلاق والا ہوں جبکہ مجھ پر

ظلم نہ کیا جائے۔ ④ وَإِذَا صَحَوْتُ فَمَا أَقْصِرُ عَنْ نَدَىٰ وَكَمَا عَلِمْتَ شَمَائِلِي وَتَكَرُّمِي؛ اور جب میں نشے سے ہوش میں آتا ہوں تو سخاوت میں کچھ کمی نہیں کرتا اور (اے محبوب) میرے اخلاق و سخاوت ویسے ہی ہیں جیسا کہ تو جانتی ہے۔ **صیغوں کی صرفی تحقیق:** ① غَادِرٌ؛ (اس نے چھوڑا) صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، صحیح، از باب مفاعلہ۔ ② لَا تَنْظَنِّي (تو گمان نہ کر) صیغہ واحد مؤنث، فعل نہی معروف، ثلاثی مجرد، مضاعف، از باب نصر ينصر۔ ③ صَحَوْتُ؛ (میں نشے سے ہوش میں آیا) صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ناقص واوی، از باب نصر ينصر جیسے صَحَايُصُو صَحَوًا۔

سوال 109: ترجمہ سپردِ قلم کریں اور نیز کلمات مخطوطہ کی وجہ اعراب تحریر کریں۔

جواب: ① هَلَّا سَأَلْتَ الْخَيْلَ يَا ابْنَةَ مَالِكٍ إِنْ كُنْتِ جَاهِلَةً بِمَا لَمْ تَعْلَمِي؛ اے مالک کی بیٹی (عبدِ محبوب) اگر تو ناواقف تھی ان واقعات سے جن سے تو لاعلم تھی تو تو نے شہسواروں سے کیوں دریافت نہیں کئے۔ ② يُخْبِرُكَ مَنْ شَهِدَ الْوَقِيْعَةَ أَنَّنِي أَعْشَى الْوَعْنَىٰ وَأَعَفُّ عِنْدَ الْمَغْنَمِ؛ تجھے وہ لوگ بتلائیں گے جو جنگوں میں موجود تھے کہ میں جنگ پر چھا جاتا ہوں اور مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت میں پرہیز کرتا ہوں۔ ③ يَدْعُونَ عَنَّا وَالرِّمَاحُ كَانَتْهَا أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانَ الْأَذْهَمِ؛ (قبیلہ بنو عیس، مجھ) عنترہ کو پکارتے ہیں اس حال میں کہ نیزے (میرے گھوڑے) ادھم کے سینے میں کنویں کی رسیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ **کلمات مخطوطہ کی وجہ اعراب:** ① الْخَيْلِ؛ سَأَلْتَ فعل کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ الْخَيْلِ کا معنی گھوڑے ہے اور یہاں رُكَّابِ الْخَيْلِ یعنی شہسوار مراد ہیں کہ رُكَّابِ مضاف کو حذف کر کے الْخَيْلِ کو اس کے قائم مقام کر دیا۔ ② عَنَّا؛ يَدْعُونَ فعل کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور مقام نداء کے علاوہ میں عَنَّا کی ترخیم ضرورت کی وجہ سے ہے۔

سوال 110: ① مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةٍ نَحْرِهِ وَلِبَانِهِ حَتَّى تَسْرَبَ لِي بِاللَّحْمِ؛ ② فَازَرَّ مِنْ وَقَعِ الْقَنَا بِلَبَانِهِ وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحَنُّمٍ؛ ③ لَوْ كَانَ يَدْرِي مَا الْمَحَاوِرَةُ اِشْتَكَىٰ وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ

الْكَلَامَ مُكَلِّبِي؛ ④ وَقَدْ شَفَىٰ نَفْسِي وَأَذْهَبَ سُقْمَهَا قَيْلُ الْفَوَارِسِ وَبِكَ عَنَّا أَقْدَمِ؛ اشعار کا ترجمہ کریں نیز لبانہ کی وجہ اعراب تحریر کریں۔

جواب: ① میں مسلسل اپنے گھوڑے کے میانہ گردن اور سینے کو ان دشمنوں کی طرف بڑھاتا (دشمنوں پر تیر اندازی کرتا) رہا یہاں تک کہ اس (گھوڑے) نے خون کی قمیض پہن لی۔ ② پس اپنے سینے پر نیزے لگنے کی وجہ سے وہ (میرا گھوڑا پیچھے) ہٹا اور اُس نے آنسو بہانے اور ہنہانے کے ذریعے مجھ سے شکایت کی۔ ③ اگر وہ (گھوڑا) جانتا کہ مکالمہ کیا ہوتا ہے تو ضرور شکایت کرتا اور اگر گفتگو کرنا جانتا تو ضرور مجھ سے گفتگو کرتا۔ ④ میرے دل کو شفا دی اور اس کی بیماری کو شہسواروں کے اس قول نے زائل کر دیا کہ تجھ پر افسوس اے عنترہ! آگے بڑھ۔ **لبانہ کی وجہ اعراب:** لبانہ؛ ثُغْرَةٍ حرف جر باء کی وجہ سے مجرور ہے۔

سوال 111: واحد و جمع مع مفردات کے معانی تحریر کریں ① شمائل ② وقیعة ③ اشطان ④ ثُغْرَةٌ ⑤ عبدة۔

جواب: ① شَمَائِلٌ کا واحد شِمَالٌ (اخلاق) ہے۔ ② وَاقِيْعَةٌ (جنگ) کی جمع وَقَائِعٌ ہے۔ ③ أَشْطَانٌ کا واحد شَطْنٌ (رسی) ہے۔ ④ ثُغْرَةٌ (گردن، سینے کا بالائی حصہ) کی جمع ثُغْرٌ ہے۔ ⑤ عَبْدَةٌ (آنسو) کی جمع عَبْوٌ ہے۔

سوال 112: حارث بن حلزہ یشکری کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: حارث بن حلزہ یشکری کا شعرائے سبع معلقات میں شمار ہوتا ہے۔ حارث بن حلزہ کو قبیلہ بنو بکر میں وہی مقام حاصل تھا جو عمرو بن کلثوم کو قبیلہ بنو تغلب میں حاصل تھا۔ اس نے حیرہ کے بادشاہ عمرو بن ہند کے سامنے ایک قسیدے کے ذریعے اپنے قبیلے کی بڑی کامیاب وکالت کی تھی۔ حارث بن حلزہ کی 570ء میں وفات ہوئی۔

سوال 113: اشعار کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہ اشعار کس شاعر کے معلقہ سے ماخوذ ہیں؟

جواب: ① آذَنْتَنَّا بِبَيْنِهَا أَسْمَاءُ رَبِّ ثَاوِيْمَلٌ مِنْهُ الثَّوَاءُ؛ (محبوب) اسماء نے ہمیں جدائی سے خبردار کر دیا ہے۔ بہت سے مقیم ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے۔ (حالانکہ اسماء سے رنج نہیں پہنچتا تو پھر وہ کیوں مجھے چھوڑ کر جا رہی ہے!) ② آذَنْتَنَّا بِبَيْنِهَا ثُمَّ وَلَّتْ لَيْتَ شِعْرِي! مَتَىٰ يَكُونُ اللَّقَاءُ؛ اس نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی اور پھر اس نے پیٹھ پھیر لی، اے کاش مجھے اطلاع ہوتی کہ پھر ملاقات کب ہوگی؟ یہ اشعار حارث بن حلزہ یشکری شاعر کے معلقہ سے ماخوذ ہیں۔

سوال 114: ترجمہ کریں اور انڈر لائن اسماء کی واحد و جمع اور افعال کی صرفی گفتگو تحریر کریں۔

جواب: ① **وَإِنَّا مِنَ (الْحَوَادِثِ) وَ(الْأَنْبَاءِ) حَظَبٌ نُّعْنِي بِهِ وَ(نُسَاءٌ)**؛ ہمیں حادثات اور بڑی خبروں کی وجہ سے ایسا عظیم معاملہ پیش آیا جس سے ہم اذیت و غم میں مبتلا ہو گئے۔ **أَنَّ إِخْوَانَنَا الْأَرَاقِمَ (يَغْلُونَ) عَلَيْنَا فِي قَبِيلِهِمْ أَحْفَاءُ**؛ (وہ معاملہ یہ ہے کہ) ہمارے اراقم بھائی اپنی باتوں میں مبالغہ کرتے ہوئے ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ **يَخْلُطُونَ الْبَرِيءَ مِنَّا بِذِي الذَّنْبِ وَلَا يَنْفَعُ الْخَلِيَّ الْإِخْلَاءُ**؛ (اراقم) ہم میں سے بری (بے گناہ) کو گناہگار سے ملاتے ہیں اور (اس پر عجب یہ کہ) بری کو براءت (بے گناہی) بھی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ **واحد و جمع: ① حَوَادِثٌ کی واحد حَادِثَةٌ ہے۔ ② أَنْبَاءٌ کی واحد نَبَأٌ (عظیم خبر) ہے۔ افعال کی صرفی گفتگو: ① نُسَاءٌ؛ (ہمیں نمکین کیا گیا) صیغہ جمع متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، اجوف واوی و مہموز اللام، از باب نصر ینصر جیسے سَاءَ يَسُوءُ سَوْءًا۔ ② يَغْلُونَ؛ صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ناقص واوی، از باب نصر ینصر جیسے غَلَا يَغْلُو غُلُوًّا۔**

سوال 115: ترجمہ و تشریح تحریر کریں۔

جواب: ① **أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُرْقِشُ عَنَّا عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لَذَاكَ بَقَاءٌ**؛ اے عمرو (بن ہند بادشاہ) کے پاس ہمارے بارے میں باتیں بتانے والے، چغخوڑ (عمرو بن کلثوم) کیا اس چغخوڑی کیلئے بقاء ہو سکتی ہے؟ (ہرگز نہیں کیونکہ جب بادشاہ تحقیق حال کر لے گا تو تیرا سارا جھوٹ کھل جائے گا)۔ ② **لَا يُقِيمُ الْعَزِيزُ بِالْبَدْلِ السَّهْلَ وَلَا يَنْفَعُ الذَّلِيلَ النَّجَاءُ**؛ عزت دار آدمی کھلے میدان میں نہیں رہ سکتا اور ذلیل کو بھاگنا، نفع نہیں دیتا۔ (یعنی عزت دار آدمی کھلے میدان میں نہیں رہتا کیونکہ وہ اس کی حیثیت کے مطابق نہیں اور شر سے بھاگنا ذلیل کو بھی نفع نہیں دیتا کیونکہ شر سے عزیز و ذلیل کوئی محفوظ نہیں رہتا)۔

سوال 116: سموال بن عادیاہ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: نام سَمُوَال بن غریض بن عادیاہ غسانی ہے۔ غسانی اس وجہ کہا جاتا ہے کیونکہ سموال کی ماں غسانیہ تھی اور یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہونے کی اولاد میں سے یہودی تھا، وعدوں کو پورا کرنے والا مشہور تھا۔

سوال 117: اشعار کا ترجمہ تحریر کریں۔ نیز خط کشیدہ کی وجہ اعراب تحریر کریں۔

جواب: ① **إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهُ فَكُلُّ رِدَاءٍ يَزْتَدِيهِ جَمِينٌ**؛ جب آدمی اپنی عزت کو کنجوسی سے میلا نہ کرے تو ہر ایسی چادر جسے وہ اوڑھے خوبصورت ہے۔ ② **وَإِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَبِيهَا فَكَيْسَ إِلَى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيلٌ**؛ اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے (اپنے نفس پر تکلیف نہ اٹھائے) تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔ ③ **عِرْضُهُ؛ لَمْ يَدْنَسْ** کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ④ **جَمِينٌ؛ كُلُّ** کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ⑤ **سَبِيلٌ؛ كَيْسَ** کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

سوال 118: ترجمہ قلمبند کریں نیز خط کشیدہ صیغہ تحریر کریں۔

جواب: ① **تُعَيِّرُنَا أَنَا قَلِيلٌ عَدِيدُنَا فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكِرَامَ قَلِيلٌ**؛ وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اُسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔ ② **وَمَا قَلَّ مَنْ كَانَتْ بَقَايَاهُ مِثْلَنَا شَبَابٌ تَسَاهِي لِلْعُلَى وَكُهُولٌ**؛ وہ لوگ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہو (کیونکہ ہمارے) جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔ ③ **وَمَا ضَرَّنَا أَنَا قَلِيلٌ وَجَارُنَا عَزِيزٌ وَجَارُ الْكَثَرِينَ ذَلِيلٌ**؛ تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔ **خط کشیدہ صیغہ: ① تُعَيِّرُنَا؛ (وہ عار دلاتی ہے) صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، اجوف واوی، از باب تفعیل۔ ② تَسَاهِي؛ (اصل میں تَسَاهِي تھا، وہ ترقی کرتی ہے) صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، ناقص واوی، از باب تفاعل۔**

سوال 119: ترجمہ زینتِ مترطاس کریں۔

جواب: ① **لَنَا جَبَلٌ يَحْتَلُّهُ مَنْ نُجِيزُهُ مَنِيعٌ يَرُدُّ الطَّرْفَ وَهُوَ كَلِيلٌ**؛ ہمارا ایک قلعہ ہے جس میں وہی آ سکتا ہے جسے ہم پناہ دیں، جو بلند ہے، جو نگاہ کو تھکا کر لوٹاتا ہے۔ (نگاہ کو

لوٹاتا ہے اس حال میں کہ وہ تھکی ہوتی ہے۔ ② رَسَا أَصْلُهُ تَحْتَ الثَّرَى وَسَيَّأِبُهُ إِلَى النَّجْمِ فَرَعَ لَا يُنَالُ طَوِيلُ؛ اس (قلعہ) کی جڑ تحت الثَّرَى (یعنی ساتوں زمینوں کے نچلے حصے) میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور ایسی بلند و بالا چوٹی نے اُسے تریا تک اونچا کیا ہے جس پر چڑھا نہیں جاسکتا۔ ③ هُوَ الْأَبْلَقُ الْفَرْدُ الَّذِي شَاعَ ذِكْرُهُ يَعِزُّ عَلَى مَنْ رَامَهُ وَيَطُولُ؛ وہی سفید و سیاہ رنگ والا، منفرد (قلعہ) ہے جس کا ذکر عام ہے۔ وہ غالب ہوتا ہے اس پر جو اس (کے نقصان) کا ارادہ کرے اور وہ (قلعہ) اونچا ہوتا ہے۔

سوال 120: ① نُجِيزُ ② مَنِيعٌ ③ كَبِيلٌ ④ رَسَا ⑤ فَرَعَ؛ مذکورہ الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: ① نُجِيزُ؛ ہم پناہ دیتے ہیں۔ ② مَنِيعٌ؛ بلند، اونچا۔ ③ كَبِيلٌ؛ کمزور آنکھ، تھکی ہوئی نگاہ۔ ④ رَسَا؛ وہ مضبوطی سے قائم ہوا، وہ مضبوطی سے جما۔ ⑤ فَرَعَ؛ چوٹی۔

سوال 121: ترجمہ کر کے خط کشیدہ کلمات کا ہفت اقام سے تعلق بیان کریں۔

جواب: ① وَأَنَا لِقَوْمٍ مَانِرِي الْقَتْلَ سَبَّةً إِذَا مَارَاتَهُ عَامِرٌ وَسَلُولٌ؛ بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عار نہیں سمجھتے جبکہ عامر و سلول اسے عار سمجھتے ہیں۔ ② يُقَرِّبُ حُبُّ الْمَوْتِ أَجَالَنَا لَنَا وَتَكْرَهُهُ أَجَالَهُمْ فَتَطُولُ؛ موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناپسند کرتے ہیں تو طویل ہو جاتے ہیں۔ ③ وَمَا مَاتَ مِنَّا سَبِيْدٌ حَتَّى أَنْفَعَهُ وَلَا طُلٌّ مِنَّا حَيْثُ كَانَ قَتِيلٌ؛ ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رازیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو۔ ④ تَسِيْلٌ عَلَى حَدِّ الطُّبَاتِ نَفْسُنَا وَكَيْسَتْ عَلَى غَيْرِ الطُّبَاتِ تَسِيْلٌ؛ ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔ ہفت اقام سے تعلق: ① نَرَى؛ مہموز العین و ناقص یائی رَای یَرَى۔ ② تَكْرَهُ؛ صحیح۔ ③ تَطُولُ؛ اجوف واوی۔ ④ مَاتَ؛ اجوف واوی۔ ⑤ طُلٌّ؛ مضاعف۔ ⑥ تَسِيْلٌ؛ اجوف یائی۔

سوال 122: ترجمہ تحریر کریں نیز خط کشیدہ کی وجوہ اعراب تحریر کریں۔

جواب: ① أَحِبُّ الْفَتَى يَنْفَى الْفَوَاحِشَ سَنَعُهُ كَانَ بِهِ عَن كَلِّ فَاحِشَةٍ وَقَرًا؛ میں نوجوان کو پسند کرتا ہوں جبکہ اس کے کان بری باتوں کا انکار کرتے ہیں گویا کہ اس کے کانوں میں ہر بری بات سے بہرہ پن ہے۔ ② سَلِيْمٌ دَوَاعِي الصَّدْرِ لَا بَاسِطًا أَدَى وَلَا مَانِعًا خَبِيْرًا وَلَا قَائِلًا هُنْجَرًا؛ (میں ایسے جوان کو پسند کرتا ہوں) جس کے دل کے ارادے پختہ ہوں اور وہ (جوان) برائی پھیلانے والا، نیکی سے روکنے والا اور فضول بات کہنے والا نہ ہو۔ خط کشیدہ کی وجوہ اعراب: ① سَلِيْمٌ؛ الْفَتَى کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ② أَدَى؛ بَاسِطًا کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

سوال 123: ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ① إِذَا شِئْتَ أَنْ تُدْعَى كَرِيْمًا مَكْرَمًا أَدِيْبًا ظَرِيْفًا عَاقِلًا مَاجِدًا حُرًّا؛ جب تو چاہے کہ تجھے سخی، باوقار، خوش اخلاق، خوش طبع، عقلمند، بزرگی والا (والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا) اور آزاد سمجھا جائے۔ ② إِذَا مَا أَتَتْ مِنْ صَاحِبٍ لَكَ زَلَّةٌ فَكُنْ أَنْتَ مُحْتَمِلًا لِزَلَّتِهِ عُدْرًا؛ جب تیرا ایسا دوست ہو جس سے لغزش ہو جائے تو، تو اس کی لغزش کے عذر کیلئے کسی حیلے سے کام لے (تاکہ اُسے معافی مانگ کر شرمندہ نہ ہونا پڑے)۔ ③ غِنَى النَّفْسِ مَا يَكْفِيكَ مِنْ سَدِّ خَلَّةٍ فَإِنْ زَادَ شَيْئًا عَادَ ذَلِكَ الْغِنَى فَقَرًا؛ نفس کی بے نیازی (سخاوت) ایسی دولت ہے جو تجھے محتاجی سے بچانے کے لئے کافی ہو اور اگر تو نے کوئی شے (یعنی دولت) زیادہ کی تو یہ (نفس کی) بے نیازی، فقر کی طرف لوٹ جائے گی۔

سوال 124: معانی تحریر کریں مَكْرَمٌ، أَدِيْبٌ، ظَرِيْفٌ، عَاقِلٌ، مَاجِدٌ، زَلَّةٌ، سَدٌّ، خَلَّةٌ۔

جواب: ① مَكْرَمٌ؛ باوقار۔ ② أَدِيْبٌ؛ خوش اخلاق۔ ③ ظَرِيْفٌ؛ خوش طبع، ذہین۔ ④ مَاجِدٌ؛ بزرگی والا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا۔ ⑤ زَلَّةٌ؛ لغزش۔ ⑥ سَدٌّ؛ بچانا۔ ⑦ خَلَّةٌ؛ محتاجی۔

سوال 125: سلیس اردو ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ① نَعُدُّ الْمَشْرِفِيَّةَ وَالْعَوَالِي وَتَفْتُنُنَا الْمُنُونُ بِلَا قِتَالٍ؛ ہم مشرفیہ تلواریں اور نیزے تیار کرتے رہتے ہیں اور موت ہمیں لڑائی کیے بغیر مار ڈالتی ہے۔ ② وَنَزَّتْ بِطِ السَّوَابِقِ مُقَرَّبَاتٍ وَمَا يُنْجِيَنَّ مِنْ حَبَبِ اللَّيَالِي؛ ہم تیز دوڑنے والے گھوڑے اپنے قریب باندھتے ہیں لیکن وہ ہمیں زمانے کے حادثات (زمانے کی تیز روی) سے نہیں بچا پاتے۔ ③ وَمَنْ لَمْ يَعَشِقِ الدُّنْيَا قَدِيمًا وَلَكِنْ لَا سَبِيلَ إِلَى الْوَصَالِ؛ اور کون ہے جو ہمیشہ سے دنیا کا عاشق نہ رہا ہو؟ لیکن وصال حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

سوال 126: ترجمہ کریں اور کلماتِ مخطوطہ کی وجوہِ اعراب تحریر کریں۔

جواب: ① نَصِيبُكَ فِي حَيَاتِكَ مِنْ حَبِيبٍ نَصِيبُكَ فِي مَنَامِكَ مِنْ خِيَالٍ؛ تیری زندگی میں (صال) حبیب سے تیرا حصہ اتنا ہے جتنا تیرے خواب میں خیال سے حصہ ہے۔ ② رَمَانِي الدَّهْرُ بِالْأَرْزَاءِ حَتَّى فُوَادِي فِي غَشَاءٍ مِنْ نِبَالٍ؛ زمانے نے مجھے مصیبتوں کے تیر مارے یہاں تک کہ میرا دل تیروں کے پردے میں ہو گیا۔ ③ فَصِرْتُ إِذَا أَصَابْتَنِي سَهَامٌ تَكْسَرَتِ النَّصَالُ عَلَى النَّصَالِ؛ تو میں ایسا ہو گیا کہ جب مجھے تیر لگتے ہیں تو تیروں کی نوکیں، تیروں کی نوکوں پر ٹوٹی ہیں۔ ④ وَهَانَ فَمَا أَبَالِي بِالرَّزَايَا لِأَنِّي مَا انْتَفَعْتُ بِأَنْ أَبَالِي؛ اور (امورِ مصائب) مجھ پر آسان ہو گئے پس مجھے مصیبتوں کی پرواہ نہیں ہے کیونکہ پرواہ کرنے سے مجھے فائدہ نہیں ہوا۔ وجوہِ اعراب: ① نَصِيبُكَ؛ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ② الدَّهْرُ؛ رَمَانِي (رہی) فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

سوال 127: اَرْزَاءُ، نِبَالٌ، نَصَالٌ کی واحد و جمع تحریر کریں۔

جواب: واحد و جمع: ① اَرْزَاءُ کا واحد رُزْءٌ (مصیبت) ہے۔ ② نِبَالٌ کا واحد نَبْلٌ (تیر) ہے۔ ③ نَصَالٌ کا واحد نَصْلٌ (تیر کی نوک) ہے۔

سوال 128: ترجمہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ یہ اشعار کس شاعر نے اور کس کیلئے کہے ہیں؟

جواب: ① وَهَذَا أَوَّلُ النَّاعِيْنَ طَرًّا لِأَوَّلِ مَبْتَلِيَةِ فِي ذَا الْجَلَالِ؛ یہ اس شان و عظمت میں پہلی مرنے والے کی سب سے پہلا موت کی خبر دینے والا ہے۔ ② كَأَنَّ الْمَوْتَ لَمْ يَفْجِعْ بِنَفْسٍ وَلَمْ يَخْطُرْ لِمَخْلُوقٍ بِبَالٍ؛ گویا کہ موت نے کسی شخص کو دکھی نہیں کیا اور نہ مخلوق میں سے کسی کے دل میں ایسا خیال گزرا۔ ③ صَلَاةُ اللَّهِ خَالِقِنَا حَنُوظٌ عَلَى الْوَجْهِ الْمُكْفَنِ بِالْجَمَالِ؛ ہمارے پیدا کرنے والے اللہ کی رحمت، جمال میں ڈھکے ہوئے اس چہرے پر کافور کی طرح رہے۔ ④ عَلَى الْمَدْفُونِ قَبْلَ التُّرْبِ صَوْنًا وَقَبْلَ اللَّحْدِ فِي كَرَمِ الْخِلَالِ؛ (اللہ کی رحمت اُس بیتہ پر جو) مٹی میں دفن ہونے سے پہلے پاکدامنی میں مدفون تھی اور لحد (میں جانے سے) پہلے کریم خصلتوں میں پوشیدہ تھی۔

اشعار کس کے لئے؟: یہ اشعار ابو الطیبِ مُتَنَبِّي شاعر نے سیف الدولہ کی والدہ کے مرثیے (میتہ کی خوبیاں بیان کرنے) میں کہے ہیں۔

سوال 129: ترجمہ و تشریح تحریر کریں۔ ① عَيْدٌ مُجْدٍ فِي مَلْتِي وَاعْتِقَادِي نَوْحٌ بَالٍ وَلَا تَرْنَمٌ شَادٍ؛ ② وَشَبِيهٌ صَوْتِ النَّعِيِّ إِذَا قَيْسٌ بِصَوْتِ الْبَشِيرِ فِي كُلِّ نَادٍ؛ ③ أَبَكْتُ تِلْكَمُ الْحَمَامَةُ أَمْ حَنْتُ عَلَى فَرْعِ عُصْنِهَا الْمَيَّادِ۔

جواب: ① میری ملت (میرے مسلک) اور میرے یقین میں رونے والے کے نوحہ کرنے (رونے) اور گانے والے کے گنگنانے (گلوکار کی ٹر) میں کوئی فائدہ نہیں۔ (تشریح: میت پر رونا بے کار ہے، کیونکہ رونا اور گانا بے فائدہ ہونے میں برابر ہیں)۔ ② جب موازنہ کیا جائے تو ہر مجلس میں موت کی خبر دینے والے کی آواز، خوشخبری دینے والے کی آواز سے ملتی جلتی ہے۔ (تشریح: مرنے پر درد بھری آوازیں، بچے کی ولادت پر خوشیوں کی آوازوں کی طرح ہیں)۔ ③ (مجھے نہیں معلوم کہ) کیا وہ کبوتری رو رہی تھی یا گا رہی تھی (کسی درخت کی) ایسی بلند شاخ پر جو ہل رہی تھی؟ (تشریح: کبوتری کی صرف آواز سنائی دیتی ہے، کچھ عرب لوگ اسے گنگنانا اور کچھ لوگ اسے رونا شمار کرتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ وہ غمگین ہے یا خوش)۔

سوال 130: ترجمہ مع مختصر تشریح تحریر کریں۔

جواب: ① صَاحِ هَذِي قُبُورًا تَبْلَأُ الرُّحْبَ فَأَيُّنَ الْقُبُورِ مِنْ عَهْدِ عَادٍ؛ اے میرے ساتھی! (اے غمگین!) یہ ہماری قبریں ہیں جو کشادہ جگہ کو بھر دیتی ہیں، تو عاد کے دور کی قبریں کہاں ہیں؟ (تشریح: ہماری قبریں جو زمین کو بھرتی ہیں منہدم ہو گئیں جب ہماری قبروں کا یہ حال ہے تو پہلوں کی قبروں کا کیا حال ہوگا؟ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ زمین ایک بڑا قبرستان ہے)۔ ② حَقْفِ الْوُطَاءِ مَا أَظُنُّ أَدِيمَ الْأَرْضِ إِلَّا مِنْ هَذِهِ الْأَجْسَادِ؛ چال ہلکی کر، میرے خیال میں زمین کی سطح (ہمارے) ان اجسام سے ہی (ہی) ہے۔ (مفہوم: یہ زمین جس پر ہم چلتے ہیں ہمارے جسموں کی ہی ہے اور اسی میں ہمیں جانا ہے،

اس لئے ہمیں اپنی چال کو ہلکا کرنا ہوگا۔ ③ وَقَبِيحٌ بِنَاوَانِ قَدَمَ الْعَهْدِ هَوَانُ الْآبَاءِ وَالْأَجْدَادِ؛ اور یہ ہمارے لئے برا عمل ہے، ہمارے آباء و اجداد کی تذلیل ہے اگرچہ زمانہ طویل ہو جائے۔ (مفہوم: اسی زمین میں ہمارے اسلاف مدفون ہیں لہذا ہمیں تکبرانہ چال نہیں چلنی چاہیے)۔ ④ سِرَانِ اسْطَعْتَ فِي الْهَوَاءِ رُوَيْدًا لَا اخْتِيَالًا عَلَى رِفَاتِ الْعِبَادِ؛ اگر تو ہوا میں آہستہ چل سکتا ہے تو لوگوں کی (ہڈیوں کی) باقیات پر تکبر سے چلنے کی بجائے ایسا کر۔ ⑤ رَبِّ لَحَدِّ قَدْ صَارَ لِحَدِّ مَرَاثَا صَاحِبِكِ مِنْ تَرَاحِمِ الْأَضْدَادِ؛ بہت سی قبریں ایسی ہیں جو کئی بار قبر بن چکی ہیں، مخالفوں کی دشمنی سے ہنسنے والی ہیں۔ (مفہوم: چونکہ مردے نیک و بد، اچھے اور برے، ذہین اور بے وقوف، سخی اور کنجوس متضاد صفات رکھتے ہیں، اس عظیم تضاد پر تعجب سے وہ ہنستی ہے)۔ ⑥ وَدَفِينٍ عَلَى بَقَايَا دَفِينٍ فِي طَوِيلِ الْأَزْمَانِ وَالْآبَادِ؛ طویل زمانوں اور عمروں کے گزر جانے کے بعد مدفون لوگوں کی باقیات پر بہت سے لوگ مدفون ہوئے ہیں۔ (مفہوم: ایک تدفین کی باقیات کے درمیان دوسری تدفین ہو سکتی ہے، کیونکہ تدفین کا سلسلہ سالوں سے جاری ہے)

سوال 131: ترجمہ مع مناسب مفہوم تحریر کریں۔

جواب: ① فَاسْأَلِ الْفُرْقَدَيْنِ عَنِّي أَحْسَا مِنْ قَبِيلٍ وَأَنْسَا مِنْ بِلَادٍ؛ پس تو فرقدین (غروب نہ ہونے، برج جدی کے پاس گھومنے آسمان کے دو ستاروں، یا قطب کے قریبی دو سیاروں) سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھ جنہوں نے قبیلوں کو پایا اور ملکوں کو دیکھا ہے۔ ② كَمْ أَقَامَا عَلَى زَوَالِ نَهَارٍ وَأَنَارِ الْمُدْلِجِ فِي سَوَادٍ؛ کتنے ہی دن وہ (فرقدین) دوپہر کو ٹھہرے رہے اور اندھیرے (سیاہی) میں رات کو سفر کرنے والوں کو روشن کیا؟ (مفہوم: ان سے پوچھ کہ کتنی بار آفتاب کے نظارے پر وہ ٹھہرے رہے اور کتنی بار کالے صحرا میں کھوئے ہوئے اندھیرے میں چلنے والے لوگوں کی رہنمائی کی؟)۔ ③ تَعَبْتُ كُلَّهَا الْحَيَاةَ فَمَا أَعْجَبُ إِلَّا مِنْ رَاغِبٍ فِي إِزْدِيَادٍ؛ (دنیا کی) ساری زندگی تھکاوٹ (تھکن) ہے اور اس میں سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز اس میں اضافہ کرنے کی خواہش (رغبت) ہے۔

سوال 132: اشعار کی ترجمہ اس انداز میں کریں کہ مقصود شاعر واضح ہو جائے۔

جواب: ① تَأَوَّاهُ قَلْبِي وَالْفُؤَادُ كَيْتِبُ وَأُرِقَ نَوْمِي فَالْسَّهَادُ عَجِيبُ؛ میرا دل آہ آہ کر رہا ہے اور دل غمگین ہے۔ میری نیند اڑ گئی ہے اور بے خوابی عجیب ہے۔ ② فَمَنْ مُبْلَغُ عَنِّي الْحُسَيْنِ رِسَالَةً وَإِنْ كَرِهْتَهَا أَنْفُسٌ وَقُلُوبٌ؛ تو ایسا کون ہے جو امام حسین رضی اللہ عنہ کو میرا پیغام پہنچا دے؟ اگرچہ بعض نفوس (لوگ) و قلوب اسے ناپسند کریں۔ ③ ذَبِيحٌ بِلَا جُرْمٍ كَانَ قَبِيصَهُ صَبِيحٌ بِبَاءِ الْأَرْجَوَانِ خَضِيْبُ؛ آپ بلا جرم (مظلوم) شہید کر دیئے گئے گویا آپ کی قمیض ارجوان (یعنی پھولدار درخت) کے پانی سے رنگ دی گئی۔ ④ فَلِلْسَيْفِ إِعْوَالٌ وَلِلرُّمَحِ رَنَّةٌ وَلِلخَيْلِ مِنْ بَعْدِ الصَّهِيْلِ نَحِيْبُ؛ (غلظ استعمال کئے جانے پر) تلواروں کیلئے رونا ہے اور نیزوں کیلئے چیخنا ہے اور گھوڑوں کیلئے ہنہانے کے بعد شدید رونا ہے۔ (ناحق خون پر تلواریں رو رہی ہیں اور نیزے چیخ رہے ہیں اور ہنہاٹ کے بعد گھوڑے شدید رو رہے ہیں) ⑤ تَوَلَّوْكَ الدُّنْيَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ وَكَادَتْ لَهُمْ صُمَّ الْجِبَالِ تَدُوْبُ؛ دنیا غم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم) کی وجہ سے کانپ اٹھی، قریب تھا کہ سخت پہاڑ بھی پگھل جائیں۔ ⑥ وَغَارَتْ نُجُومٌ وَافْشَعَرَتْ كَوَاكِبٌ وَهَتَكَ اسْتَأْرًا وَشَقَّ جُيُوبٌ؛ تارے چھپ گئے اور سیاروں پر کپکپی طاری ہو گئی، پردے پھاڑے گئے اور کپڑے پھاڑے گئے۔ ⑦ يُصَلِّي عَلَى الْمُبْعُوثِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ وَيُغْزِي بِنُؤَاهُ! إِنَّ ذَا الْعَجِيبُ؛ اس ہاشمی پیغمبر (خاندان ہاشم سے مبعوث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھا جائے اور ان کی اولاد سے جنگ کی جائے؟ یقیناً یہ عجیب بات ہے (تجربہ کی بات ہے)۔ ⑧ لَيْتَن كَانَ ذَنْبِي حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ فَذَلِكَ ذَنْبٌ كَسْتُ عَنْهُ اتُّوْبُ؛ اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہی میرا جرم ہے تو یہ ایسا جرم ہے جس سے میں رجوع نہیں کر سکتا۔ ⑨ هُمْ شَفَعَائِي يَوْمَ حَشْرِي وَمَوْقِفِي إِذَا مَا بَدَتْ لِلنَّاطِرِينَ خُطُوبٌ؛ یہی (اسیران و شہیدان کربلا) قیامت کے دن میدانِ حشر میں میرے سفارشی ہوں گے جس وقت دیکھنے والوں (یعنی لوگوں) کیلئے مصائب ظاہر ہوں گے۔

سوال 133: حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: اسم گرامی محمد فضل بن تیخ محمد ارشد ہے، خیر آباد میں پیدا ہوئے، آپ کی تصانیف مختلف علوم و فنون میں کثیر ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں۔ حاشیہ جلیلیہ بر میر زاہد، مرقات المنطق، حاشیہ مفیدہ بر ملاجلال، آمد نامہ (تواہد فارسی)۔ آپ کا وصال 5 ذوالقعدہ 1244 ہجری بمطابق 1829 عیسوی میں ہوا اور احاطہ درگاہ مخدوم تیخ سعدالدین خیر آبادی میں اپنے استاذ گرامی مولانا سید عبدالواحد کرمانی علیہ الرحمہ کے پڑوس میں مدفون ہوئے۔

سوال 134: اشعار کا سلیس اردو ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ❶ قُمْ يَا صُبَّاحُ فَصَبِّحْ قَبْلَ إِصْبَاحِ فَإِنَّمَا الرَّاحُ فِي رَاحٍ عَلَى رَاحٍ؛ اے خوبصورت نوجوان اٹھ صبح ہونے سے پہلے صَبُوحی (صبح کی شراب) پلا۔ بے شک شراب ہاتھ میں راحت کے مطابق ہے۔ ❷ هَبَّتْ صَبَا نَسَمًا هَبَّتْ بِهِ نَسْمٌ وَهَبَتْ يَزْتَا حُ أَرْوَاحُ بِأَرْوَاحٍ؛ صبا چلی اس حال میں کہ آہستہ تھی جس سے روحیں خوش ہوئیں اور ہواؤں سے روحیں خوش ہونے لگیں۔ ❸ طُوبَى لِمَنْ يَنْتَشِي إِذْ يَنْتَشِي نَسَمًا صُبْحَانُ مِنْ طَابَةِ مِنْ رَاحٍ صُبَّاحٍ؛ خوشخبری ہے اس کیلئے جو نشے میں مدہوش ہوتا ہے جس وقت صبحی پینے والا خوبصورت جوان کے ہاتھ سے صبحی کی بو سونگتا ہے۔ ❹ يَا صَاحِ أَفْدِيكَ صَاحِ الدِّيكِ مُسْتَجِرًا فَهَاتِ خَمْرًا كَعَيْنِ الدِّيكِ يَا صَاحِ؛ اے نشے سے ہوش میں آنے والے! میں تجھ پر قربان؛ وقتِ سحر مرغ نے باواز بلند آذان دے دی ہے تو اے مدہوشی سے ہوش میں آنے والے! تو مرغ کی آنکھ کی جیسی (صاف ستھری) شراب لا۔ ❺ قَدْ حَانَ أَنْ يُطْفَأَ الْبُصْبَاحُ فَأَتِ بِهِ وَأَغْنِ عَنْ كُلِّ مِصْبَاحٍ بِبُصْبَاحٍ؛ تحقیق چراغ بجھانے کا وقت ہو گیا تو تو شراب کا بڑا جام (پیالہ) لا کر ہر چراغ سے بے نیاز کر دے۔ ❻ أَدِرُّ صُرَاحِيَّةً تَحْوِي صُرَاحِيَّةً كَأَنَّهَا الرُّوحُ فِي جُثْمَانٍ مُرْتَا حٍ؛ ایسا جام گھوما دے جو خالص شراب پر مشتمل ہو گویا کہ وہ شراب پُر سکون شخص کے جسم میں روح ہے۔ ❼ أَفْرِقْ قَدَاحِي وَخَيْبَ قَدَحٍ مُقْتَدِحٍ التَّوَزِيْعِ بِالْقَدْحِ فِي خَمْرٍ وَأَقْدَاحٍ؛ میرے جوئے کے تیروں کو کامیاب کر دے اور جام کو تقسیم کرنے والے منتظم کے تیر کو تیر کے ذریعے شراب و جام (حاصل کرنے) میں ناکام کر دے۔ ❽ يَا شَمْسُ هَاتِ شَمْسًا غَيْرَ مُكْتَرِثٍ بِشَمْسِ لَاحٍ شَمْسٍ طَالِحٍ طَاحٍ؛ اے سورج ایسی شراب لا دے جو کسی ملامت کرنے والے، دشمنی میں سخت، ہلاک ہونے والے، تباہ شدہ کی دشمنی کی پروا کرنے والی نہ ہو۔ ❾ فَدَاؤِ نَجْدِي بِنَا جُودٍ وَأَوْفِ لَنَا جُودًا عَلَى رَغْمِ مَحْمَاحٍ وَشَحْشَاحٍ؛ پس تو شراب کے ساتھ میرے غم کا علاج کر اور ہمارے لیے بھلائی سے روکنے والے سخت بخیل شخص کی ناپسندیدگی کے باوجود پوری سخاوت کر۔ ❿ وَذَاتِ شَمْسٍ حَكِي فُوهَا وَطَلَعَتْهَا الشَّمْسُ وَالشَّمْسُ فِي طَيْبٍ وَتَلْمَاحٍ؛ وہ ہار پہننے والی ایسی ہے جس کا چہرہ اور جس کی جھلک، خوشبو اور چمک دمک میں شراب و آفتاب سے مشابہ ہے۔

سوال 135: مذکورہ الفاظ کے معانی تحریر کریں۔ صُبَّاحُ، رَاحُ، يَنْتَشِي، صُبْحَانُ، طَابَةُ، مُسْتَجِرٌ، مِصْبَاحٌ، صُرَاحِيَّةٌ، جُثْمَانٌ، مُرْتَا حٌ، مُقْتَدِحٌ، شَمْسٌ، غَيْرَ مُكْتَرِثٍ،

لَاحٍ، طَالِحٌ، طَاحٍ، دَاوٍ، نَا جُودٌ، مَحْمَاحٌ، شَحْشَاحٍ، ذَاتِ شَمْسٍ، حَكِي، تَلْمَاحٍ۔

جواب: صُبَّاحُ؛ خوبصورت جوان۔ رَاحُ؛ شراب، راحت و اطمینان۔ يَنْتَشِي؛ وہ مدہوش ہوتا ہے، وہ سونگتا ہے۔ صُبْحَانُ؛ صبحی پینے والا۔ طَابَةُ؛ صبحی۔ مُسْتَجِرٌ؛ صبح سویرے۔ مِصْبَاحُ؛ چراغ، بڑا پیالہ۔ أَغْنِي؛ تو بے نیاز کر۔ صُرَاحِيَّةٌ؛ جام، خالص شراب۔ جُثْمَانٌ؛ جسم۔ مُرْتَا حٌ؛ پرسکون، راحت والا۔ مُقْتَدِحٌ؛ منتظم، مدبّر۔ شَمْسٌ؛ شراب، دشمنی میں سخت۔ غَيْرَ مُكْتَرِثٍ؛ پرواہ نہ کرے۔ لَاحٍ؛ ملامت کرنے والا۔ طَالِحٌ؛ ہلاک ہونے والا۔ طَاحٍ؛ تباہ شدہ۔ دَاوٍ؛ تو علاج کر، مداوا کر۔ نَا جُودٌ؛ شراب۔ مَحْمَاحٌ؛ سخت بخیل شخص۔ شَحْشَاحٍ؛ بھلائی سے روکنے والا۔ ذَاتِ شَمْسٍ؛ ہار والی۔ حَكِي؛ وہ مشابہ ہوا۔ تَلْمَاحٍ؛ چمک دمک۔

سوال 136: مذکورہ جموع کے مفردات نیز مفردات کے معانی تحریر کریں۔ رَاحٌ، نَسْمٌ، أَرْوَاحٌ، قِدَاحٌ، أَقْدَاحٌ۔

جواب: رَاحٌ؛ رَاحَةٌ (ہتھیلی) کی، نَسْمٌ؛ نَسْمَةٌ (خوشگوار ہوا، روح) کی، أَرْوَاحٌ؛ رُوحٌ (روح انسانی) کی، أَرْوَاحٌ؛ رِيحٌ (ہوا) کی، قِدَاحٌ؛ قَدَحٌ (جوئے کا تیر، یعنی نعم یا لاکھا ہوا، بغیر پھل کا تیر ہے) کی، أَقْدَاحٌ؛ قَدَحٌ (پیالہ) کی جمع ہے۔

سوال 137: ترجمہ تحریر کریں نیز اشعار میں موجود جموع کے مفردات مع معانی تحریر کریں۔

جواب: ❶ رَفْرَاقَةٌ لَمَحَتْ بَرَّاقَةً لَمَحَتْ إِلَيَّ فَأَخْتَطَفْتُ قَلْبِي بِاللَّيْلِ؛ آبدار (سفید) چہرے والی اور گرجنے والے بادل نے میری جانب ترچھی نگاہ سے دیکھا تو آبدار چہرے والی نے ترچھی نظر کے ساتھ میرا دل اُچک لیا۔ ❷ صَبِيحَةٌ طَلَعَتْ تُغْنِي بِطَلَعَتِهَا عَنِ الصَّبِيحَةِ وَالصَّبِيحَةُ مِصْبَاحٌ؛ وہ خوبصورت چہرے والی ظاہر ہوئی جو اپنی جھلک کے ذریعے صبح اور چراغ روشن کرنے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ ❸ سَرَتْ وَبَحْرُ الدُّبِيِّ سَاجٍ وَأَنْجُمُهُ مَا بَيْنَ مَنْغَسٍ فِيهِ وَسَبَّاحٍ؛ وہ رات کو چلی اس حال میں کہ اندھیروں کا سمندر ساکن تھا اور اس رات کے ستارے اس سمندر میں غوطہ زن ہونے اور تیرنے کے درمیان تھے۔ ❹ بَدْرٌ بَدَا وَظُلَامٌ اللَّيْلِ مُعْتَكِرٌ فَعَادَ صَحْوًا بِذَلِكَ الْمُنْظَرِ الصَّاحِي؛ چودھویں رات کا چاند (یعنی چہرہ محبوبہ) اس حال میں ظاہر ہوا کہ رات کے اندھیرے خوب

سیاہ تھے تو وہ (اندھیرے) اس روشن منظر کے ساتھ روشنی میں بدل گئے۔ ❶ اَعْرَىٰ بِنَاظِرْفِهِ الْعُرْبُ يُدْ حِين رَنَا لَمَحًا فَاتَّخَنَ اَكْبَادًا بِاَجْرَاجِي؛ اُس (چودھویں کے چاند) کی تیز نشیلی نظر نے ہمیں فریفتہ کر دیا جب اس نے ترچھی نظر کے بعد ٹکلی باندھ کر مسلسل دیکھا تو زخموں سے جگر کو کمزور بنا دیا۔ اَكْبَادُكِي وَاحِدٌ كَيْدٌ (جگر) ہے۔ ❷ يَزُ هُوَ مَرَا حًا وَيَسْقِي مِنْ مَرَا شِفِهِ رَا حًا فَبَدَّلَ اِفْرَاجِي بِاَفْرَاجِي؛ وہ (چودھویں کا چاند یعنی چہرہ محبوب) خوشی میں سرشار ہو کر اترا کر چلا، اور اس نے اپنے پینے کی جگہ سے مجھے شراب پلائی پس اُس نے میرے نم کو خوشی میں بدل دیا۔ ❸ نَشْوَى صُرِعَتْ بِرِيَا هَا وَنَشْوَتْهَا مِنْ قَبْلِ مَا صَرَ عَتْنِي نَشْوَةُ الرَّاحِ؛ وہ نشے میں ایسی مخمور تھی کہ میں اس کی مہک و خوشبو سے مدہوش ہو کر گرا پڑا قبل اس کے کہ شراب کا نشہ مجھے گراتا۔ ❹ بَا تَتْ تُشْعِشِعُ لِي رَا حًا بِرِيَقْتِهَا وَبَدَّلَتْ تَعْبِي بِالرُّوْحِ وَالرَّاحِ؛ اس نے اس حال میں میرے پاس رات گزاری کہ اس نے میرے لئے شراب کو اپنا لعاب کے ساتھ ملا دیا اور میری تھکاوٹ کو راحت و نشاط میں بدل دیا۔ ❺ وَاتَّحَفْتَنِي وَقَدْ قَبَّلْتُ مَبْسِمَهَا وَوَجَنَّتِيهَا بِعَنَابٍ وَتَفَاحِ؛ اس نے مجھے تحفہ دیا اس حال میں کہ میں نے اس کے جائے تبسم اور عناب و سیب جیسے رخساروں کو بوسہ دیا۔ ❻ وَعَبَّوْتُ عَبْرَانِي عَنْ هَوَايَ لَهَا وَافْصَحْتُ عَنْ صَبِيْرِي اَيَّ اِفْصَاحِ؛ میرے آنسوؤں نے اُس سے میری محبت کو بیان کیا اور بڑی فصاحت کے ساتھ میرے مافی الضمیر کو بیان کیا۔ عَبَّوْتُ؛ عَبَّوْتُ (آنسو) کی جمع ہے۔

سوال 138: رَقْرَاقَةٌ، لَمَحَتْ، اِلْمَاحُ، صَبِيْحَةٌ، اسْتِصْبَاحٌ، سَاجٍ، سَاكِنٌ، مُنْغَسِسٌ، سَبَّاحٌ، صَحْوٌ، صَبَاحٌ، اَعْرَىٰ بِنَا، الْعُرْبُ يُدْ، رَنَا، لَمَحٌ، اَتَّخَنَ، يَزُ هُوَ، مَرَا حٌ، مَرَا شِفٌ، اِفْرَاجِي، نَشْوَى، صُرِعَتْ، نَشْوَةٌ، تُشْعِشِعُ، رُوْحٌ، رَا حٌ، اَتَّحَفْتُ، مَبْسِمٌ، وَوَجَنَّتِيهَا، عَبَّوْتُ، ذَكَرَ كَرَدَهُ كَلِمَاتٍ كَيْ مَعَانِي تَحْسِرِ كَرِيں۔

جواب: رَقْرَاقَةٌ؛ آبدار چہرے والی، سفید چہرے والی، لَمَحَتْ؛ اس نے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔ اِلْمَاحُ، ترچھی نظر سے دیکھنا۔ صَبِيْحَةٌ؛ خوبصورت چہرے والی، صَحٌ۔ اسْتِصْبَاحٌ؛ روشن کرنا، جلانا۔ سَاجٍ؛ ساکن۔ مُنْغَسِسٌ؛ غوطہ زن ہونے والا۔ سَبَّاحٌ؛ تیرنے والا۔ صَحْوٌ؛ روشنی۔ صَبَاحٌ؛ روشن۔ اَعْرَىٰ بِنَا؛ اس نے ہمیں فریفتہ کر دیا۔ الْعُرْبُ يُدْ؛ تیز نشیلا، مدہوش کرنے والا۔ رَنَا؛ اس نے ٹکلی باندھ کر مسلسل دیکھا۔ لَمَحٌ؛ ترچھی نظر۔ اَتَّخَنَ؛ کمزور بنا دیا۔ يَزُ هُوَ؛ وہ اترا کر چلا۔ مَرَا حٌ؛ خوشی۔ مَرَا شِفٌ؛ پینے کی جگہ۔ اِفْرَاجِي؛ میرا نم، میری خوشی (اِفْرَاجٌ؛ بابِ افعال سے مصدر ہے، خوش کرنا، نمگین کرنا)۔ نَشْوَى؛ (مخمور، مدہوش) نَشْوَانٌ کی مؤنث ہے۔ صُرِعَتْ؛ مجھے گرایا گیا، میں گر گیا۔ (باب فتح ماضی مجہول) نَشْوَةٌ؛ خوشبو، نشہ۔ تُشْعِشِعُ؛ ملا دیا۔ رُوْحٌ؛ راحت۔ رَا حٌ؛ نشاط۔ اَتَّحَفْتُ؛ اس نے تحفہ دیا، قیمتی چیز دی۔ مَبْسِمٌ؛ جائے تبسم، دانت، منہ۔ وَوَجَنَّتِيهَا؛ وَجَنَةٌ (رخسار) کی تشبیہ ہے۔ عَبَّوْتُ؛ بیان کیا۔

سوال 138: ترجمہ کریں، نیز مشکل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: ❶ مَرِيْحَةٌ اَمْرَحَتْ بِالْبَسْمِ مُكْتَبِبًا بَكِي بَعِيْنِ كَعِيْنِ الْمَاءِ مِمْرَاحٍ؛ وہ خوشی میں ایسی سرشار تھی کہ مسکرانے سے خوش کر دیا (مجھ) ایسے نمگین کو جو آبشار (پانی کے چشمے) کی طرح خوب آنسو بہانے والی آنکھ سے رویا۔ مَرِيْحَةٌ؛ خوشی میں سرشار، خوشی میں جھومنے والی۔ اَمْرَحَتْ؛ اس نے خوب خوش کیا۔ مُكْتَبِبٌ؛ نمگین۔ عِيْنِ الْمَاءِ؛ آبشار، پانی کا چشمہ۔ مِمْرَاحٍ؛ خوب آنسو بہانے والی۔ ❷ مَلْنَا ثَمَلْنَا فَلَا نَدْرِي اَذَلِكِ مِنْ رُضَابِهَا الْعَذْبِ اَمْرَاحٍ وَامْرَاحٍ؛ ہم جھوم گئے اس حال میں کہ ہم مدہوش تھے تو ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ اس کے بیٹھے خوشبو دار لعاب کی وجہ سے تھا یا پھر شراب اور مست بنا دینے کی وجہ سے تھا۔ مَلْنَا؛ ہم چکرائے، جھکے، جھوم گئے (مَا لَ يَمِيْلُ مِيْلًا)۔ ثَمَلْنَا؛ ہم مدہوش ہوئے۔ رُضَابٌ؛ خوشبودار لعاب۔ عَذْبٌ؛ میٹھا۔ اَمْرَاحٌ؛ مست بنا دینا۔ ❸ لَقَدْ قَضَتْ مِنْ لُبَانِي مَا افْتَضَاهُ هَوَايَ نَفْسِي عَلَى رَغْمِ وِشَاءٍ وَمَسِيْحٍ؛ تحقیق بڑے چغخو، شر پھیلانے والے کی ناگواری کے باوجود میری وہ حاجت پوری ہوئی جس کا خواہش نفسی تقاضا کرتی تھی۔ قَضَتْ؛ پوری ہوئی۔ (قَضَى يَقْضِي قَضِيًّا)۔ هَوَايَ نَفْسِي؛ خواہش نفسی۔ رَغْمٌ؛ ناگواری۔ وِشَاءٌ؛ بڑا چغخو۔ مَسِيْحٌ؛ شر پھیلانے والا۔ ❹ وَلا يَمِ بَشَعِ لَاحٍ يُجَرِّ عُنِي مَرَاةَ اللُّوْمِ فِي اسْتِحْلَاءِ اَمْلَاحٍ؛ حسن کی مٹھاس محسوس کرنے کے سبب ملامت کرنے والا، بد شکل، نکتہ چین، مجھے ملامت کے کڑوے گھونٹ پر گھونٹ پلاتا ہے۔ لا يَمِ؛ ملامت کرنے والا۔ بَشَعٌ؛ بد شکل۔ لَاحٍ؛ نکتہ چین۔ يُجَرِّ عُنِي؛ وہ گھونٹ پر گھونٹ پلاتا ہے۔ مَرَاةٌ؛ کڑوا۔ اسْتِحْلَاءٌ؛ مٹھاس محسوس کرنا (اسْتَحْلَى يَسْتَحْلِي اسْتِحْلَاءً)۔ ❺ لَوْ لَاحَ عَذْرَاءٌ مِنْ مَعْدَارِهَا لَبَدَا عُدْرِي وَوَجْهَ الْهُوَى الْعُدْرِي لِلَّاجِي؛ اگر کنواری دوشیزہ اپنے حجاب سے ظاہر ہو جائے تو میرا عذر اور پاکیزہ خواہش کا سبب ملامت کرنے والے کے سامنے ضرور واضح ہو جائے گا۔ لَاحٌ؛ وہ ظاہر ہوا۔ مَعْدَارٌ؛ حجاب۔ بَدَا؛ وہ ظاہر ہوا۔ الْهُوَى الْعُدْرِي؛ پاکیزہ خواہش۔ ❻ لَوْ وَجْهَ عَذْرَاءٍ مِنْ مَعْدَارِهَا انْكَشَفَتْ لَلا حٍ وَجْهَ الْهُوَى الْعُدْرِي لِلَّاجِي؛ اگر کنواری دوشیزہ کا چہرہ پردے سے ظاہر ہو جائے تو میری پاکیزہ خواہش کی وجہ ملامت گر کے سامنے واضح ہو جائے گا۔ انْكَشَفَتْ؛ وہ ظاہر ہوئی۔ وَجْهٌ؛ چہرہ، سب۔ ❷ قَلْبِي غَرَّ بِغَرِّ اَعْرَا اِذَا مَا افْتَرَّ غَرَّ نَهِي نَاهِيْنِ نَصَاحٍ؛ میرا دل ایک غصیلی لڑکی پر خوب فریفتہ ہو گیا اس حال میں کہ وہ بھولی بھالی ہے، انتہائی خوبصورت ہے، جب وہ دانتوں کو ظاہر کر کے مسکراتی ہے تو عقلمندوں اور نصیحت کرنے والوں کی عقلیں تبدیل ہوتی ہیں۔ غَرَّ؛ فریفتہ ہونا (غَرَى يَغْرِى غَرًّا)۔ بِغَرِّ؛ غصیلی پر۔ غَرَّ؛ بھولا بھالا، بھولی بھالی۔ اَعْرَا؛ انتہائی خوبصورت۔ افْتَرَّ؛ وہ دانتوں کو ظاہر کر کے مسکرایا۔ غَرَّ؛ وہ تبدیل ہوا، وہ بدلا۔ ❸ لَيْنُ الْاَحْتِ الْاَحْتِ لَاطِيٍّ وَاِنْ رَا حَتْ اِلَى اَرَا حَتْ قَلْبٌ مُلْتَا حٍ؛ اگر وہ ظاہر ہوتی تو وہ میری ملامت کرنے والے کو ہلاک کر دیتی اور اگر وہ میری طرف متوجہ ہوتی تو پیاسے دل کو راحت دیتی۔ الْاَحْتِ؛ وہ ظاہر ہوئی۔ الْاَحْتِ؛ اس نے ہلاک کیا۔ رَا حَتْ اِلَى؛ میری طرف متوجہ ہوتی۔ اَرَا حَتْ؛ اس نے راحت دی۔ مُلْتَا حٍ؛ پیاسا۔ ❹ مَنِ انْتَشَى بِنَشَا نَشْوَانٍ ذِي هَيْفٍ فَكَيْسَ عَوْضٍ بِسَالٍ عَنْهُ اَوْ صَا حٍ؛ جو شخص شدید پیاسے اور مخمور کی خوشبو سے مست ہو جائے وہ تو اسے کبھی بھی بھولنے والا نہیں اور نہ ہی اس سے افادہ پانے والا ہے۔ انْتَشَى؛ وہ مست ہوا، مدہوش ہوا۔ نَشَا؛ خوشبو۔ نَشْوَانٌ؛ مخمور، مدہوش۔ ذِي هَيْفٍ؛ شدید پیاسا۔ عَوْضٌ؛ کبھی بھی۔ سَالٍ؛ بھولنے والا (سَلَا يَسْلُو سَلًا)۔ صَا حٍ؛ افادہ پانے والا۔ ❺ يَا نَا صِحِّي اِنِّي اِنْ كُنْتُ مُقْتَرِفًا لِحُبَّةٍ فَمَا لَذِي مَا لِحِ مَاحٍ؛ اے مجھے نصیحت کرنے والے بے شک اگر میں گناہ کا مرتکب ہوں تو میری خواہشات میری شفیج ہوں گی اور میرے گناہوں کو مٹانے والی ہوں گی۔

مُقْتَرِفًا؛ ارتکاب کرنے والا، مرتکب۔ حَوْبَةٌ؛ گناہ۔ مَلَاذِيءٌ؛ میری خواہشات۔ مَاتِحٌ؛ شفیق۔ مَاحٍ؛ گناہوں کو مٹانے والا۔

سوال 139: مذکورہ جموع کے مفردات نیز مفردات کے معانی تحریر کریں لُبَانٌ، اَمْلَاحٌ، نُهْيٌ، نَاهِيْنٌ، نَصَّاحٌ۔

جواب: لُبَانٌ؛ لُبَانَةٌ (حاجت) کی، اَمْلَاحٌ؛ مِلْحٌ (حسن) کی، نُهْيٌ نُهْيَةٌ (عقل) کی، نَاهِيْنٌ؛ نَاهٍ (تخلد) کی، نَصَّاحٌ؛ نَاصِحٌ (نصیحت کرنے والا) کی جمع ہے۔

سوال 140: ترجمہ کریں، نیز اشعار میں موجود جموع کے مفردات بھی تحریر کریں۔

جواب: ❶ قَدِ اسْتَبَحْتُ قَدِ اسْتَمْنَحْتُ مُعْتَفِيًا مُسْتَعْفِيًا حَبِيْرٌ مُمْتَحٍ وَمُمْتَحٍ؛ تحقیق میں نے بھلائی طلب کرتے ہوئے بخشش طلب کی اور معافی چاہتے ہوئے عطیہ طلب کیا اس (کریم آقا علیہ السلام) سے جو اُن سب سے بہترین ہیں جن سے شفا و احسان طلب کیا جاتا ہے۔ ❷ سَهْلُ السَّمَاْحِ رَحِيْبُ السَّاحِ ذُو الْكُرْمِ السَّحْسَاْحِ اَجُوْدٌ مَنَّانٌ وَمَنَّاحٌ؛ (وہ کریم آقا علیہ السلام) بڑی نرمی سے سخاوت فرمانے والے، کثادہ در والے، موسلا دار کرم فرمانے والے، بے انتہا جود و سخا والے، خوب احسان و عطا فرمانے والے ہیں۔ ❸ رَحْبُ الدَّرَاْعِ طَوِيْلُ الْبَاْعِ ذُو الْحَسْبِ الْيَفَاْعِ اَسْجَحُ ذُو صَفْحِ وَاَسْجَاْحٍ؛ کھلے ہاتھوں والے، بے انتہا قوت والے سخی، بلند حسب والے، خوبصورت درمیانے قد والے، عفو و کرم فرمانے والے ہیں۔ ❹ خُلُّ الْاِلٰهِ عَظِيْمٌ اَجَاْهَ جَلَّ عَنِ الْاَشْبَاْهِ مِنْ بَيْنِ اَزْوَاحِ وَاَشْبَاْحٍ؛ معبود حقیقی کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم عظیم مرتبے والے جسم و روح کے مابین مثل سے پاک ہیں۔ اَشْبَاْهٌ؛ شَبْنَةٌ (مثل) کی جمع ہے۔ اَشْبَاْحٌ؛ شَبِيْحٌ (شخص، جسم) کی جمع ہے۔ ❺ عَدِيْلُهُ فِي صِفَاتِ الْفَضْلِ مُنْتَنِعٌ وَالْمُنْتَرِيْ وَالْمَمَارِيْ شَرُّ نَبَاْحٍ؛ فضل کی صفات میں اُن (علیہ السلام) کی نظیر منتنع ہے اور وہ جو (اس بارے میں) شک کرے، جھگڑا کرے خوب بھونکنے والا فسادی ہے۔ ❻ بَدَأُ الْبَدِيْءِ وَخَتَمُ الْاَنْبِيَاْءِ بَدَا بِبَدْءِهِ بَدَأُ اَشْبَاْحِ وَاَزْوَاحِ؛ آپ علیہ السلام سب سے پہلے ہیں اور ختم الانبیاء ہیں۔ انہی کی ابتداء کے صدقے سے تمام اجسام و ارواح کی ابتداء ہوئی۔ اَنْبِيَاْءٌ؛ نَبِيٌّ کی جمع ہے۔ ❼ جَلَّتْ مَثَاَلَتُهُ عَنْ اَنْ تُمَاَثَّلَ اَوْ تُحْصَى وَيَبْلُغَهَا اِطْرَاءٌ مَدَاْحٍ؛ آپ کا فضل و کمال مثل ہونے یا شمار کیے جانے اور مداح کا مبالغہ اس تک پہنچنے سے پاک ہے۔ ❸ اَكْرَمُ رِبِّهِ مِنْ قَسِيْمٍ لَا قَسِيْمَ لَهُ وَافِي الْقَسِيْمِ مُشَاْعِ الْقَسْمِ نَفَاْحٍ؛ تو ان علیہ السلام کی ذات کو قسیم سے منزہ سمجھ کیونکہ آپ کا قسیم نہیں (یعنی بے مثل ہیں)۔ غیر تقسیم شدہ بھلائی والے حصے سے آپ علیہ السلام حصہ پانے والے ہیں خوب عطا فرمانے والے ہیں۔ ❹ نُوْرٌ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ قَدْ اَنَارَ دُجِيْ كُفْرٍ بَوَجْهِ بَشِيْرٍ الْبَشْرِ وَضَاْحٍ؛ آپ نور و بشیر و نذیر ہیں تحقیق کفر کی تاریکی کو دور فرمایا ایسے مبارک چہرے کے ساتھ جو خوشی کی بشارت دینے والا، حسین تبسم والا ہے۔ دُجِيْ؛ دُجِيَّةٌ (تاریکی) کی جمع ہے۔ ❶ مُحَمَّدٌ حَيْرٌ مَنْ سَادَ الْاَكَاْمَ وَمَنْ مَحَا الظَّلَامَ بِنُوْرِ مَدْمُلْتَاْحٍ؛ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے بہتر ہیں جو مخلوق کے سردار ہوئے اور جنہوں نے نور سے اندھیروں کو مٹا دیا۔ آپ علیہ السلام منغیر رنگ والوں (پریشان حال لوگوں) کی مدد فرمانے والے ہیں۔

سوال 141: مذکورہ بالا اشعار میں سے مشکل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: اسْتَبَحْتُ؛ میں نے بخشش طلب کی، میں نے عطیہ طلب کیا۔ مُعْتَفِيًا؛ بھلائی طلب کرتے ہوئے۔ مُسْتَعْفِيًا؛ معافی چاہتے ہوئے۔ حَبِيْرٌ؛ سب سے بہترین۔ مُمْتَحٍ؛ جس سے شفا و احسان طلب کیا جائے۔ مُمْتَحٍ؛ جس سے احسان طلب کیا جائے۔ سَهْلُ السَّمَاْحِ؛ بڑی نرمی سے سخاوت فرمانے والا۔ رَحِيْبُ السَّاحِ؛ کثادہ در والا۔ ذُو الْكُرْمِ السَّحْسَاْحِ؛ موسلا دار کرم فرمانے والا۔ رَحْبُ الدَّرَاْعِ؛ کھلے ہاتھوں والا۔ طَوِيْلُ الْبَاْعِ؛ قدرت والا سخی۔ ذُو الْحَسْبِ الْيَفَاْعِ؛ بلند حسب والا۔ اَسْجَحُ؛ خوبصورت درمیانے قد والا۔ ذُو صَفْحِ؛ عفو فرمانے والا۔ اَسْجَاْحٍ؛ کرم کرنا، (یہاں مصدر بمعنی اسم فاعل کرم فرمانے والا ہے)۔ خُلُّ؛ حبیب۔ عَظِيْمٌ اَجَاْهَ؛ عظیم مرتبے والا۔ جَلَّ؛ پاک۔ عَدِيْلٌ؛ نظیر۔ مُنْتَرِيٌّ؛ شک کرنے والا۔ مُمَارِيٌّ؛ جھگڑنے والا۔ شَرُّ نَبَاْحٍ؛ خوب بھونکنے والا فسادی۔ بَدَأُ؛ ابتداء۔ جَلَّتْ؛ وہ پاک ہوئی، برتر ہوئی۔ مَثَاَلَةٌ؛ فضل و کمال، فضیلت۔ اِطْرَاءٌ؛ مبالغہ۔ قَسِيْمٌ؛ حصے دار۔ وَافِي الْقَسِيْمِ؛ حصہ پانے والا۔ مُشَاْعِ؛ غیر تقسیم شدہ۔ قَسْمٌ؛ بھلائی والا حصہ۔ نَفَاْحٌ؛ خوب عطا فرمانے والا۔ اَنَارَ؛ اس نے روشن کیا، اندھیر دور کیا۔ بَشِيْرٌ؛ بشارت دینے والا۔ بَشْرٌ؛ خوشی۔ وَضَاْحٍ؛ حسین تبسم والا۔ مَحَا؛ اس نے مٹا دیا۔ مُلْتَاْحٌ؛ رنگ بدل ہوا یعنی پریشان حال۔

سوال 142: ترجمہ کریں نیز واحد و جمع بھی تحریر کریں۔

جواب: ❶ لَوْلَا مَا سَمَكَ الْاَفْلَاكُ سَامِكُهَا وَلَا دَحَى الْاَرْضِ فِي اَفَاقِهَا الدَّاحِيْ؛ اگر آپ نہ ہوتے تو آسمانوں کو بلند فرمانے والا انہیں بلند نہ فرمایا اور نہ ہی زمین بچھانے والا اسے (زمین کو) افلاک کے کناروں میں بچھاتا۔ اَفْلَاكٌ؛ فَلَكَ (آسمان) کی جمع ہے۔ اَفَاقٌ؛ اَفْقٌ (کنارہ آسمان) کی جمع ہے۔ ❷ قَدْ شَقَّتِ الْقَمَرَ الْمُنْتَاْحَ اَصْبَعُهُ وَكَمْ سَقَّتْ لُوْحَ مُلْتَاْحٍ وَمُلْتَاْحٍ؛ تحقیق آپ علیہ السلام کی انگشت مبارک نے چمکتے چاند کو شق فرما دیا (دو ٹکڑے کر دیا) اور کتنے ہی دُکھیوں کی پیاس اور پیاسوں کو سیراب کیا۔ ❸ وَحَنَّ جُدْعٌ قَدِيْمٌ حِيْنَ فَاْرَقَهُ حَنِِيْنٌ صَبَّ لَوْشِكِ الْبِيْنِ نَوَاْحٍ؛ کھجور کا پرانا تنا جلد جدائی کی وجہ سے خوب رونے والے عاشق کے رونے کی طرح رویا جب آپ علیہ السلام نے اُس سے جدائی اختیار فرمائی۔ ❹ اَلْضَبُّ وَالطَّبِيْ وَالذُّوْبَانُ قَدْ شَهَدَتْ عَلٰی رِسَالَتِهِ نَطَقًا بِاَفْصَاْحٍ؛ بڑے فصیح و بلیغ کلام کے ساتھ گوہ، ہرن اور بھیڑیے نے آپ علیہ السلام کی رسالت پر گواہی دی۔ ذُوْبَانٌ؛ ذُبُّبٌ (بھیڑیا) کی جمع ہے۔ ❺ اَشْكِيْ بَعِيْرًا تَشْكِيْ جَفُوْ مَالِكِهِ اِذْ كَادَ يَذْبَحُهُ مِنْ بَعْدِ اِطْلَاْحٍ؛ آپ علیہ السلام نے ایسے اونٹ کی شکایت قبول فرمائی جس نے اپنے مالک کی بے رحمی کی شکایت کی جب وہ (مالک) اُسے تھکا دینے کے بعد ذبح کرنے کے قریب تھا۔ ❻ تَلَا كِتَابًا يُقِيْمُ الدِّيْنَ يُوضِحُهُ يَهْدِيْ لِاَقْوَمِ اَنْهَاَجٍ وَاَوْضَاْحٍ؛

آپ علیہ السلام نے ایسی عظیم کتاب کی تلاوت فرمائی جو دین کو قائم کرتی ہیں، اس کی وضاحت کرتی ہے جو واضح اور پختہ درمیانی سیدھے راستوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ **أَنْهَاجٌ**؛ **نَهَجٌ** (واضح راستہ) کی اور **أَوْضَاحٌ**؛ **وَضَحٌ** (پختہ درمیانی راستہ) کی جمع ہے۔ **7** **أَعْيَا مَصَافِعَ عَدْنَا نِ وَ لَقَّنَا الْحَقَّ الصَّرَاحَ بِأَحْقَابٍ وَأَصْرَاحٍ**؛ جس (کتاب) نے بنو عدنان کے فصحاء کو عاجز کر دیا اور ہمیں حق و وضاحت کے ساتھ خالص حق کی تلقین کی۔ **مَصَافِعٌ**؛ **مَضْفَعٌ** (مضج و بلخ) کی جمع ہے۔ **8** **فَلَا حَ مِنْهُ فَلَاحُ الْمُهْتَدِي وَفَشَتْ حَقَائِقُ كُنْ فِي صُحُفٍ وَالْوَا حِ**؛ تو اس (کتاب) سے ہدایت پانے والے کی کامیابی ظاہر ہوئی اور ایسے حقائق ظاہر ہوئے جو پہلے صحیفوں اور تختیوں میں تھے۔ **حَقَائِقُ**؛ **حَقِيقَةٌ** کی جمع ہے۔ **صُحُفٌ**؛ اصل میں **صُحُفٌ** ہے (وزن درست کرنے کیلئے جاء کو ساکن کیا) اور **صَحِيفَةٌ** کی جمع ہے۔ **الْوَا حِ**؛ **لَوْحٌ** کی جمع ہے۔ **9** **وَالْ لَوْزَى مَفْعٌ الْاَتَا مِ مَفْعٌ فِي يَوْمِ هَوْلٍ وَأَفْرَاحٍ وَأَتْرَاحٍ**؛ آپ علیہ السلام مخلوق کی جائے پناہ ہیں اور مخلوق کا ٹھکانا ہیں۔ خوفناک، خوف زدہ اور غم زدہ کرنے والے دن میں ان کی مدد کرنے والے ہیں۔ **أَفْرَاحٌ**؛ **فَرَعٌ** (خوف زدہ) کی اور **أَتْرَاحٌ**؛ **تَرَحٌ** (غم زدہ) کی جمع ہے۔ **10** **لَاذُوا بِهَ بَعْدَ مَا حَامُوا فَكَمْ يَجِدُوا سِوَاهُ مِنْ مَوْتِلٍ حَا مٍ وَمُمْتَا حِ**؛ لوگوں نے آپ علیہ السلام ہی کی پناہ لی بعد اس کے کہ وہ گھومے پھرے لیکن انہوں نے آپ علیہ السلام کے سوا کوئی پناہ دینے والا، حمایت کرنے والا اور شفاعت کرنے والا نہ پایا۔

سوال 143: مذکورہ بالا اشعار میں سے مشکل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: **سَمَكٌ**؛ اس نے بلند کیا۔ **سَامِكٌ**؛ بلند کرنے والا۔ **دَحَى**؛ اس نے بچھایا۔ **دَاحِجٌ**؛ بچھانے والا۔ **مُلْتَا حٌ**؛ چمکدار، پیاسا۔ **سَقَتْ**؛ اس نے سیراب کیا۔ **لَوْحٌ**؛ پیاس۔ **مُلْتَا حٌ**؛ دکھی۔ **حَنٌّ**؛ وہ رویا (حَنٌّ يَجُنُّ حَيْنِنًا)۔ **جَنَعٌ**؛ کھجور کا تنا۔ **قَدِيمٌ**؛ پرانا۔ **صَبٌّ**؛ عاشق۔ **وَشَكٌّ**؛ جلدی۔ **بَيْنٌ**؛ جدائی۔ **نَوَا حٌ**؛ خوب رونے والا۔ **ضَبٌّ**؛ گویا۔ **أَشْكِي**؛ شکایت قبول فرمائی۔ **تَشْكِي**؛ اس نے شکایت کی۔ **جَفُو**؛ بے رحمی۔ **إِطْلَا حٌ**؛ تھکا دینا۔ **كِتَابٌ**؛ عظیم کتاب۔ **أَقَوْمٌ**؛ سیدھا۔ **أَعْيَا**؛ اس نے عاجز کر دیا۔ **لَقَّنَ**؛ اس نے تلقین کی۔ **صُرَا حٌ**؛ خالص۔ **إِصْرَا حٌ**؛ وضاحت کرنا۔ **لَا حٌ**؛ وہ ظاہر ہوا۔ **فَلَاحٌ**؛ کامیابی۔ **مُهْتَدِي**؛ ہدایت پانے والا۔ **وَالْ**؛ جائے پناہ، پناہ گاہ۔ **مَفْعٌ**؛ ٹھکانا۔ **مَفْعٌ**؛ مدد کرنے والا۔ **هَوْلٌ**؛ خوفناک۔ **لَاذُوا**؛ انہوں نے پناہ لی۔ **حَامُوا**؛ وہ گھومے پھرے۔ **مَوْتِلٍ**؛ پناہ دینے والا۔ **حَا مٍ**؛ حامی (حَا مٍ يَحْيِي حَيَاةً فَهْوَ حَا مٍ)۔ **مُمْتَا حٌ**؛ شفاعت کرنے والا۔

سوال 144: ترجمہ کریں، نیز مشکل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: **1** **وَاللهُ الْغَرُّ وَالْ اَلْوَالِدِينَ اِلَى اُولَى وَتَا كِبَى لِاِفْلَاحِجَى وَ اِفْلَاحِجَى**؛ اور آپ علیہ السلام کی سردار آل، فلاح و کامیابی کی پناہ گاہوں کی طرف نجات کے طلب گاروں کا ٹھکانا ہے۔ **اِفْلَاحِجَى**؛ فلاح پانا۔ **اِفْلَاحِجَى**؛ کامیابی حاصل کرنا۔ **2** **حَلَى حَلَى دِينِهِ مِنْ وَجْهِ الرَّشْدَى مِنْ كُلِّ عَيْنٍ حَبِي الْاَنْفِ وَجَحْجَا حِ**؛ جنہوں نے آپ علیہ السلام کے دین کے احکام کی ہر آنکھ سے اور اپنے ہدایت یافتہ ایسے چہرے سے حفاظت کی جو خوددار ہے (ظلم گوارا نہیں کرتا) جو اخلاقِ حسنہ کی طرف جلدی کرتا ہے (چہرے سے چہرے والی ذات مراد ہے)۔ **حَلَى**؛ اس نے حفاظت کی۔ **حَلَى دِينِهِ**؛ دین کے احکام۔ **وَجْهَ الرَّشْدَى**؛ ہدایت یافتہ چہرہ۔ **حَبِي الْاَنْفِ**؛ خوددار، ظلم گوارا نہ کرے۔ **3** **سَوَادُ بَيْضٍ حَمَوَا بَيْضَاءَ مَلْتَنَهَ بَيْضِ اَسْيَا فِهْمَ اَوْ سَمْرَ اَزْمَا حِ**؛ وہ انتہائی چمکدار تلواروں والے ہیں، انہوں نے آپ علیہ السلام کے دین کے آفتاب کی اپنی چمکدار تلواروں اور گندمی نیزوں سے حفاظت کی۔ **سَوَادُ بَيْضٍ** (انتہائی چمکدار)۔ **حَمَوَا**؛ انہوں نے حفاظت کی۔ **بَيْضَاءَ**؛ آفتاب۔ **مَلْتَنَهَ**؛ دین۔ **4** **يَا مَنْ مَحَا كَلَّ عَيَّ بِالْهُدَى وَمَحَا بَطْلًا بِحَقِّ وَ اِفْسَادًا بِاَصْلَا حِ**؛ اے وہ ذات جس نے ہر گمراہی کو ہدایت کے ذریعے مٹا دیا اور ہر باطل کو حق کے ذریعے اور فاسد کو اصلاح کے ذریعے مٹا دیا۔ **مَحَا**؛ اس نے مٹا دیا۔ **عَيَّ**؛ گمراہی۔ **بَطْلًا**؛ باطل، بے حقیقت و بے بنیاد۔ **اِفْسَادًا**؛ فاسد، بگاڑ، فساد۔ **5** **يَا رَحْمَةَ الْعَالَمِينَ اِرْحَمْنَا وَمَنْ عَلَى جَانٍ مَنِينٍ غَوَّ شَرَّ هَانَ طَبَا حِ**؛ اے رحمت کو نین! رحمت فرمائیے اور گناہگار، کمزور، راہ سے ہٹے ہوئے، انتہائی حریص اور بے انتہا لالچی پر احسان فرمائیے۔ **رَحْمَةَ الْعَالَمِينَ**؛ دو جہاں کیلئے رحمت، رحمت کو نین۔ **مَنْ**؛ احسان فرمائیے۔ (مَنْ يَمُنُّ مَنَّا سے امر حاضر امنن اور مَنْ)۔ **جَانٍ**؛ گناہ گار، جنایت کرنے والا۔ **مَنِينٍ**؛ کمزور۔ **غَوَّ**؛ راستے سے ہٹنے والا۔ (غَوَّى يَغْوِي غَيًّا، غَوَايَةً فَهوَ غَاوٍ، غَوَّ)۔ **شَرَّ هَانَ**؛ انتہائی حریص۔ **طَبَا حِ**؛ بے انتہا لالچی۔

سوال 145: ترجمہ کریں، نیز مشکل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: **1** **يَا اَرْفَعَ الْخَلْقِ قَدْرًا رَاعٍ مُتَضَعًا قَدْ اَطْرَحْتَهُ الْمَعَاصِي اَيَّ اِطْرَا حِ**؛ اے مخلوق میں مرتبے کے اعتبار سے بلند ذات، کمزور کی رعایت فرمائیے اس حال میں اسے گناہوں نے مکمل دور پھینک دیا ہے۔ **اَرْفَعَ**؛ بلند۔ **قَدْرًا**؛ مرتبے کے اعتبار سے۔ **رَاعٍ**؛ رعایت فرمائیے (رَاعَى يُرَاعِي مَرَا عَةً، فَهوَ مُرَاعٍ سے فعل امر)۔ **مُتَضَعًا**؛ کمزور، کم درجے والا۔ **اَطْرَحْتَهُ**؛ اس نے دور پھینکا۔ **اَيَّ اِطْرَا حِ**؛ مکمل دور پھینکا۔ **2** **اِرْحَ طَلِيحًا وَ اَصْلِحْ طَالِيحًا وَ اَجِبْ لَهْفَانَ يَدْعُو بِالْحَا فِ وَالْحَا حِ**؛ لاچار کو راحت دیجئے اور برے کی اصلاح فرمائیے اور مصیبت زدہ کی دعا قبول فرمائیے جو بڑے اصرار و منت سے آپ کو پکار رہا ہے۔ **اِرْحَ**؛ راحت دیجئے۔ **طَلِيحًا**؛ لاچار۔ **طَالِيحًا**؛ برا شخص، بد۔ **اَجِبْ**؛ دعا قبول فرمائیے۔ **لَهْفَانَ**؛ مصیبت زدہ۔ **الْحَا فِ**؛ اصرار کرنا۔ **الْحَا حِ**؛ منت کرنا۔ **3** **اَشْكُو جَوَادًا فَيَا بَرَّ الْجَوَادِ اَفْضُ مِنْ جَوْدِ جَوْدٍ** **كَعَمْرِ الْبَحْرِ فَيَا حِ**؛ میں پیاسا عرض گزار ہوں تو اے سخاوت کی سر زمین، بے انتہائی وسیع سمندر کے پانی کی طرح سخاوت کی موسلا دار بارش عام فرمائیے۔ **اَشْكُو**؛ میں عرض کرتا ہوں۔ **جَوَادًا**؛ پیاسا۔ **بَرَّ**؛ سر زمین۔ **اَفْضُ**؛ عام فرمائیے، فیضان فرمائیے۔ **جَوْدٌ**؛ موسلا دار بارش۔ **جَوْدٌ**؛ سخاوت۔ **عَمْرٌ**؛ پانی۔ **فَيَا حِ**؛ انتہائی وسیع۔ **4** **مِ حْنِي وَمِ حْنِي وَسَامِ حْنِي وَ زَلِ مِ حْنِي جَا مِلٌ وَ عَا مِلٌ بِاَسْجَا حِ وَ اِسْمَا حِ**؛ مجھے عطا فرمائیے اور میری شفاعت فرمائیے اور مجھ سے درگزر فرمائیے اور میری مصیبتوں کو دور فرمائیے۔ درگزر فرمانے کے ساتھ احسان فرمائیے اور سخاوت والا معاملہ فرمائیے۔ **مِ حْنِي**؛ مجھے عطا فرمائیے، میری

شفاعت فرمائیے۔ سَامِعِيْنَ؛ مجھ سے درگزر فرمائیے۔ زَلْ؛ دور فرمائیے۔ جَامِلْ؛ احسان فرمائیے۔ عَامِلْ؛ معاملہ فرمائیے۔ اِسْبَاحْ؛ درگزر کرنا۔ اِسْبَاحْ؛ سخاوت کرنا۔ ⑤ اَفْدِيْكَ يَا سَيِّدًا اَزْجُو شَفَاعَتَهُ قَابِلْ رَجَائِيْ بِاَنْجَاءٍ وَاَنْجَاحِ؛ اے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر قربان! میں آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں، چھٹکارا دلا کر اور حاجت پوری فرما کر میری امید کو قبول فرمائیے۔ اِنْجَاءً؛ چھٹکارا دلانا۔ اِنْجَاحْ؛ حاجت پوری کرنا۔ ⑥ عَلَيْكَ اَنْتَى صَلَاةِ اللّٰهِ مَا سَقِيْتُ اَرْضٌ بِغَيْثٍ مُّذْ اَلْوَدْقِ سَحْسَاحِ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی رحمتیں اس قدر عام ہوں جس قدر زمین کو کئی روز برسنے والی موسلا دھار بارش والے بادل کے ساتھ سیراب کیا گیا۔ غَيْثٌ؛ بادل۔ مُذْ اَلْوَدْقِ؛ کئی روز برسنے والی بارش۔ سَحْسَاحِ؛ موسلا دھار بارش۔

سوال 146: غُرٌّ، وَاِثْلِيْنَ، بِيْضٌ، اَسِيَّافٌ، سُنْمٌ، اَزْمَاحٌ، مَحْنٌ مذکورہ کلمات کی واحد و جمع تحریر کریں۔

جواب: غُرٌّ؛ اَعْرُ (روشن رو، سردار) کی، وَاِثْلِيْنَ؛ (نجات کا طلبگار) کی، بِيْضٌ؛ اَبْيَضٌ (چمکدار) کی، اَسِيَّافٌ؛ سَيْفٌ کی، سُنْمٌ؛ اَسْمَرٌ (گندمی، سانولا رنگ) کی، اَزْمَاحٌ؛ زُمَحٌ کی، مَحْنٌ؛ مِحْنَةٌ (مصیبت) کی جمع ہے۔

سوال 147: علامہ یوسف بن اسماعیل نہانی قدس سرہ النورانی کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: علامہ یوسف بن اسماعیل نہانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش فلسطین کے ایک علاقے نہیان میں ہوئی اسی نسبت سے آپ کو نہانی کہا جاتا ہے۔ آپ نے اپنا سن پیدائش 1265ھ بمطابق 1849ء لکھا ہے۔ جامعۃ الازھر سے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی۔ اپنے علاقے میں درس و تدریس کا آغاز فرمایا۔ آپ بیروت کے وزیر انصاف رہے آپ نے طویل عرصہ مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ آخری عمر میں بیروت تشریف لے آئے اور وہیں 1350ھ بمطابق 1932ء میں وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے آپ کی ملاقات تو ثابت نہیں لیکن علم غیب کے موضوع پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی عظیم الشان کتاب اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّةُ بِالْمَادَّةِ الْغَيْبِيَّةِ پر آپ کی تقریظ شامل ہے جس میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ کو اَلْاِمَامُ الْكَبِيْرُ کے لقب سے یاد کیا ہے اور اس کتاب کو نفع بخش، سچی اور بہت مضبوط دلائل پر مشتمل ارشاد فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف بزرگ تھے، چند کتب کے نام یہ ہیں: حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْعَالَمِيْنَ فِيْ مُعْجَزَاتِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، جَوَاهِرُ الْبَحَارِ فِيْ فَصَائِلِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، جَامِعُ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَاءِ، سَبِيْلُ النَّجَاةِ، اِتِّحَافُ الْمُسْلِمِ، شَوَاهِدُ الْحَقِّ، سَعَادَةُ الدَّارِيْنَ، اَفْضَلُ الصَّوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، اَلْفَتْحُ الْكَبِيْرُ فِيْ ضَمِّ الزِّيَادَاتِ اِلَى الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ، اَلشَّرْفُ الْمُوَبَّدُ لِاَلِ مُحَمَّدٍ اور مَجْمُوْعُ اَزْبَعِيْنَاتِ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار کی صورت میں ایک کتاب "الرَّايَةُ الْكُبْرَى" تحریر فرمائی جس میں اسلام کی حقانیت کو ثابت فرمایا ہے، اور ایک کتاب "الرَّايَةُ الصَّغْرَى" تحریر فرمائی جس میں آپ نے عرب دنیا کے بد عقیدہ گروہوں کا رد فرمایا ہے۔

سوال 148: ترجمہ تحریر کریں نیز مشکل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

جواب: ثُمَّ غَزَا الرُّومَ وَاَرْضَ الْعَجَمِ وَرَدَّ كُلَّ جَاهِلٍ مُّرْتَدٍ؛ پھر انہوں نے روم و عجم کی سرزمین پر جہاد کیا اور ہر جاہل (کافر) و مرتد کو واپس لوٹا دیا۔ وَاَرْضَ عَنِ الْفَارُوقِ اَفْضَلِ الْوَرَى بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ ۙ الْاِمَامِ عُمَرَ؛ (اے اللہ!) تو راضی ہو جا اس فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے جو امام (خلیفہ اول) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ کَاسِرِ كَسْرَى وَمُبِيْدِ قَيْصَرَ الْبَيْتِ الْوَعَا قَائِدِ اَسَادِ الشَّرَى؛ جو کسری پر حملہ آور ہونے والے اور قیصر کو تباہ کرنے والے، میدان جنگ کے شیر، بڑے جانبازوں کے قائد ہیں۔ اَعْنَى اَبَا حَفْصِ شَقِيْقِ زَيْدٍ وَاَرْضَ عَنِ الصَّهْرِ الْكَرِيْمِ الْاَفْضَلِ؛ میری مراد ابو حفص، زید کے سگے بھائی ہیں تو راضی ہو جا اس داماد سے جو مکرم و معظم ہیں۔ زَوْجِ اِبْنَتِيْ خَبِيْرٍ نَبِيِّ مُرْسَلٍ عُثْمَانَ ذِي النُّوْرِيْنَ وَالْفَضْلِ الْجَلِيْ؛ (اے اللہ! تو راضی ہو جا اس سے جو) سب سے بہتر نبی مُرْسَلِ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو شہزادیوں کے شوہر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں اور واضح فضیلت والے ہیں۔ مُجَهِّزِ الْجَيْشِ لِخَيْرِ الرُّسُلِ جَهَّزَهُ بِاَيْدِيْ وَنَقْدٍ؛ خیر المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لشکر کو تیار کرنے والے ہیں۔ اس لشکر کو انہوں نے اونٹوں اور نقدی ٹمن کے ذریعے تیار کیا۔ مشکل الفاظ کے معانی: غَزَا؛ جہاد کیا۔ الْوَرَى؛ مخلوق۔ کَاسِرٌ؛ حملہ آور۔ الْوَعَا؛ میدان جنگ۔ اَسَادِ الشَّرَى؛ اَسَادٌ؛ اَسَدٌ کی جمع ہے، اَلشَّرَى؛ بہت شیروں والی جگہ، اَسَادِ الشَّرَى؛ بڑے جانباز۔ اَلصَّهْرُ؛ داماد۔

سوال 149: ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: وَاَرْضَ عَنِ الْمَوْلى الْاِمَامِ حَيْدَرِ زَوْجِ الْبُنُوْلِ اَصْلِ خَيْرِ عُنْصُرٍ؛ اور تو راضی ہو جا مولا (مشکل کشتا) امام حیدر کرار رضی اللہ عنہ سے جو بتول زہرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں جن کا نسب شریف، بہترین اصل والا ہے۔ بَابِ النَّبِيِّ حَامِلِ بَابِ خَيْرٍ فَاتِحِهَا مِنْ بَعْدِ عَجْزِ الْعَسْكَرِ؛ نبی کا دروازہ ہیں اور خیر کو اکھاڑنے والے ہیں لشکر کے عاجز آنے کے بعد خیر کو فتح کرنے والے ہیں۔ قَاتِلِ مَرَحِبٍ وَعَمْرٍو، وَوَاَرْضَ اِلٰهِيْ عَنِ تَمَامِ الْعَشْرَةِ؛ مرحب اور عمرو کو قتل کرنے والے ان تمام دسوں کے دس افراد سے محبت فرما اور ان سے راضی ہو جا۔ وَكُلِّ بَدْرِيٍّ وَاَهْلِ الشَّجْرَةِ وَاُحُدٍ وَكُلِّ مَنْ قَدْ نَظَرَ؛ اور تمام اہل بدر اور بیعت رضوان اور اہل احد سے اور ہر اس شخص سے جس نے ان کی زیارت کی۔ فَكُلُّهُمْ قَوْمٌ عَدُوٌّ بَرَّوْرَةٌ وَاخْتَمْنَا بِجَاهِهِمْ بِالرُّشْدِ؛ کل ہمتیاں عادل و بزرگ لوگ

ہیں۔ ان کی عظمت کے صدقے ہمارا خاتمہ بالخیر فرمانا۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَدْ تَمَّ الْخَبَرُ عَنْ مَوْلِدِ الْمُخْتَارِ سَيِّدِ الْبَشَرِ؛ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، تحقیق نبی مختار سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بارے میں خبریں مکمل ہو گئیں۔ أَلْفٌ، ثَلَاثُمِائَةٍ وَاثْنَا عَشَرَ تَارِيخُ نَظْمِ عَقْدِ هَذِهِ الدُّرَرِ؛ ان موتیوں کے ہار کے ملانے کی تاریخ 1312 ہجری ہے۔

سوال 150: بِنُورِ سِرَاجِ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ عَلَى كُلِّ جُزْءٍ مِنْ جَمِيعِ الْوَرَى نَقُشٌ؛ هُوَ الْجُرُزُ مَحْفُوظٌ بِهِ كُلُّ كَاتِبٍ هُوَ الْأَصْلُ مِنْهُ الْعَرْشُ قَدْ كَانَ وَالْفَرْشُ؛ مذکورہ اشعار کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: سراج العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبین تمام مخلوقات کے ہر فرد پر نقش ہے۔ وہ ایسا قلعہ ہے جس کے ذریعے ہر موجود شے محفوظ ہے۔ وہ ایسی اصل ہے جس سے عرش فرش وجود میں آئے۔

سوال 151: ترجمہ تحریر کریں نیز مناسب وضاحت کریں۔

جواب: ① آيَدَتْ خَيْرَ الْوَرَى مُعْجَزَاتُ كُلِّهَا آيَاتُهَا بَيِّنَاتٌ؛ خیر الواری صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کی ایسے معجزات نے جو سب کے سب روشن نشانیاں ہیں۔ ② فَاعِلَاتُنَّ فَاعِلَاتٌ وَمَدِيدٌ حُكْمُهَا دَائِمَاتٌ؛ جو واضح کرنے والے، روشن کرنے والے، ظاہر کرنے والے ہیں۔ جن کی حکمت (یا حکومت) کی مدت دائمی ہے۔ (وضاحت: شعر جس وزن پر کہے جاتے ہیں اس کا اصطلاحی نام بحر ہے۔ کلام منظوم یا شعر کا وہ ڈھنگ اور طریقہ جس کا ہر مصرع فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن کے ہم وزن ہو اسے بحر مدید کہتے ہیں۔ شعر میں خود بحر مدید کا پیمانہ اور لفظ مدید سے اس کی طرف اشارہ بھی مذکور ہے نیز فاعلاتن فاعلن سے بَيِّنَاتٌ کے معنی کی دُھن اور ترنم مقصود ہو سکتی ہے)۔ ③ بِمُحَمَّدٍ نُورِ الْمَعَارِفِ شَامِلٌ لَوْلَاهُ مَا عَرَفَ الْفَضَائِلَ فَاضِلٌ؛ تمام علوم میں نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہے اگر یہ نور نہ ہوتا تو کوئی فضیلت والا فضائل کو نہ پاتا۔ ④ مُتَفَاعِلَةٌ مُتَفَاعِلَةٌ مُتَفَاعِلَةٌ كَمَنْتَ صِفَاتٌ عَلَاهُ فَهُوَ الْكَامِلُ؛ متفاعلن متفاعلن متفاعلن (یعنی خوبیاں، بلندیاں فضیلتیں عطا فرمانے والے) آپ کی بلند صفات کامل ہوئیں اور آپ بھی اکمل ہیں۔ (بحر کامل کا پیمانہ مذکور اور کَمَنْتَ اور الْكَامِلُ اس کی طرف اشارہ بھی مذکور ہے)

سوال 152: ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: فَضَّلَ اللَّهُ سَيِّدَ الْخَلْقِ قَدَمًا وَأَتَاهُ مِنْ فَضْلِهِ الْإِصْطِفَاءُ؛ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سے فضیلت عطا فرمائی اور اس نے اپنے فضل سے آپ کو ایک فضیلتِ اصطفاء عطا فرمائی (ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود)۔ وَلَقَدْ خَصَّهُ بِأَعْلَى الْمَرَايَا الْغُرُّ مِنْهَا الْمِعْرَاجُ وَالْإِسْرَاءُ؛ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ خصوصیات کے ساتھ خاص فرمایا جن میں سے روشن ترین خصوصیت معراج و اسراء ہے۔ إِذْ لَهُ بِالْبُرَاقِ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ سَفِيرًا مِثْلَهُ سَفَرَاءُ؛ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حضرت جبریل امین علیہ السلام کو براق دے کر بطور سفیر بھیجا کہ جن کی مثل کوئی سفیر نہیں۔ فَاتَاهُ فَقَالَ مَوْلَاكَ يَدْعُوكَ إِلَيْهِ وَحَبَّهَذَا الدُّعَاءُ؛ پس وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کے رب نے آپ کو اپنی بارگاہ میں دعوت دی ہے اور کیا ہی اچھی دعوت ہے۔ قَالَ فَارْكَبْ فَجَاءَ يَرْكَبُ لَكِنْ قَدْ تَبَدَّى مِنَ الْبُرَاقِ إِبَاءُ؛ اور عرض کی آپ سوار ہو جائیے تو آپ سوار ہونے کیلئے تشریف لائے مگر براق کی جانب سے انکار ظاہر ہوا۔ قَالَ جِبْرِيلُ مَعَ مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ تَأْتِي أَمَا لَدَيْكَ حَيَاءُ؛ حضرت جبریل علیہ السلام نے براق سے فرمایا کہ تو مختار کل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار کرتا ہے؟! کیا تجھے حیا نہیں آتی۔ إِنَّهُ أَكْرَمُ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَرْكَبْكَ مِنْ قَبْلُ مِثْلَهُ كَرَمَاءُ؛ بے شک! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سب سے زیادہ مکرم ہیں آج سے پہلے تجھ پر ان جیسا کوئی معزز سوار نہیں ہوا ہوگا۔ فَاطَّاعَ الْبُرَاقُ وَارْقَضَ مِنْهُ عَرَقٌ حِينَ عَمَّهَ اسْتِحْيَاءُ؛ تو پھر براق نے اطاعت کی اور جب اس پر حیا چھا گئی تو وہ پسینے سے شرابور ہو گیا۔ فَعَلَاهُ الْبَدْرُ التَّمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ لَيْلًا فَضَاءَ مِنْهُ الْفَضَاءُ؛ تو جب ماہ کامل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اس براق پر سوار ہوئے تو آپ کی برکت سے فضاء (یا ستاروں کے درمیان کی مسافت) روشن ہو گئی۔ رَاحَ يَهْوِي بِهِ وَحَدَّ انْتِهَاءِ الظَّرْفِ مِنْهُ إِلَى خُطَاةِ انْتِهَاءُ؛ اس پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اس کی نظر کی انتہا کی حد اس کے قدم کی انتہا ہوتی تھی۔ مَرَّ فِي طَيْبَةٍ وَمَوْسَى وَعِيسَى وَلَقَدْ شَرَّفَتْ بِهِ إِبِلِيَاءُ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہو کر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے پاس سے گزرے، تحقیق آپ کے ذریعے سے بیت المقدس کو عزت بخشی گئی۔ ثُمَّ صَلَّى بِالْأَنْبِيَاءِ أَمَامًا وَبِهِ شَرَفَ الْجَمِيعِ اقْتِدَاءُ؛ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں انبیاء اکرام کو نماز پڑھائی کہ آپ امام تھے، تمام انبیاء اکرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کا شرف حاصل ہوا۔ وَمَضَى سَارِيًّا إِلَى الْأَفْقِ الْأَعْلَى وَحَيْثُ الْعُلَا وَحَيْثُ الْعَلَاءُ؛ اوپر آسمان کی جانب سفر جاری رکھا اور وہاں سے مزید اوپر پھر وہاں سے بھی مزید اوپر۔ سَبَقَتْهُ إِلَى السَّمَوَاتِ كَيْمَا تَمَّ تَجْرِي اسْتِقْبَالَهُ الْأَنْبِيَاءُ؛ دیگر انبیاء اکرام علیہم السلام آسمانوں کی جانب پہلے تشریف لے گئے تاکہ وہاں آپ کا صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کریں۔ فَعَلَى فَوْقَهَا كَشَسِ نَهَارٍ أَطْلَعَتْهُ بَعْدَ السَّمَاءِ سَمَاءُ؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے سورج کی طرح آسمانوں کے اوپر بلند ہوئے، آسمان کے بعد ایک اور آسمان ظاہر ہوا۔ رَحَّبَ الرُّسُلُ بِالْحَبِيبِ وَكُلُّ فِيهِ إِمَامٌ أَبُوتٌ أَوْ إِخَاءُ؛ رسولوں نے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کہا ان میں سے ہر ایک یا تو آپ کے آباء

میں سے یا پھر بھائیوں میں سے تھا۔ وَجَبُّعُ الْأَفْلَاحِ مَعَ مَا حَوْتُهُ قَد تَبَاهَتْ وَزَادَ فِيهَا الْبَهَاءُ؛ تمام آسمان جن اشیاء پر وہ مشتمل ہیں باہم فخر کرنے لگے اور ان کی چمک دمک (یا خوبصورتی) مزید بڑھ گئی۔ وَالسَّفِيذِيُّ الْأَمِينُ خَيْرٌ رَفِيقٍ لَمْ يُفَارِقْ وَهَكَذَا الرَّفَقَاءُ؛ اور سفیر امین، سب سے بہتر رفیق (حضرت جبریل علیہ السلام) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے، اسی طرح دیگر رفقاء بھی۔ قَالَ لَبَّاطَابِ الْوُصُولِ لَطُوبَى لَوْ تَقَدَّمْتُ حَلَّ فِي الْفَنَاءِ؛ جب مقام طوبیٰ تک پہنچے تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر اب میں آگے بڑھا تو مجھ میں فنا حلول کر جائے گی۔ سِرُّ هَيْنَيْنَا وَادْكُرْ هُنَاكَ اِحْتِيَاجِي يَا شَفِيعًا تَحْتَاجُهُ الشُّفَعَاءُ؛ آپ خوشگواہی سے سیر فرمائیے اور وہاں میری حاجت پیش کیجئے اے شفاعت فرمانے والے، جن کے شفعاء (سفارش کرنے والے) بھی محتاج ہیں۔ وَبِهِ نُجَّ فِي الْبَهَاءِ وَفِي النُّورِ إِلَى حَيْثُ كُلِّ خَلْقٍ وَرَاءُ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن و نور میں اس جگہ لایا گیا جہاں ہر مخلوق پیچھے ہے۔ وَرَأَى اللَّهُ لَا بِكُمْ وَكَيْفٍ لَا مَكَانَ لَهُ وَلَا آتَاءُ؛ آپ نے بغیر کم و کیف (بغیر کس طرح اور کتنا کے) اور بغیر مکان و وقت کے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ فَكَذَيْهِ فَوْقَ السَّمَاءِ وَتَحْتَ الْأَرْضِ وَالْعَرْشِ الْحَضِيضِ سَوَاءُ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آسمانوں کے اوپر اور زمین کے نیچے اور عرش و فرش سب برابر ہیں۔ وَعَلَيْهِ صَبَّ الْمَكَارِمِ صَبًّا وَلَهُ مِنْهُ جَلَّتِ الْآلَاءُ؛ آپ ہی کو اللہ نے بلندیاں عطا فرمائیں اور آپ کے ذریعے سے اللہ پاک کی بڑی نشانیاں ظاہر ہوئیں۔ وَسَقَاهُ مِنْ بَحْرِ الْعَذْبِ أَسْرَارَ عُلُومٍ بِهَا يَدُومُ اِزْتَوَاءُ؛ اللہ پاک نے اپنے میٹھے سمندر سے آپ کو علوم کے ان اسرار سے سیراب کیا جن کے ذریعے دائمی سیرابی حاصل ہوتی ہے۔ لَا نَبِيَّ وَلَا رَسُولَ وَلَا أَمْلَاحَ تَدْرِي الْعَطَاءَ جَلَّ الْعَطَاءُ؛ آپ کی عطا اس قدر عظمت والی ہے کہ نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول اور نہ کوئی بادشاہ اس تک پہنچ سکتا ہے۔ أَنْعَمَ اللَّهُ بِالصَّلَاةِ وَالْخَمْسِينَ خَمْسًا فَتَمَّتِ النَّعْمَاءُ؛ اللہ تعالیٰ نے بطور انعام نماز عطا فرمائی، پھر پچاس کو پانچ کر دیا اور نعمتیں مکمل ہو گئیں۔ ثُمَّ عَادَ الضَّيْفُ الْكَرِيمُ إِلَى الْأَهْلِ وَقَدْ زَادَ بَرَّةً وَالْحِبَاءُ؛ پھر معزز مہمان اپنے اہل کی جانب واپس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کے احسان و عطا مزید بڑھ چکے تھے۔ عَادَ قَبْلَ الصَّبَاحِ فَارْتَابَ فِي مَكَّةَ قَوْمٌ مِنْ قَوْمِهِ بُلْدَاءُ؛ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے تشریف لائے تو مکہ معظمہ میں آپ کی قوم میں سے کم عقل والوں نے شک کیا۔ أَعْظَمُوا الْأَمْرَ وَهُوَ فَعْلٌ عَظِيمٌ لَمْ تُشَابِهْ صِفَاتِهِ الْعُظَمَاءُ؛ انہوں نے معاملہ کو بہت بڑا سمجھا، حالانکہ یہ (معراج) ایک ایسا عظیم فعل ہے کہ بڑائیاں جس کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں۔ جَلَّ قَدْرًا فَالْكَائِنَاتُ لَدَيْهِ حُكْمُهَا ذَرَّةٌ حَوَاهَا الْفَضَاءُ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اس قدر بلند ہے جس کے سامنے کل کائنات کی حکمرانی ایسا ذرہ ہے جسے کھلے میدان نے سمیٹ رکھا ہے۔ جَادَ مَا جَادَ لِلنَّبِيِّ بَلْبِلٍ بَعْدَهُ صُبْحُهُ وَقَبْلُ الْمَسَاءِ؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وہ رات کتنی عمدہ تھی جس کے بعد اس کی صبح اور اس سے پہلے اس کی شام تھی۔ لَوْ أَرَادَ الْقَدِيرُ كَانَ بِلَحْظِ كُلِّ هَذَا وَلَمْ يَكُنْ إِسْرَاءُ؛ اگر مالک کائنات چاہتا تو یہ سب کچھ ایک پل میں ہو جاتا مگر اسراء نہ ہوتا (یعنی معراج نہ ہوتی)۔

سوال 153: ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ① مِثَالُ لِنَعْلِ الْمُصْطَفَى مَا لَهُ مِثْلُ لِرُوحِي بِهِ رَاحَ لِعَيْنِي بِهِ كُحْلُ؛ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک ایسے ہیں جس کا کوئی مماثل نہیں۔ اسی سے میری روح کا قرار ہے اور میری آنکھ کا سرمہ ہے۔ ② فَأَكْرَمُ بِهِ تَمَثَالُ نَعْلِ كَرِيمَةٍ لَهَا كُلُّ رَأْسٍ وَذَلُّ لَوْ أَنَّ رَجُلًا؛ نعلین کریمہ کا عکس کتنا ہی اچھا ہے، جس کیلئے ہر سر یہ تمنا کرتا کہ کاش کہ وہ قدم ہی ہوتا۔ ③ وَكَلَّمَ أَيْتُ الدَّهْرِ قَدْ حَارَبَ الْوَارِي جَعَلْتُ لِنَفْسِي نَعْلَ سَيِّدَةٍ حِصْنًا؛ جب میں نے زمانے کو مخلوق سے جنگ کرتا دیکھا تو میں نے زمانے کے سردار کے نعلین پاک کو اپنے لئے قلعہ بنا لیا۔ ④ تَحَصَّنْتُ مِنْهُ فِي بَدِيْعٍ مِثَالِهَا بِسُوْرٍ مَنِيْعٍ فِي ظِلِّهِ الْأَمْنَا؛ میں نے اپنے آپ کو اس کے انوکھے عکس میں محفوظ کیا ایسی مضبوط دیوار کے ساتھ جس کے سائے میں، میں امن کو پہنچ گیا۔

محمد زاہد مسعود عفی عنہ دنیاپور